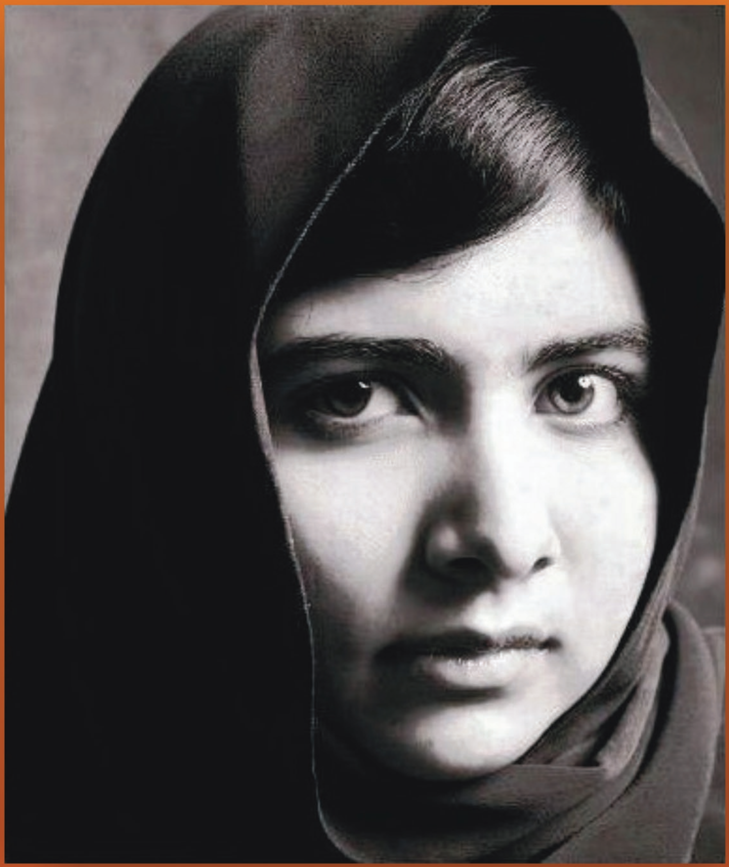

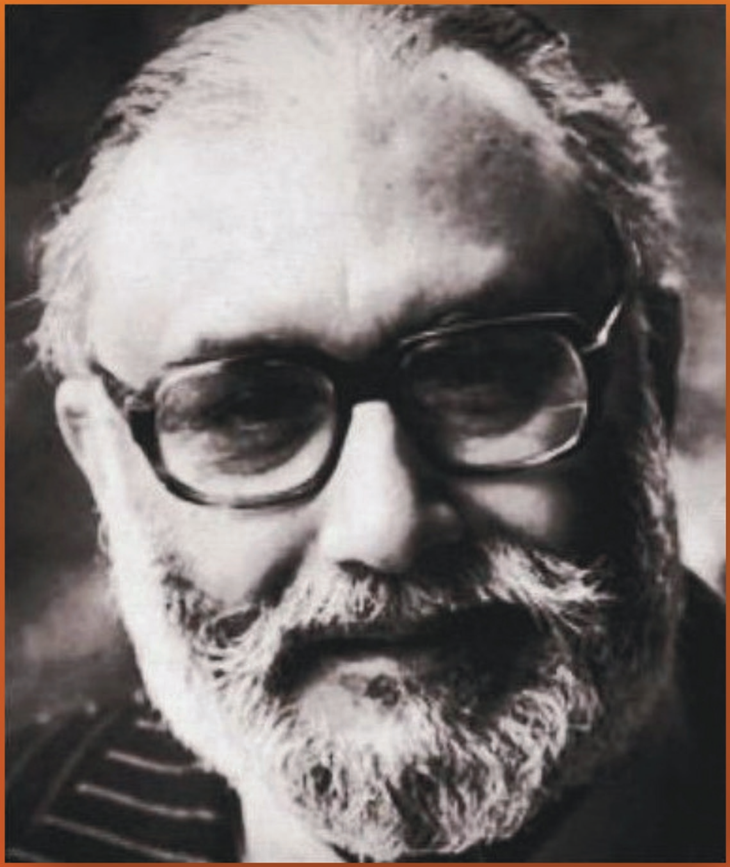

سہ ماہی پیشوا لندن

جلد۲۔شمارہ۱۔اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۴ء

فضا اُداس نظر بے قرار دِل ویراں

ہر اِک چراغ تمنّا بُجھا دیا تُو نے

PESHWA URDU MAGAZINE

2.London Road,Morden Surrey, SM4 5BQ,UK

ترجمہ: حدیث النّبی ﷺ

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تُو اس سے تعلق قائم رکھے جو تجھ سے تعلق کاٹتا ہے اور اسے بھی دے جو تجھے نہیں دیتا اور اس سے درگذر کرے جو تجھے بُرا بھلا کہتا ہے۔ (مسند احمد)

ترجمہ: آیات القُرآن الحکیم

سنو سنو! جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرنے والا ہے۔ (سورۃ آل عمران آیت ۷۷) یہ (اس لیے ہوگا) کہ اللہ مومنوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔ (سورۃ محمد آیت ۱۲)

مشعلِ راہ

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات ﷺ نے ایک باندی سے پوچھا ''**این اللہ**؟'' (اللہ کہاں ہے؟) اُس نے جواب میں آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ مومنہ ہے''۔ ابن عربیؒ فرماتے ہیں: اے کاش وہ عقلیات کے پیچھے لگنے سے پہلے اِس کے بعد کی اپنی حالت پر غور کرے اور دیکھے کہ مسلمان ہے یا نہیں، کیا وہ نماز روزے کا پابند ہے یا نہیں اور کیا اُس کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ نہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور کیا اس کے نزدیک اللہ موجود ہے یا نہیں؟ اگر وہ ان تمام باتوں پر اعتقاد رکھتا ہے تو انہی باتوں پر تو عام لوگ قائم ہیں، تو پھر جس حالت میں وہ ہیں انہیں اُس پر رہنے دیا جائے اور کسی پر کُفر کا فتویٰ نہ لگایا جائے۔ اور اگر وہ اِن باتوں کا قائل نہیں ہے بلکہ اس کے نزدیک انسان مسلمان اس وقت ہوتا ہے جب وہ عقلی علوم حاصل کرلے اور علم کلام کی تکمیل کرے تو ایسے مذہب سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں جو کوتاہ اندیش اور کم علمی کی وجہ سے انسان کو ایمان سے خارج کردے۔ پھر فرماتے ہیں: مرنے کے بعد انسان سے علوم عقلیہ کی اصلاحات مثلاً جوہر، عرض، جسم، جسمانیت، رُوح اور رُوحانیت کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اِنہیں باتوں کے بارے میں پوچھے گا کہ جو اُس نے اپنے بندوں پر مقرر کی ہیں۔

(فتوحات مکیہ اردو ترجمہ و تقدیم محمد فاروق القادری باھتمام دار العلوم والمعرفۃ خانقاہ قادریہ شاہ آباد شریف گڑھی اختیار خان رحیم یار خان شائع کنندہ گنجِ شکر ویلفیر ٹرسٹ خان پور صفحہ ۱۱۲، ۱۷۴، ۱۸۳، ۴۲۲)

حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ ''تمام نصیبوں کی کُنجی کلمہ طیّب ہے۔ اور کلمہ طیّب پڑھنے والا شخص نہ کبھی بے نصیب ہوا ہے اور نہ ہوگا۔'' فرماتے ہیں۔ ''زبانی طور پر **لاالٰہ الا اللّٰہ** پڑھنے والے بہت زیادہ ہیں لیکن خلوصِ دِل سے پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ جان لے کہ کلمہ طیّب کے چوبیس حروف ہیں اور ہر ایک حرف سے ہزاروں ہزار علوم منکشف ہوتے ہیں جن سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور حضوریٔ بارگاہِ الٰہی حاصل ہوجاتی ہے۔ ایک سیاہ دِل آدمی کلمہ طیّب کی اس حقیقت کو کیا جانے۔'' جنّت کی کنجی **لاالٰہ الا اللّٰہ** اور نجات کا ذریعہ **لاالٰہ الا اللّٰہ** ہے۔ کلمہ طیّبہ پڑھنے والا پانچ باتوں کا محتاج ہے۔ ۱۔ جو آدمی کلمہ طیّب کا اقرار نہیں کرتا وہ کافر ہے۔ ۲۔ جو آدمی کلمہ طیّب کی تصدیق نہیں کرتا وہ منافق ہے۔ ۳۔ جسے کلمہ طیّب کی حُرمت کا لحاظ نہیں وہ فاسق ہے۔ ۴۔ جو کلمہ طیّب کے ذکر سے حلاوت نہیں پاتا وہ ریاکار ہے۔ ۵۔ جو کلمہ طیّب کی تعظیم نہیں کرتا وہ بدعتی ہے۔ (نور الھدیٰ از حضرت سلطان باہو صفحہ ۶۳،۴)

ایسا شخص جسے کسی چیز کی پہچان نہ ہو اگر وہ یہ کہہ دے ''میں اللہ پر ایمان لایا'' پھر رسالت کی گواہی بھی دے دے تو وہ مسلمان ہو جائے گا۔ مزید لکھا ہے۔ ''اگر کوئی شخص اپنی زبان سے اللہ کی وحدانیت اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی گواہی دے اور دِل سے ایمان نہ لائے تو وہ آخرت میں بالاجماع کافر ہوگا جبکہ دُنیا میں ظاہراً اُس پر مسلمانوں کے احکام جاری ہونگے۔'' (جہنم میں لے جانے والے اعمال صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳ شائع کردہ مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

آیاتِ قُرآنیہ اور احادیثِ نبویہؐ کا احترام نہایت ضروری ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

منتظمین

ایڈیٹر
رانا محمد حسن خاں

نائب ایڈیٹر
محمد ثاقب رشید

گرافک ڈیزائن
سلیم انصاری

اکاؤنٹس
فیضان احمد چیمہ

مارکیٹنگ مینیجر
رانا عبدالصمد خان

خصوصی تعاون
آر۔ایچ۔ڈریم ایونٹس

معاونین
فرحان خان۔عبدالمغنی

اس شمارہ میں — صفحہ

آپ کے خطوط	2
اداریہ (ملالہ یوسف زئی اور علم کے دُشمن)	3
ہومیو پیتھک نسخہ جات (نزلہ وزکام)	5
طب نبوی ﷺ ۔ دیسی ٹوٹکے	7
میڈیکل نیوز ۔ کیا آپ جانتے ہیں؟	9,8
بغداد	11
قائداعظم محمد علی جناح اور مختلف مشاہیر کرام (رانا عبدالرزاق خاں)	14
قرآن کریم اور سائنس (آخری قسط)	17
تجہیز وتکفین (عبدالحق شاکر)	18
آدابِ طعام (شگفتہ شاہین صاحبہ)	20
شعروادب (مبشّر راجیکی، چوہدری محمد علی مظطرؔ، احمد ندیم قاسمی، مبارک صدیقی، ابن انشاء، سرور ارمانؔ)	22
حکمت کی باتیں	30
مسجد ضرار (رانا محمد حسن خاں)	33
تین در پردہ شیطان علمائے دین (محی الدین عباسی سینئر صحافی)	38
ملٹری کورٹس کی حقیقت	42
باتبصرہ خبریں	45
فقہی مسائل میں اختلافات	49
بلاتبصرہ تصویریں	52
اور بہت کچھ	

PESHWA private LTD.

2.London Road,Morden,Surrey,SM4

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ۔۔۔پاؤنڈ سالانہ ممبر شپ فیس برطانیہ 14 پاؤنڈ یورپ 1 یورو آسٹریلیا وامریکہ 25 پاؤنڈز

www.peshwa.london

آپ کے خطوط

معزز قارئین ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ:

منتظمین ادارہ پیشوا اللہ تعالیٰ کے حضور پیشوا کی کامیابی کا ایک سال مکمل ہونے پر سجدہ ریز ہیں۔ منتظمین ادارہ پیشوا، رسالہ کے تمام قارئین کو نئے سال کے آغاز پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رُوحانی اور دُنیاوی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ اور انسانیت کی بلا تفریق مذہب وملّت خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک بہت بڑی تعداد میں قارئین پیشوا نے سانحہ پشاور پر جس میں ایک سو پینتیس بچوں سمیت ۱۴۶ افراد کو نہایت بے رحمی سے شہید کر دیا گیا تھا نہایت رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ کچھ غیر پاکستانیوں نے بھی کارکنان پیشوا سے معصوم بچوں کی شہادت پر تعزیت کی ہے۔ ادارہ پیشوا اس دردناک سانحہ پر مظلوم متاثرین، اپنے قارئین اور اہل وطن کے رنج وغم میں برابر کا شریک ہے اور اس اندوہناک واقع پر شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان اور افواج پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے عناصر سے جو پاکستانیوں کے خون سے ہولی کھیلنے کو اسلام سمجھتے ہیں انہیں عبرت کا نشان بنانے کے لیے تمام ذرائع بروئے کار لائے۔ ملٹری کورٹس ہر قسم کی دہشت گردی میں ملوث درندہ صفت افراد کو عبرت کا نشانہ بنانے کے لیے اپنا کام نہایت تیز رفتاری سے کریں۔ بلا خوف وخطر مذہبی، سیاسی، لسانی، معاشی بنیاد پر خونی کھیل کھیلنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

حسبِ سابق قارئین پیشوا نے ہومیو پیتھک نسخہ جات کو نا صرف بے حد پسند کیا بلکہ بھرپور فائدہ بھی حاصل کیا۔ بہت بڑی تعداد میں مریضوں نے پیشوا کلینک کی مفت خدمت سے فائدہ اُٹھایا اور معجزانہ شفا کے واقعات بھی بھجوائے۔ ایک نوجوان مریض کو مرگی کی ایک قسم نے نہایت پریشان کر رکھا تھا، تکلیف کی وجہ سے سجدہ کرنا ناممکن ہو گیا تھا اسے آئرس ورسیکلر، کیوپرم دوائیں استعمال کروائیں۔ اللہ کے فضل سے مریض اب صحت مند ہے اور سجدہ کر سکتا ہے۔ ایک مریض جسے بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی تھی اسے کاسٹکیم استعمال کروائی گئی تین ہفتے میں شفا ہوگئی۔ ایک مریض جو مردانہ کمزوری میں مبتلا تھا اسے سلفر اور زنکم میٹ دی گئی۔ دو ہفتے بعد مریض نے بتایا کہ کمزوری جاتی رہی ہے۔ ایک خاتون کے مخصوص ایام میں بے قاعدگی کی تکلیف تھی، اسے کالی کارب، میورکس اور سبائنا دی گئی۔ محترمہ نے بہتری کی نوید سنائی ہے۔ ایک خاتون جسے کئی مہینوں تک حیض نہ آتا تھا اگر کبھی آتا تھا تو بہت تھوڑا۔ اس خاتون کو نٹرم میور ۱۰۰۰ دی گئی اور ۳ خوار اکیں ہفتہ وار لینے کے لیے کہا گیا۔ چند دن بعد اس مریضہ نے بتایا کہ مدت کے بعد نظام ٹھیک ہو گیا ہے۔

میڈیکل نیوز، طب نبوی، دیسی ٹوٹکے، حکمت کی باتیں اور اخروٹ اور مہندی کے فوائد کو بھی قارئین نے پسند کیا ہے۔ محی الدین عباسی صاحب کے مضمون کو جو علماء کونسل کے صدر طاہر اشرفی کی غیر اسلامی کرتوتوں پر مشتمل ہے قارئین نے پسند فرمایا ہے اور اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ عوام الناس کی راہنمائی کے لیے طاہر اشرفی جیسے کرداروں کے چہرے سے پردہ ہٹانے کے لیے اس طرح کے مضمون پیشوا میں شائع کرتے رہیں۔ عمران خان کی سوچ کے متعلق مضمون کو بھی قارئین نے پذیرائی بخشی۔ بہت سے احباب نے عمران خان کی اصلیت ظاہر کرنے پر پیشوا کا شکریہ ادا کیا ہے۔ شعر وادب میں خوبصورت انتخاب پیش کرنے پر احباب نے حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ بہو بڑھاپے کا سہارا، مضمون کو وہ خواتین جو ساس اور بہو ہیں دونوں نے دلچسپ اور اصلاحی قرار دیا اور مضمون نگار کی بے باکی کو سراہا ہے۔ محترمہ شگفتہ شاہین صاحبہ کے مضمون شیطان کا علاج کو قارئین کی جانب سے موجودہ حالات کے تمام دکھوں کا علاج قرار دیا ہے اور بے حد تحسین فرمائی ہے۔ باتبصرہ خبروں اور بلاتبصرہ تصویروں کے متعلق بھی قارئین نے پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ خاکسار کی ایک نظم جو میری بٹیا کے نام سے شائع ہوئی ہے اسے خاص طور پر خواتین نے بے حد پسند کیا، بعض مرد دفتر پیشوا میں نظم پر تبصرہ کرتے ہوئے جذباتی بھی ہو گئے۔ عاجز ان تمام حضرات کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے پیشوا کے لکھاریوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ منتظمین پیشوا کی صلاحیتوں میں اضافہ فرماتا چلا جائے اور ہم سب کو سیدھا رستہ دکھائے۔ آمین۔

ایڈیٹر

اداریہ

ملالہ یوسف زئی اور علم کے دُشمن

اب اس کو میکدہ کہنا عجیب لگتا ہے
جہاں نہ ساقی نہ جام نہ سبو نہ مے لوگو

۱۲ جنوری ۱۹۹۷ء کو مینگورہ خیبر پختونخواہ میں پیدا ہونے والی پشتون بہادر لڑکی ملالہ یوسف زئی جسے گل مکئی بھی کہا جاتا ہے نے امن نوبل انعام برائے سال ۲۰۱۴ء حاصل کر کے پاکستانی قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ادارہ پیشوا محترمہ ملالہ یوسف زئی اوران کے خاندان کے علاوہ تمام پاکستانی قوم کو مبارک باد کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ملالہ یوسف زئی صاحبہ پاکستان کی دوسری مسلمان شخصیت ہیں جنہوں نے نوبل پرائز حاصل کیا۔ان سے پہلے ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو پیدا ہونے والے پاکستانی مسلمان سائنسدان جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام ۱۹۷۹ء میں فزکس کا نوبل انعام حاصل کر چکے ہیں۔مسلمان دنیا میں آپ دوسرے مسلمان ہیں جنہوں نے نوبل انعام حاصل کیا،آپ سے پہلے ۲۵ دسمبر 1918ء کو مصر میں پیدا ہونے والے مصر کے صدر انور سادات ۱۹۷۸ء میں امن کا نوبل انعام حاصل کر چکے تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام پہلے مسلمان سائنسدان ہیں جنہوں نے نوبل انعام حاصل کیا تھا۔

جنوری کے مہینے میں پیدا ہونے والے،نوبل پرائز حاصل کرنے والے، دونوں عظیم پاکستانیوں سے، پاکستان کو برباد کرنے کے درپے مذہبی بنیاد پرستوں نے اچھا سلوک نہیں کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام کو اسلام سے ہی خارج کر دیا گیا اور انہیں اوران کی جماعت کو قانون سازی کر کے اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔ملالہ یوسف زئی صاحبہ کو تعلیم سے محبت کرنے کے جرم میں گولی مار کر ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام اور ملالہ یوسف زئی کو جاہل مذہبی بنیاد پرستوں نے وطن سے دور رہنے پر مجبور کر دیا۔ ڈاکٹر محمد عبدالسلام نے پاکستانی قوم کو تعلیم خاص طور پر سائنس کی تعلیم کی طرف راغب کرنے کی بے انتہا کوشش کی مگر پاکستانی قوم جوانہیں کافر سمجھتی ہے ،ان کے کان پر جوں تک نہ رینگی ۔اب ملالہ یوسف زئی بچوں کی تعلیم کے لیے بے حد کوشش فرما رہی ہیں۔جس طرف پروفیسر عبدالسلام کی خدمات کی پاکستانیوں کو ضرورت نہ تھی ویسے ہی ملالہ کی خدمات کو بھی مذاق سمجھا گیا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام کی تحقیقات کی بنیاد پر علم دوست ممالک ترقی کی شاہراہوں پر گامزن ہیں اور غریب مگر علم دوست ممالک ملالہ کی تعلیمی خدمات سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ملالہ کیطرف سے ملنے والی مالی امداد سے اپنے ننھے ہونہاروں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو بھی عقل سلیم عطا کرے۔آمین۔

اگر ہم پاکستان میں تعلیم کے شعبے پر نظر دوڑائیں تو ہمیں سوائے بربادی کے کچھ نظر نہیں آتا۔جہاں اسکولوں میں بچوں کو بے دردی سے شہید کیا جاتا ہو،اساتذہ کو زندہ جلایا جاتا ہو اور تعلیمی اداروں کو توڑا پھوڑا اور جلایا جاتا ہو وہاں اجالوں کی توقع یا تمنا رکھنا سوائے فضول خیال کے کچھ نہیں ہے۔گلوبل کولیشن فار پروٹیکشن آف اسکول کی رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۹ء سے ۲۰۱۲ء کے دوران پاکستان میں اسکولوں پر ۸۰۰ سے زیادہ حملے ہوئے۔صرف سوات میں تین سو اسکولوں کو ملبے کا ڈھیر بنایا گیا۔ایک خبر کے مطابق کراچی میں ۲۰۰ سرکاری اسکولوں کی عمارتیں نجی تحویل میں دی جا چکی ہیں۔گل حمید منصوری صاحب فرماتے ہیں کہ یہ المیہ ہے کہ اسکول کی عمارتیں خالی کرا کے وہاں نہاری ہاؤس،، بریانی سینٹر اور پلازہ بنائے جا رہے ہیں۔یاد رکھیئے کوئی ایسی قوم ترقی،خوشحالی اور امن کا منہ نہیں دیکھ سکتی جو تعلیم کی دشمن ہو۔اگر پاکستانی قوم عالمی برادری میں

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

آبرومندانہ مقام حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے مذہبی انتہا پسندوں سے پیچھا چھڑانا ہی ہوگا۔اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم جو ہمیں سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں نظر آتی ہے اسے اپنانا ہوگا۔ہمیں تمام علوم کو حاصل کرنا ہوگا اس دعا کے ساتھ کہ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ کر۔ پاکستانی قوم کو ان تمام نام نہاد مولویوں کو امامت سے ہٹانا ہوگا جو نفرت اور قتل و غارت کی تعلیم دیتے ہیں،فرقہ پرستی اور انتہا پرستی جیسی لعنت میں مبتلا ہیں۔ان تمام مذہبی جنونیوں اور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا جو بچوں کو،نہتوں کو،اقلیتوں کو قتل کرتے ہیں،مسجدوں،مندروں،گرجوں اور تعلیمی اداروں کو برباد اور عبادت گزاروں،اساتذہ اور طالب علموں سمیت جلاتے ہیں۔یاد رکھیئے کہ نام نہاد مولوی اور دہشت گرد دانش مندی اور نیکی سے دست بردار ہو چکے ہیں۔بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتے۔کمینگی اور بدکاری ان کی ماں اور غرور و گناہ ان کا باپ اور جھوٹ ان کا معبود بن چکا ہے۔ریاکاری جیسی نحوست ان کی سرشت میں داخل ہو چکی ہے۔حماقت اور خباثت ان کے چہروں سے ٹپکتی ہے۔یہ لوگ شرارت کے پتلے اور بدی کے مجسمے بن چکے ہیں۔گمراہی کی نجاست نے ان کو قابل نفرت وجود بنا دیا ہے۔یہ ایسے بھوکے درندے ہیں جن کا کام صرف چیر پھاڑ کرنا اور اپنے شکار کا خون پینا اور گوشت کھانا ہوتا ہے۔یہ ایسا آگ کا بدبودار جوہڑ ہیں جو بندے اور خدا کے درمیان حائل ہو چکا ہے۔ان سے دور رہ کر ہی گمراہی کی بدبو سے چھٹکارہ ممکن ہے۔یہ ایسی تاریکی ہیں جن کے ہوتے ہوئے مکمل اجالا ممکن نہیں۔سادہ لوح انسانوں کا دانشمند بننا مشکل ہے،منور اور درخشاں ہونا دور بات دکھائی دیتی ہے۔یہ ایسی چٹانیں ہیں جن سے دامن چھڑائے بغیر امن کی امید رکھنا بیکار اور فضول خیال ہے۔ان بدکاروں سے جان چھڑانا ہی دُنیا کے امن کی ضمانت ہے۔ان کے غیض و غضب کی موت ہی انسانیت کے لئے سکون بخش تحفہ ہو سکتا ہے۔آخر میں ہماری خدائے ذوالجلال سے دعا ہے کہ:۔

وہ خود ہی ایسے بے خوف لوگوں کو ہدایت دے دے یا ان کی گردن دبوچ لے۔اگر ان کی شرارتیں معافی کے قابل نہیں تو انہیں اپنے غضب کی آگ سے بھسم کر دے۔اے میرے پیارے خدا! اپنے پیاروں کو ان درندوں کی گرفت سے چھڑا۔بدکاری،کمینگی،ریاکاری،ہر قسم کی بدی،سرکشی،گمراہی،بدکاری،درندگی،تاریکی،فخر و غرور،شرارت اور جھوٹ وغیرہ کے پرستاروں پر فتح عظیم عطا فرما۔خبیثوں کی درندگی کے شکار انسانوں کو عقل و دانش جیسا انمول نُور عطا فرما۔سنگلاخ چٹانوں کی بجائے ان کے دل تیرے خوف سے کانپیں۔انہیں وہ فرزانگی عطا کر کہ تیرے لئے ہی جئیں اور تیری محبت میں ہنستے ہنستے جان نچھاور کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔خدا خوفی رکھنے والوں سے شفقت فرما اور اپنے پیار کی گود میں بٹھا،ان کی خطائیں اور گناہ بخش دے اور ان کو مصیبتوں سے رہائی بخش دے۔اے میرے خدا! اپنے پیارے بندوں پر سکینت نازل فرما اور جن کی اصلاح تیرے علم کے مطابق ممکن نہیں انہیں مسکنت کی مار مار۔کمینگی کو اپنی طاقت سمجھنے اور فریب کو اپنا آقا قرار دینے والوں کو پارہ پارہ کر دے اور ان کی خاک اُڑا دے۔اور ان غارت گروں کی چیرہ دستیوں سے غریبوں،مسکینوں اور محتاجوں کو بچا۔ان بدبختوں کی وہ زبانیں کاٹ دے جو تلوار کی طرح تیرے نیک بندوں پر چلتی ہیں۔ آمین یارب العالمین۔

چلو کہ ہاتھ اُٹھائیں دُعا کریں قدسی
عجیب موسموں کی زد میں ہے وطن میرا

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

ہومیو پیتھک نسخہ جات

نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو رحمان خدا اسے خاص رغبت اور توجہ سے دن رات درج ذیل دُعا کرنا سکھائی۔اے اللہ! مَیں تجھ سے حالت ایمان میں صحت طلب کرتا ہوں اور ایمان کے ساتھ حُسن خُلق کی دُعا کرتا ہوں اور کامیابی کے بعد کامیابی چاہتا ہوں اور تجھ سے رحمت و عافیت کا طلبگار ہوں، نیز تیری بخشش اور رضا مندی چاہتا ہوں۔ (مستدرک حاکم جلد ا صفحہ ۵۲۳ بیروت)

نزلہ زکام

نزلہ زکام ہو جائے، گلے پر اثر پڑے، سینہ کے بالائی حصہ میں دُکھن کا احساس ہو، دوپہر کو بخار ہو جاتا ہو، بائیں طرف پسلیوں میں درد اور سینہ میں شدید کمزوری ہو۔ ارجنٹم میٹیلیکم

ناک کے اندر سردی کا احساس ہوتے ہی اگر کیمفر بہت چھوٹی طاقت یا ۳۰ میں دے دی جائے یا ایکونائٹ ۲۰۰ یا ۱۰۰۰ کی ایک خوراک دے دی جائے تو نزلہ کے نتیجہ میں ہونے والی پیچیدگیوں سے بچا جا سکتا ہے۔

اگر چہرہ تمتمایا ہوا ہو اور دھڑکن والا سر درد ہو تو آرنیکا ۱۰۰۰، بیلاڈونا ۱۰۰۰ اور ایکونائٹ ۱۰۰۰ ملا کر آدھ گھنٹہ کے وقفہ سے دو خوراکیں مفید ثابت ہوتی ہیں۔اگر بیماری مزید بڑھ چکی ہو تو بیسیلینم ۲۰۰، ڈفتھیریم ۲۰۰، انفلوئنزینم ۲۰۰ اور اوسلوکوسینم ۲۰۰ ملا کر دینے سے نزلہ بگڑ کر بخار یا دمے میں تبدیل نہیں ہوتا نیز اگر بہت زیادہ چھینکیں بھی آئیں تو نیٹرم میور ۲۰۰ میں مندرجہ بالا نسخہ کے بعد دینا چاہیے۔

پرانے نزلہ، زکام میں اور ناک سے آنے والی بدبو میں سلفر فائدہ مند ہے (یہ ایسی بدبو ہوتی ہے جسے مریض خود بھی محسوس کرتا ہے جب کہ اکثر اپنی بدبو کو خود محسوس نہیں کرتے)

خشک نزلے میں ناک بند رہتا ہو۔ سپونجیا

اگر بہار کے موسم میں نزلاتی تکلیفیں نمایاں ہوں۔نیٹرم سلف

اگر مستقل نزلے کا رجحان ہو، ناک میں گاڑھی رطوبت جم جاتی ہو، چھینکوں کا رجحان ہو، بائیں نتھنے میں سرسراہٹ کی وجہ سے اکثر چھینکیں آئیں، آنکھوں سے پانی بہے اور قوت شامہ تیز ہو جائے تو نیٹرم فاس مفید دوا ہے۔

ایسا سخت نزلہ جس سے اندرونی جھلیاں جواب دے جائیں تو فاسفورس دوا مفید ہے۔

پرانے نزلہ کے ساتھ ناک کی اندرونی نالی میں خشکی کا احساس ہو، مواد جم کر سخت ہو گیا ہو اور جس کی وجہ سے ہلکا ہلکا درد بھی ہو۔پلسٹیلا (نزلاتی اخراجات ابتداء میں سفید بعد میں زردی مائل اور بدبودار ہو جاتے ہیں)

ایسا زکام جس میں ناک بند رہے اور بار بار ہو، ناک میں بندش کے باوجود جلن کے ساتھ پتلی زردی مائل سبز رنگ کی رطوبت بہتی رہے جس سے جلن کو قدرے سکون ملے۔ سورائینم

دائمی نزلہ یا اندرونی جھلیوں کو پلسٹیلا ٹھیک کر سکتی ہے۔ایسا نزلہ چھاتی میں اُتر کر گاڑھی بلغم میں تبدیل ہو جاتا ہے۔خاص طور پر ناک بند ہو تو پلسٹیلا ذہن میں آنی چاہیے۔

اگر نزلے کے بعد شدید دست شروع ہو جائیں جو بغیر درد کے اور مقدار میں بہت زیادہ ہوں، پانی کی طرح پتلے اور سیاہی مائل ہوں اور مریض کو صبح صبح اُٹھنے پر مجبور کر دیتے ہوں۔ ریومکس

نزلہ اور زکام کے ساتھ آنکھوں میں سُرخی اور پانی بہے فائیٹولاکا

اگر پسینہ آنے پر نزلہ کا آغاز ہو جاتا ہو لیکن نزلہ کو کھلی ہوا میں آفاقہ ہو جاتا ہو تو نیٹرم میور دوا ۳۰ یا ۲۰۰ مفید ثابت ہوتی ہے۔

اگر انفلوئینزا کے دوران بے حد کمزوری محسوس ہو اور مریض بے حد بے چین ہو تو آرسنک ۲۰۰ + پائیروجینم ۲۰۰ مفید ہیں۔

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

نزلاتی بخاروں میں مریض کو بہت سردی لگے اور تعفن بھی پایا جائے اور بے چینی بھی ہو تو پائیروجینم ۲۰۰+ بیسیلینم ۲۰۰+ نیٹرم میور ۲۰۰ مفید ہیں۔ بعض اوقات نزلہ میں مرک سال ۲۰۰ سے فوری فائدہ ہوتا ہے لیکن یہ مزمن دوا نہیں ہے۔ جس نزلے کو مرکری سے آرام آئے تو اسے کالی آئیوڈائیڈ مستقل طور پر دینی چاہیے۔

اگر نزلہ پرانا ہو جائے اور ناک کی نالیوں میں بیٹھ رہے تو سباڈیلا مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

اگر نزلہ زکام کے دوران ناک سے خون بہے اور ناک سے شدید بدبودار مواد کا اخراج ہو تو لیکیسس اور سورائینم مفید ہیں۔ (ایسا نزلہ سر کے ایگزیما میں بھی تبدیل ہو جاتا ہے جس سے سر پر ایک خول سا بن جاتا ہے جس کے اندر جراثیم پلتے ہیں یہ خول پھٹنے پر نہایت بدبودار مواد خارج ہوتا ہے۔ اگر ایسے نزلے کو مقامی علاج سے دبا دیا جائے تو نزلہ خطرناک ہو جاتا ہے اور ٹھیک نہیں ہوتا ایسی حالت میں لیکیسس اور سورائینم سے بہت بہتر دوا میزیریم ہے)

اگر سر درد نزلہ سے ادلتا بدلتا رہے تو سورائینم کے علاوہ برائی اونیا اور رسٹاکس بھی مفید ہیں۔

لو لگنے کے بعد بعض دفعہ نزلہ گلے میں گرنے لگتا ہے اور مستقل بیماری بن کے چمٹ جاتا ہے۔ ایسے نزلے کے لیے نیٹرم کارب مفید ہے۔ (یہ نزلہ نہایت بدبودار ہوتا ہے۔ نیٹرم کارب کا استعمال لو لگ جانے کے بعد باقی رہ جانے والے اثرات کے لیے بھی نیٹرم کارب مفید ہے) اگر نزلہ مزمن ہو جائے تو میڈورائینم سی۔ ایم یا کم از کم ۱۰۰۰۰ میں دینے سے فائدہ ہوتا۔ یہ دوا پرانے بہنے والے نزلہ میں اعلیٰ درجہ کی دوائی ہے۔ (سوزاکی اثر اندر بہت گہرائی تک ہونے کی وجہ سے ایسا نزلہ ہوتا ہے) اگر نزلہ زکام اندر کسی معین جگہ درد کے احساس کے ساتھ شروع ہو اور اس کا آغاز عموماً بائیں طرف سے ہو تو کالی بائیکروم مفید ہے۔

(کالی بائیکروم کی تکلیفوں کا دائرہ بہت چھوٹا ہوتا ہے) نزلاتی تکلیفیں سردیوں کے نَم دار موسم میں زیادہ ہوتی ہوں، بلغم سبزی مائل اور ساتھ خون کے لوتھڑے سے بھی ہوتے ہوں تو بھی کالی بائیکروم دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔

اگر ناک کی علامات ٹھیک ہو جائیں تو ایگزیما ہو جاتا ہو اور ایگزیما ٹھیک ہو تو نزلہ شروع ہو جاتا ہو تو میزیریم کے علاوہ کالی بائیکروم بھی مفید ہے۔ (میزیریم کے ساتھ گرمی اور سردی کی علامات نہیں ہوتیں۔ گلے اور ناک کے پاس جراثیم کی پناہ گاہ بن جاتی ہے جس کی وجہ سے شدید بدبو کے بھبکے اُٹھتے ہیں)

ایسا نزلہ جس میں ناک بند رہتا ہو اور سفید رنگ کی رطوبت کثیر تعداد میں بہنے کے لیے کالی میور دوا مفید ہے۔

نزلہ شروع ہونے پر سر میں بھی درد ہونے لگے، سر خالی خالی اور

رسالہ پیشوا میں ہومیو پیتھک نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالمثل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔ کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیو فزیشن سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

کھوکھلا سا محسوس ہو اور پھر درد ہو تو کالی کارب ۳۰ نہایت مفید ہے۔(نزلہ جمنے کی وجہ سے اگر سائنس Sinus کا درد شروع ہو جائے تو نکس وامیکا ۱۰۰۰ اکثر شافی ہوتی ہے)

اگر سردیوں کے موسم میں داخل ہوتے ہی نزلہ ہو جاتا ہو اور نزلہ اور سرَ درد ادلتے بدلتے رہتے ہوں تو سورائینم ۱۰۰۰ یا ۲۰۰ مفید ہے۔ ہر قسم کے چھالوں اور زخموں کے لیے جو نزلاتی جھلیوں میں بنتے ہیں کے لیے آیوڈیم مفید ہے۔(ایسے مریضوں کو ذرا سی ٹھنڈ لگ جائے یا کھانے پینے میں بے احتیاطی ہو جانے سے زکام ہو جاتا ہے۔ناک میں مواد جمتا ہے جس کی وجہ سے سانس لینے میں دقت ہوتی ہے، ناک بند اور ہر وقت نزلاتی کیفیت رہتی ہے، ناک سے خون نکلتا ہے اور بھوک بھی بہت لگتی ہے۔ آیوڈیم اللہ کے فضل سے ایسی تمام علامتوں تو دور کر سکتی ہے۔

انفلوئنزا کی وبا کے دوران انفلوئنزم ۲۰۰ اور بیسیلینم ۲۰۰ اور ڈفتھیرینم ۲۰۰ ملا کر دیں تو انفلوئنزا کی روک تھام کے لیے ایک طاقتور دوا بن جاتی ہے۔اگر انفلوئنزا کے بداثرات سے دل متاثر ہو تو بھی یہ دوا فائدہ مند ہے۔ایسے انفلوئنزا میں جس میں جگر متاثر ہو کارڈوس مریانس مفید ہے۔

طب نبوی ﷺ

☆ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مختلف امراض کے علاج بیان فرمائے چند مقدس ارشادات رسول اللہ ﷺ پیش خدمت ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ انجیر کھاؤ، کیونکہ یہ بواسیر کو ختم کرتا ہے اور جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔(کنز العمال) آپؐ نے انجیر کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ قولنج اور نقرس کیلئے مفید ہے۔

☆ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”پہلو کے درد کا سبب گردے کی نس ہے، جب وہ حرکت کرتی ہے تو انسان کو تکلیف ہوتی ہے اور اس کا علاج گرم پانی اور شہد سے کرو۔“(مستدرک حاکم)

☆ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنے کھانے کا آغاز نمک سے کرو۔آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو لوگ کھانے سے پہلے تھوڑا نمک چکھ لیتے ہیں وہ لوگ تین قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بازار یا مجمع عام میں کھانا ایک قسم کی ذلّت ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس حد تک ممکن ہو لہسن استعمال کرو کیونکہ یہ ستّر بیماریوں کی دوا ہے، لیکن اس کی بُو کے ساتھ مسجد جانے سے پرہیز کرو، اور لوگوں کی محفل میں بھی جانے سے پرہیز کرو۔

☆ حضرت سید الانصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ زیتون کے تیل کو کھاؤ اور اس سے جسم کی مالش کرو کہ یہ ایک مبارک درخت سے ہے۔

دیسی ٹوٹکے

☆ اگر اس شدت سے نزلہ ہو کہ ناک اور آنکھوں سے پانی بکثرت بہنے لگے اور بہت زیادہ چھینکیں آئیں تو ایسی صورتحال میں ۵ عدد لونگ اور چوتھائی چمچ خشخاس کو پانی میں اچھی طرح جوش دیں اور پھر نیم گرم ہونے پر شہد ملا کر نوش فرمائیں۔اس قہوے کے دو کپ بیماری کی شدت کم کر دیں گے۔انشاءاللہ۔

☆ دانتوں سے خون رستا ہو تو ٹماٹر کا رس تین بار پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔☆ دانت کھٹے ہو جائیں تو بادام کھائیں، اس سے دانتوں کا کھٹا پن دور ہو جائے گا۔انشاء اللہ۔کھٹا پن دور کرنے کے لئے فوراً گرم روٹی کا نوالہ کھا لینا بھی مفید ہوتا ہے۔

☆ چنے کی بھیگی ہوئی دال اور شہد ملا کر روزانہ صبح کھانے سے موٹاپا کم ہوتا ہے۔دہی بھی موٹاپا کم کرتا ہے۔

☆ اگر ناک کے اندر پھنسیاں بنیں تو انار شیریں کا رس ٹپکانے

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔انار کے رس میں شہد ملا کر کان میں ڈالنے سے کان کے درد کو آرام آ جاتا ہے۔اگر منہ میں چھالے بنتے ہوں جسے منہ آنا کہتے ہیں تو کھٹے انار کے رس سے کلیاں کرنے سے آرام آ جاتا ہے۔اگر ترش انار کو مع چھلکے پانی میں جوش دے کر اس سے کلیاں کی جائیں تو مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں اوران سے خون آنا بھی بند ہو جاتا ہے۔

سبز پودینہ، انار دانہ اور ادرک ہم وزن لے کر چٹنی بنا لیں اور تین وقت کھانے کے ساتھ بغیر نمک استعمال کرنے سے دل کے بند والو کھل جائیں گے۔

میڈیکل نیوز

☆نوجوانی کی دوا امریکی سائنسدانوں نے جانوروں پر کی گئی ایک تحقیق میں بڑھتی ہوئی عمر کے عمل کو واپس جوانی کی طرف لے جانے کا تجربہ کیا ہے۔برطانوی نشریاتی ادارے کے مطابق سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ تجربہ ایسا ہے کہ گویا ساٹھ برس کی عمر کے پٹھے کو بیس سال کی عمر کا کر دیا جائے۔لیکن اس پٹھے کی طاقت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔سائنسی جریدے ''سیل'' میں بتایا گیا ہے کہ ہارورڈ میڈیکل سکول کے محققین نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ کچھ پہلوؤں کو لوٹایا جا سکتا ہے۔ سائنسدانوں کی تحقیق کا مرکز این اے ڈی نامی کیمیائی مادہ تھا۔ یہ جسم کے تمام خلیوں میں عمر کے ساتھ کمی کو متوازن رکھتا ہے۔

محققین کی ٹیم نے ثابت کیا ہے کہ یہ کیمیائی مادہ خلیوں کے اندر پائے جانے والے نظام مائٹوکونڈریا میں خلل پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے خلیے بوڑھے ہوتےہیں۔تجربات سے پتہ چلا کہ اینائے ڈی کی مقدار میں اضافہ بڑھاپے کو واپس لوٹا سکتا ہے۔دو سال کے ایک چوہے کو ایک ہفتے تک دی جانے والی نوجوانی کی دوا سے اس کے پٹھے مائٹوکونڈریال نظام کے تحت چھ ماہ کی عمر کے چوہے جیسے ہو جاتے ہیں۔لیکن پٹھوں کی طاقت واپس نہیں آئی۔

☆سبز سبزیاں دل کے لیے نہایت مفید ہیں۔سرسبز سبزیاں خون گاڑھا ہونے سے روکتی ہیں،دوران خون کو بہتر کرتی ہیں،موٹاپے سے بچاتی ہیں اور شوگر سے محفوظ رکھتی ہیں۔کیمبرج یونیورسٹی کے ڈاکٹر اینڈریو مرے کے مطابق ہری بھری سبزیوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

☆عالمی ادارہ صحت کی نئی ہدایات کے مطابق لوگوں کو اپنی روزانہ کی خوراک میں چینی یا شکر کی مقدار کو نصف کر دینا چاہیے۔ایک عام شخص دن میں جتنی کلوریز لیتا ہے چینی کا اس میں حصہ ۱۰ فیصد سے کم ہونا چاہیے جبکہ کوشش یہی ہونی چاہیے کہ حصہ ۵ فیصد تک ہی ہو۔ان ہدایات کے مطابق ایک عام وزن والا شخص روزانہ ۵۰ گرام تک چینی استعمال کر سکتا ہے۔

☆چین میں تمباکو کے اشتہارات اور سگریٹ نوشی پر پابندی پر غور شروع کر دیا گیا ہے۔چین کا شمار سگریٹ کے سب سے

پیشوا ھومیو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیر نگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کر رہا ہے۔آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں،یا خط لکھیں،براہ راست جواب کے لئے جوابی لفافہ بھیجئے۔اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔(ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک:روزانہ 13.00 PM تا 17.30 PM بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM...2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ

Tel.020.36747909

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

بڑے صارف ملک میں ہوتا ہے۔چین میں تین سو ملین سے زائد افراد تمباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہیں۔سگریٹ پر بھاری ٹیکس کے باوجود سگریٹ نوشی میں اضافہ ہو رہا ہے۔گزشتہ برس ۸۱۶ بلین یوان ٹیکس وصول کیا گیا تھا۔یاد رہے سگریٹ نوشی ذیابیطس کے علاوہ ۱۳ اقسام کے کینسر کا باعث بنتی ہے۔پھیپھڑوں اور بڑی آنت کا کینسر ہونے کے خطرات بے انتہا بڑھ جاتے ہیں۔

☆ کراچی: فارمیسیگریجوایٹس ایسوسی ایشن کے تحت ورلڈ اسٹروک آرگنائزیشن کی گائیڈ لائن کے مطابق ورلڈ اسٹروک ڈے منایا گیا ۔ڈاکٹر تنویر عالم نے صدارتی خطاب میں بتایا کہ دنیا میں ہر سال ڈیڑھ کروڑ افراد فالج سے متاثر ہوتے ہیں۔دنیا میں ہر سال ساٹھ لاکھ افراد فالج سے جاں بحق ہو جاتے ہیں اور پچاس لاکھ سے زائد لوگ مستقل معذوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔فالج کے حملہ سے بچنے کے لیئے بلڈ پریشر اور ذیابیطس کا کنٹرول میں ہونا ضروری ہے۔

☆ صوبہ خیبر پختون خواہ میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد سولہ ہزار سے تجاوز کرگئی ہے۔ا دسمبر ایک اندازے کے مطابق ملک بھر میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد ایک لاکھ چھ ہزار سے زائد ہے۔دنیا بھر میں ایڈز زدوں کی تعداد ساڑھے تین کروڑ سے زائد بتائی جاتی ہے۔دنیا بھر میں سالانہ پندرہ لاکھ افراد ایڈز کے باعث مرجاتے ہیں۔اس مرض کی سب سے بڑی وجہ ہم جنس پرستی ہے۔

☆ اخبار ٹائمز اور ٹیلی گراف میں شائع ہونے والی ایک نئی تحقیق کے مطابق بڑی مقدار میں سرخ گوشت کھانا بعض اقسام کے کینسر کا بعث بنتا ہے کیونکہ سرخ گوشت میں ایسی شکر ہوتی ہے جو انسانی جسم میں نہیں ہوتی ۔اس وجہ سے انسانی جسم اسے قبول نہ کرتے ہوئے مزاحمت کرتا ہے اس لیے زیادہ سرخ گوشت کے استعمال سے جسم کے پٹھے اور اعضاء تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔زیادہ سرخ گوشت کھانے کے نتیجے میں ٹیومر کی تشکیل کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون کی اہلیہ سمانتھا کیمرون مصروف ترین گھریلو زندگی کے ساتھ بے گھر افراد کو ایک شیلٹر میں ناشتہ بھی سرو کرتی ہیں۔اس بات کا انکشاف اس وقت ہوا جب ڈیوڈ کیمرون نے اس بار کرسمس پر لوگوں کو اپنا وقت کار خیر میں صرف کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

☆ ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو ایودھیا میں واقع بابری مسجد کو مشتعل ہندوؤں نے شہید کر دیا تھا۔ہندوؤں کا کہنا تھا کہ جس جگہ مسلمانوں نے یہ مسجد بنائی ہے وہ ہمارے اوتار رام چندر کی جنم بھومی ہے اور اسی جگہ ان کا ایک بت بھی تھا جسے منہدم کر کے بابری مسجد بنائی گئی تھی۔۔اپنے اوتار کی جنم بھومی واگزار کرانے والوں میں واجپائی،ایڈوانی اور جوشی پیش پیش تھے۔بابری مسجد کے شہید ہونے کے بعد مختلف شہر میں فسادات پھوٹ پڑے۔ان فسادات میں دو ہزار سے زائد مسلمان جان سے گئے اور تین ارب روپے کی پراپرٹی جلا دی گئی ،مسمار کر دی گئی۔ان دنوں نریندر مودی گجرات کے وزیر اعلیٰ تھے۔انہوں نے ایک صحافی کے اس سوال پر کہ کیا آپ کو گجرات میں مسلمانوں کے قتل پر افسوس ہوا؟ جواب دیتے ہوئے کہا ''اگر آپ کی گاڑی کے نیچے آ کر کتا مرجائے،تو افسوس تو ہوتا ہے۔'' (یہی رویہ پاکستان میں بھی اقلیتوں کے ساتھ اختیار کیا جاتا ہے)

☆ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء میں آزاد ہونے والا پاکستان ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ٹوٹ گیا تھا۔مشرقی پاکستان بنگلا دیش کہلاتا ہے اور مغربی پاکستان اب پاکستان کہلاتا ہے۔اور آج کل پاکستان دہشت گردوں کے نشانے پر ہے۔

ارجنٹائن کے دارالحکومت بیونس آئرس میں دی بریک نامی کلب ایک ایسا سینٹر ہے جہاں مختلف واقعات و حالات کا شکار ہو کر شدید غصے میں مبتلا لوگ اپنا غصہ یہاں کمروں میں موجود اشیاء کو

توڑ پھوڑ کر نکال سکتے ہیں۔اس انوکھی سروس کے تحت آپ ۵،۱۵ اور ۲۵ منٹ کے سیشن میں قیمتی فرار گاڑیوں ، پیانو، ٹی وی، قیمتی کراکری اور فرنیچر سے لیکر جدید ٹیکنالوجی کی اشیاء جیسے لیپ ٹاپ، کمپیوٹر پر بھی اپنا غصہ نکال سکتے ہیں۔صرف یہی نہیں بلکہ آپ کس ہتھیار سے انہیں توڑنا چاہیں اس کا بھی خصوصی انتظام ہے۔اور یہاں آپ کو کلہاڑی سے لیکر ہتھوڑی تک فراہم کی جاسکتی ہے،بس آپ کو کیا توڑنا ہے اورکس سے توڑنا ہے اس کے لیے مطلوبہ رقم فراہم کیجیئے اور اپنا غصہ انہیں تباہ کر کے نکال دیجیے۔

پگھلا ہوا خالص سونا ہرے رنگ کا ہوتا ہے۔گائے کے دودھ میں ۸۷ فیصد پانی ہوتا ہے۔گولی ۲۰۰ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے چلتی ہے۔ Laika کتیا وہ پہلی جاندار ہے جو سب سے پہلے خلا میں گئی۔آدھا کلو شہد بنانے کے لیے ۳۷ ہزار مکھیاں اپنے چھتے سے پھولوں تک چکر لگاتی ہیں۔شہد کی مکھیاں بہری ہوتی ہیں ان پر آواز کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔دنیا میں شہد کی مکھیوں کی کم از کم بارہ ہزار اقسام ہیں۔انسانی جسم میں ۹۶۰۰۰ کلومیٹر لمبی خون کی نسیں ہوتی ہیں۔ہماری زبان پر دس ہزار سے زائد مزا چکھنے والے Buds ہوتے ہیں جو ہر ہفتہ بدلتے رہتے ہیں ۔یہ پانچ سو مختلف ذائقوں کو پکڑ سکتا ہے۔ہماری ناک دو ہزار سے چار ہزار اقسام کی بو کو پہچان سکتی ہے۔انسان اپنی آنکھوں کی مدد سے دس ہزار رنگوں کو پہچان سکتا ہے۔اور ایک اعشاریہ چھ کلومیٹر دور پڑی موم بتی کو دیکھ سکتا ہے۔ہم روزانہ آدھا گھنٹہ پلکیں جھپکانے میں ہی صرف کر دیتے ہیں۔ایک عام انسان اوسطاً اپنی زندگی میں ایک کھرب قدم چلتا ہے۔ہمارے معدے کا تیزاب اس قدر طاقتور ہوتا ہے کہ اس میں ریزر بلیڈ گھل سکتے ہیں۔انسانی دماغ دس واٹ کے بلب کے برابر بجلی خرچ کرتا ہے۔انسان کے قد کا فیصلہ اس کے باپ سے ہوتا ہے اور وزن کا فیصلہ ماں سے ہوتا ہے۔غذا کے بغیر انسان کئی ہفتے زندہ رہ سکتا ہے مگر نیند کے بغیر ۱۱ دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔

برصغیر کی موجودہ شکل کوئی دو سے چار کروڑ سال قبل ہی معرضِ وجود میں آئی ہے ۔اگر چہ سولہ کروڑ سال قبل ہندوستان کے خدوخال کسی حد تک برصغیر کے طور پر متشکل ہو چکے تھے۔لیکن اس کا ایشیا کے ساتھ ادغام نہیں ہوا تھا،جس کے نتیجہ میں ہمالیہ، دیگر سلسلہ ہائے کوہ، سطح مرتفع تبت اور اس کے گردونواح کے علاقے وجود میں آئے۔متحجرات (Fossils) کے مطالعہ سے ملنے والی شہادت کے مطابق بلا شک وشبہ کرہ ارض پر زندگی کا ظہور برصغیر کا خطہ وجود میں آنے سے تقریباً آٹھ کروڑ سال پہلے ہو چکا تھا۔

(الہام،عقل،علم اور سچائی صفحہ ۱۱۱)

وزارت داخلہ کی رپورٹ کے مطابق ملک بھر میں ۲۲ ہزار سے زائد رجسٹرڈ اور چالیس ہزار سے زائد غیر رجسٹرڈ مدارس موجود ہیں۔ان مدارس میں بیس لاکھ سے زائد بچے زیر تعلیم ہیں۔علاوہ ازیں پاکستان میں کل دو لاکھ ساٹھ ہزار نو سو تین ایسے تعلیمی ادارے ہیں جن میں اکتالیس لاکھ بچوں کو تعلیم کی بجائے نظریات و بنیاد پرستی کے اصول سکھائے جاتے ہیں ۔نفرت پر مبنی نصاب پڑھایا جاتا ہے جو مدارس سے زیادہ مختلف نہیں۔وزیر داخلہ کے مطابق ۹۰ فیصد مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

پاکستان میں گزشتہ ۱۳ برس کے دوران ۵ ہزار ۹۵ بم دھماکے ہوئے، ۴۱۰ خودکش حملے کیے گئے، ان دھماکوں کی زد میں آکر اب تک ۵۵ ہزار ۸۷۸ پاکستانی ہلاک ہو چکے ہیں۔

آغا خان اسپتال کی دماغی امراض کی ماہر ڈاکٹر فوزیہ صدیقی کے مطابق پاکستان میں دو لاکھ سے زائد مرگی کے مریض موجود ہیں ،ان مریضوں میں صرف ۵۰ ہزار مریض ایسے ہیں جنہیں علاج کی سہولت میسر ہے۔

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

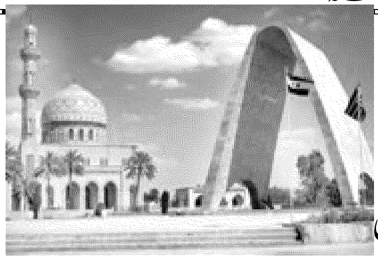

بغداد

تحریر: رانا محمد حسن خاں

بغداد شہر دریائے دجلہ اور دریائے فرات کے قریب واقع ہے۔ بغداد شہر کی بنیاد عباسی خلیفہ المنصور نے ۷۶۲ء میں رکھی۔ چار سال (۷۶۲ء تا ۷۶۶ء) میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس شہر کی تعمیر پر پانچ لاکھ دینار خرچ ہوئے تھے۔ بغداد خلیفہ المنصور نے شہر کی بنیاد کی اینٹ اپنے ہاتھ سے خود رکھی تھی۔ شہر کی تعمیر کے لیے ایک لاکھ افراد نے کام کیا، جن میں لوہار، ترخان، معمار اور سنگ تراش شامل تھے۔ بغداد شہر گول دائرے کی شکل میں بنایا گیا تھا جس کی وجہ سے اسے لوگ گول شہر کہتے تھے، شاعر اس شہر کو اپنے شعروں میں اسے اسکوائز ورا(Winding City) کہتے تھے جبکہ اس شہر کا نام دارلسلام تھا، اس میں چار دروازے تھے، شامی دروازہ، کوفہ دروازہ، بصرہ دروازہ اور خراسان دروازہ۔ شہر کے اردگرد چار دروازوں کے گیٹ اتنے اونچے تھے کہ گھوڑ سوار نیزہ اوپر کر کے ان میں سے گزر سکتا تھا۔ ان گیٹوں پر لگے لوہے کے دروازے اتنے بھاری تھے کہ ان کو کھولنے کے لیے کئی نوجوان سپاہیوں کی ضرورت ہوتی تھی شہر کے چاروں طرف فصیل تھی جس کے ساتھ پانی تھا، فصیل کی دیوار کی اونچائی ۸۰ فٹ اور چوڑائی ۴۰ فٹ تھی، فصیل کی دیوار پر گھوڑ سوار گھوڑے کو با آسانی دوڑا سکتا تھا، فصیل کے ساتھ شہزادوں کے محل، پھر سرکاری دفاتر اور عین درمیان میں خلیفہ کا عظیم الشان محل تھا۔ خلیفہ کے محل کا رقبہ ایک میل کے برابر تھا۔ اس محل کے اندر خلیفہ کی بیویوں، لونڈیوں، غلاموں اور محافظوں کی رہائش کے لیے مکانات تعمیر کیے گئے تھے۔

شہر کے تعمیر ہوتے ہی اس کے اردگرد دیگر عمارتیں، مساجد، دفاتر اور پبلک حمام بننے شروع ہو گئے۔ شہر میں پانی لانے کے لیے نہریں بنائی گئیں۔ مشرق میں یہ شہر شہر استنبول سے کسی صورت سے کم نہ تھا بلکہ علمی لحاظ سے اس کو استنبول پر فضیلت حاصل تھی۔ استنبول جیسے عالمگیر شہرت حاصل تھی بغداد اپنے رقبہ کے لحاظ

AZED&CO

Incorporated Precticing Accountants

Rizwan Azed

B.COM,MBA,AIIA,FSPA

سیلف ایمپلائیڈ، سول ٹریڈر، لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس، پی سی اوڈرائیور اکاؤنٹس، سیلف ایسیسمنٹ۔

ٹیکس ریٹرن، لمیٹڈ کمپنی فارمیشن۔ بک کیپنگ، بجٹ۔ بزنس پلان، بزنس سٹارٹ اپ

392 London Road | Tel.020 8646 6777
Mitcham Surrey | Fax.020 8646 9416
London .CR4 4EA | Mob.0786 788 6952

E.Mail. azed@azed.fsbusiness.co.uk

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

سے دنیا میں اس سے ذرا کم تھا۔

چونکہ یہ شہر ایران سے قریب تھا اس لیے جلد ہی ایرانی خواتین، لونڈیاں اور وائن محل کے اندر فیشن بن گئے۔ عباسی خاندان کے ۳۷ خلفاء نے یہاں خلافت کی اور ان میں سے صرف ایک خلیفہ کے دونوں والدین کا تعلق قریش قبیلہ سے تھا۔ المنصور نے سب سے پہلے ایرانی طرز کا تاج پہننا شروع کیا اور ایرانی طرز کی پگڑی کو رواج دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے محل کے تمام وزیر، امراء اور خادم بھی ایرانی طرز کا لباس زیب تن کرنے لگے۔

بغداد میں رفتہ رفتہ معاشی اور سیاسی تبدیلی آتی گئی اور یہاں تاجروں، ہنرمندوں، علماء اور اسکالرز کی ایک نئی نسل نے جنم لیا جن کا تعلق عرب قوم سے نہ تھا۔ شہر میں خلافت اسلامیہ کے ہر ملک سے مال فروخت کے لیے آنے لگا۔ البتہ اس تبدیلی میں صرف دو چیزیں قائم رہیں ایک تو مذہب اسلام اور دوسرے عربی زبان۔

بغداد میں جن سیاسی اداروں نے رواج حاصل کیا ان میں وزارت کا سیاسی ادارہ تھا اس ضمن میں برمکی خاندان کا نام بہت چمکا۔ خالد برمکی خلیفہ المنصور کا سیاسی مشیر تھا۔ جب ۷۸۶ء میں ہارون الرشید خلیفہ بنا تو اس نے خالد برمکی کے بیٹے یحییٰ برمکی کو وزیر مقرر کیا تو اس نے اپنے دو بیٹوں الفضل اور جعفر کے ساتھ مل کر عنان حکومت کو سترہ سال سنبھالے رکھا۔ جعفر کو تقریر و تحریر میں اس قدر ملکہ حاصل تھا کہ اس کو اہل سیف کی بجائے اہل قلم کی نسل پیدا کرنے کا اعزاز دیا جاتا ہے۔

بغداد کا روشن ترین دور خلیفہ ہارون الرشید (۷۸۶ء تا ۸۰۶ء) کا تھا۔ اس دور میں تین چیزوں نے اس کو عزت دوام دی۔ سیاسی شہرت، اقتصادی خوشحالی اور علمی کارنامے۔ ہارون الرشید کو شہرت اس وقت ملی جب اس نے اپنے والد خلیفہ المہدی کے حکم پر استنبول پر حملہ کر کے دشمن کو شکست فاش دی۔ بازنطینی حکومت کو ۹۰ ہزار دینار ہر سال تاوان دینے کا وعدہ کرنا پڑا۔ مشرق میں ہارون الرشید کا اس دور میں ستارہ بام عروج پر تھا جبکہ مغرب میں فرانس کے بادشاہ شارلیمان کا طوطی بولتا تھا۔ ہارون نے اسے ایک گھڑی تحفہ میں بھیجی تھی، یورپ میں اس وقت تک کسی نے گھڑی دیکھی نہ تھی۔ یورپ والوں نے کبھی صابن تک استعمال نہ کیا تھا اس لیے غسل کرنا جان جوکھوں کا کام ہوتا تھا۔ یورپ والوں نے کبھی صابن تک استعمال نہ کیا تھا اس لیے غسل کرنا جان جوکھوں کا کام ہوتا تھا۔ یورپ میں ہارون الرشید کو Aaron,King of Persia کہا جاتا تھا۔ ہارون الرشید کے زمانے میں بغداد کے شہریوں کی زبردست اقتصادی حالت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب خلیفہ نے ایک تاجر کی جائیداد ضبط کی تو یہ ۵۰ ملین دینار تھی۔ بغداد کے بازاروں میں چاول، گندم، کپڑا، شام کے فروٹ، عرب کے موتی، انڈیا کی معدنیات، افریقہ کے غلام اور ہاتھی دانت وغیرہ کی بہتات رہتی تھی۔ ہارون کی بیگم زبیدہ کے فیشن کو دیکھ کر رعایا فیشن کیا کرتی تھی۔ اس کے کھانے کی میز پر سونے یا چاندی کے برتن جن میں ہیرے جواہرات جڑے ہوتے تھے، استعمال ہوتے تھے۔ ایک بار اس کے بھائی نے اس کی دعوت کی تو میز پر ۱۵۰ اقسام کی مچھلیوں کی آنکھیں رکھی ہوئی تھیں جن کی قیمت ہزاروں درہم تھی۔ ہارون الرشید علم کا دلدادہ تھا۔ علماء، دانشور، شاعر، موسیقار، رقاص، مذاق سنانے والے، نقال، کتوں اور مرغوں کو لڑانے والے سب اس کے دربار میں موجود رہتے تھے۔ ہارون کا محبوب شاعر ابونواس تھا اور دل کے قریب موسیقار ابراہیم الموصلی تھا جس کی ماہانہ تنخواہ دس ہزار درہم تھی۔ خلیفہ المنصور کے عہد خلافت میں لاطینی سنسکرت، فارسی اور سریانی کتب کا ترجمہ عربی زبان میں کرنے کا سلسلہ شروع ہوا اور مامون الرشید کے عہد میں قدرے اختتام کو پہنچا۔

سہ ماہی پیشواا کتوبر تا دسمبر 2014ء

بغداد کے دانشوروں نے ریاضی،اسٹرانومی،میڈیسن،فلاسفی کو حاصل کرنے ،ترجمہ کرنے اوران کی کاپیاں بنا کر پھیلانے کا جو کام شروع کیا وہ اگلے دوسو سال نویں اور دسویں ہجری تک جاری رہا۔رفتہ رفتہ بغداد میں یہ علمی ذخیرہ سپین پہنچا۔یاد رہے یورپ میں ترجمہ کی تحریک بارہویں صدی میں شروع ہوئی۔جب بغداد میں کتابوں کے ڈھیر بازاروں میں پڑے ہوتے تھے یورپ میں صرف ۵۰۰ کتابیں تھیں۔جب مامون الرشید کے دربار میں عالی دماغ سائنسدان کائنات کی گتھیاں سلجھانے میں مصروف تھے اس وقت فرانس کا بادشاہ شارلیمان دستخط کرنا بھی نہیں جانتا تھا۔اگر بغداد کے عالموں نے علم کے بیش قیمت علمی سرمایہ کو محفوظ نہ کیا ہوتا تو یورپ آج بھی سیاہ دور میں ہوتا۔

مامون الرشید نے بیت الحکمت کے نام سے ایک اکیڈمی کی بنیاد رکھی جو جلد ہی سائنس میں ریسرچ کا ایڈوانس مرکز بن گئی۔اس اکیڈمی میں سائنسدانوں کو ہر قسم کی سہولیات میسر تھیں ،سب سے بڑی بات یہ تھی کہ ہر مذہب، ہر قوم کے سائنسدانوں کو یہاں ریسرچ کرنے کی اجازت تھی۔اس کا پہلا ڈائریکٹر ابن مساویح تھا اور تیسرا ڈائریکٹر حنین ابن اسحاق تھا جس نے جالینوس کی تمام طبی ،اور فلاسفی کیکتابوں کا ترجمہ عربی میں کیا۔حنین طبی کتابوں کا سب سے عظیم مترجم تھا۔اس کے شاگروں نے افلاطون، بقراط،اقلیدس،فیثا غورث ،بطلیموس کی کتابوں کے ناصرف عربی میں ترجمے کیے بلکہ خود بھی ریاضی،اسٹرانومی اور کیلکولس میں اضافے کیے۔حبیش ابن الحسن نے ۳۵ کتابوں کے سریانی سے عربی میں ترجمے کیے،الکندی نے ۲۶۶ کتب تصنیف کیں،ثابت ابن قرۃ نے ۱۵۰ کتابیں منطق ،ریاضی،علم ہیئت اور طب میں تصنیف کیں،اور سریانی میں مزید ۱۵ کتابیں لکھیں۔اسی طرح قسطا ابن لوقا،ابوبشر مطا ابن یونس،ابوعلی ابن زیرہ،ابولوفا،موسیٰ برادران،سنان ابن ثابت،ابراہیم ابن سنان

کی تمام طبی ،اور فلاسفی کی کتابوں کا ترجمہ عربی میں کیا۔حنین طبی کتابوں کا سب سے عظیم مترجم تھا۔اس کے شاگروں نے افلاطون، بقراط،اقلیدس،فیثا غورث ،بطلیموس کی کتابوں کے ناصرف عربی میں ترجمے کیے بلکہ خود بھی ریاضی،اسٹرانومی اور کیلکولس میں اضافے کیے۔حبیش ابن الحسن نے ۳۵ کتابوں کے سریانی سے عربی میں ترجمے کیے،الکندی نے ۲۶۶ کتب تصنیف کیں،ثابت ابن قرۃ نے ۱۵۰ کتابیں منطق ،ریاضی،علم ہیئت اور طب میں تصنیف کیں،اور سریانی میں مزید ۱۵ کتابیں لکھیں۔اسی طرح قسطا ابن لوقا،ابوبشر مطا ابن یونس،ابوعلی ابن زیرہ،ابولوفا،موسیٰ برادران،سنان ابن ثابت،ابراہیم ابن سنان قابل قدر وتحسین مترجم اور مصنف ہیں۔ ،ابوبشر مطا ابن یونس،ابوعلی ابن زیرہ ،ابو لوفا،موسیٰ برادران،سنان ابن ثابت،ابراہیم ابن سنان قابل قدر وتحسین مترجم اور مصنف ہیں۔

ہر عروج کو زوال ہے۔بغداد کے زوال کا باعث مسلمانوں میں تنگ نظری اور مذہبی تعصب کا پیدا ہوجانا بنا۔مسلمانوں پر جب زوال کا دور آیا تو یورپ میں نشاط ثانیہ ۱۴۰۰ء۔۱۵۰۰ء کا دور شروع ہوگیا۔پرانے علوم کو سمجھنے اور نئے علوم اور ٹیکنالوجی بنانے کا دور اٹلی کے شہر فلورنس،میلان،روم اور وینس سے شروع ہوا اور جلد ہی اس نے پیرس،آکسفورڈ ،ہمبرگ اور دوسرے بہت سے شہروں کو نئے علوم سے منور کرنا شروع کر دیا۔کتابوں کے تراجم کا کام شروع ہوا۔جب یورپ میں علم کی روشنی پھیلنا شروع ہوئی اور انہوں نے مسلمانوں کے اطوار،اخلاق،عادات کو اپنانا شروع کر دیا تو خود مسلمان جہالت کے دور میں ڈوبنا شروع ہو گئے۔لیکن اس حقیقت سے کبھی انکار ممکن نہیں ہوگا کہ آج کی تمام سائنسی ترقی اور آنکھوں کو خیرہ کرنے والی ایجادات عظیم شہر بغداد کی مرہون منت ہیں۔

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

عروس البلاد، الف لیلیٰ کی کہانیوں کا شہر، تین اسلامی مکتب فکر کے بانیوں کا شہر اور علم وحکمت کا مخزن بغداد وہ عظیم شہر جس نے اپنی علمی آب وتاب سے ایک زمانہ میں دنیا کو خواب غفلت سے بیدار کیا تھا آج اجڑ چکا ہے، بارود کی گھن گرج نے اسے لہولہان کر دیا ہے، بغداد کے مکین حسرت و یاس کی تصویر بن چکے ہیں ،وہ شہر جس نے دنیا کو روشنی دی وہ اندھیروں کی نظر ہو چکا ہے۔عراق جو ترقی کی منازل تیزی سے طے کر رہا تھا اسے یورپ، امریکہ اور ان کے اتحادیوں نے کہا جاتا ہے کہ تیل کے لالچ میں برباد کر دیا ہے۔ اس سے قبل بھی چنگیز خان اور ہلاکو خان نے بارہویں صدی میں بغداد کی نا صرف اینٹ سے اینٹ بجادی تھی بلکہ انسانی سروں کے مینار بنا کر اپنی سفاکی اور بربریت کا اظہار کیا تھا۔ان حملہ آوروں نے بغداد کی بہتر اقتصادی حالت اور علمی اعلیٰ مقام سے حسد کرتے ہوئے بغداد کو تباہ کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب خانوں کو کتابوں سمیت جلا دیا گیا اور جو علمی ذخیرہ جلایا نہ سکا اسے دریا برد کر دیا گیا۔جو کسر رہ گئی تھی اسے تیمور لنگ نے ۱۴۰۱ء میں بغداد پر حملہ کر کے پورا کر دیا۔ہم دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ بغداد کو پھر سے علم و دانش کا مرکز بنائے۔بدامنی کے مہیب سائے جلد تر دور کر دے۔آمین۔

قائداعظم محمد علی جناح اور مختلف مشاہیر کرام (راناعبدالرزاق خاں)

کسی بھی شخص کی شخصیت جاننے کے لئے اس کے کارہائے نمایاں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔قائداعظم محمد علی جناح نے برصغیر کی سیاست میں سیاسی کارناموں کی وجہ سے نمایاں مقام حاصل کیا۔ان کی شخصیت کا جائزہ لینے سے قبل یہ ضروری ہے کہ قائداعظم محمد علی جناحؒ کے دور کے مختلف نامور افراد کی آراء کا مطالعہ کیا جائے تو اس سے آپ کی شخصیت مزید نکھر کر سامنے آئے گی۔جان گنتھر۔مسٹر جناح کی زبان سحرانگیزی پر مشتمل تھی۔ پاکستان ہمارا ہے۔دین اسلام پر نثار ہو جائیں گے۔قائد کی زبان سے جب ادا ہوتے ہیں تو دس کروڑ مسلمان ہند فلک شگاف نعرے بلند کرتے اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگاتے۔جگت نرائن لال۔وہ کسی بھی طاقت کے آگے جھکنا نہیں جانتے تھے انہوں نے ہر محاذ پر انگریزوں اور ہندوؤں کو شکست دی۔سرتیج بہادر سپرو۔حصول پاکستان قائداعظم کا ایسا روشن کارنامہ ہے۔جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔لوئی فشر۔مسٹر جناح ایک ذہین پارلیمانی شخصیت ایک ہوشیار نقاد اور ایک بے لوث سیاستدان ہیں۔مسولینی۔(سابق سربراہ اٹلی) قائداعظم کے لئے یہ بات کہنا غلط نہ ہوگی۔کہ وہ ایک ایسی تاریخ ساز شخصیت ہیں جو کہیں صدیوں میں جا کر پیدا ہوتی ہیں۔لارڈ سٹرا بولگی۔قائداعظم نے صحیح قیادت دے کر واشنگٹن، گیری بالڈوگ، اور بسمارک سے بھی بڑا کارنامہ انجام دیا ہے پاکستان ایک بڑی قوم کا بڑا ملک ہے۔ڈاکٹر سلطان شہر یار (سابق وزیراعظم انڈونیشیا) مسٹر جناح بہت پُرکشش آدمی ہیں۔

(سابق وزیراعظم انڈونیشیا) مسٹر جناح بہت پُرکشش آدمی ہیں۔ایک مقناطیسی شخصیتا نجام دیا ہے پاکستان ایک بڑی قوم کا بڑا ملک ہے۔ڈاکٹر سلطان شہر یار (سابق وزیراعظم انڈونیشیا) مسٹر جناح بہت پُرکشش آدمی ہیں۔ایک مقناطیسی شخصیت،مسٹر جناح کی جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ ان کی خوداعتمادی اور صاف گوئی ہے۔وہ اپنے مدعا کے مکمل و موثر اظہار پر ساحرانہ قدرت رکھتے ہیں۔خالدہ ادیب خانم۔قائداعظم مسلمانوں کے عظیم لیڈر تھے۔قدرت نے انہیں قیادت ہیکے لئے پیدا کیا ہے۔ڈاکٹر ماہ پارنوالی (ایران) فکر قائد کی روشنی سے عالم اسلام کو فائدہ پہنچا ہے۔انہوں نے قوم کے مستقبل کے لئے اپنا آج کل کے لئے قربان کر دیا۔اور اس وصف کے مدنظر، وہ تاریخ پاکستان کا ایک درخشاں باب متصور ہونگے۔آقائے رزم آرا (سابق وزیر اعظم ایران) قائداعظم اتحاد، یقین محکم اور تنظیم کے اصول کے مجسمہ تھے۔انہوں نے ملت پر ان تین صفات کی اہمیت واضح کی۔آپ ملت کے جذبہ عمل کے سرچشمہ تھے۔ان کی تعلیمات واضح محکم اور اصول پر مبنی تھیں۔آپ نے اپنے پیروؤں کو سیاست اور حکومت کے فن کی ایسی تربیت دی۔کہ ان کی وفات پر پاکستان کو ضعف نہیں پہنچا۔مسز اینی بسنت۔جناح جیسی شخصیت بنی نوع انسان کی آزادی کے گلے کا ہار ہے۔جس کی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی۔ڈاکٹر سی آر داس۔مسٹر جناح صرف مسلمانوں کی نجی دولت نہیں ہیں۔بلکہ وہ سارے ہندوستان کے لئے سرمایہ افتخار ہیں۔لارڈ ایٹلی

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

(سابق وزیراعظم برطانیہ) قائداعظم کا بے مثل جذبہ حریت اور شبانہ روز محنت ہی وہ سرمایہ ہے جس نے پاکستان جیسے ملک کی بنیاد ڈلوائی۔نواب وقارالملک: قائداعظم محمد علی جناحؒ کسی بھی بے اصولی کو برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ بے اصولی ان کی چڑ تھی۔اور اصول ان کی خوشنودی۔ہمیشہ ایسے لوگوں کو پسند کرتے تھے جو اصول کے پابند ہوں خواہ ان کا تعلق کسی بھی طبقے سے کیوں نہ ہو۔مولانا محمد علی جوہرؒ۔کاش خداوند عالم جنح کے دل میں ڈال دے کہ مسلمانوں کی راہنمائی اب اس کے سوا کوئی نہ کرسکے گا۔حسین شہید سہروردی(وزیراعظم پاکستان) مسٹر جناح ان لوگوں میں سے ہیں جو ذاتی مقاصد کو لے کر آگے ہیں بڑھتے وہ بڑے دیانتدار اور راست گو ہیں۔وہ اپنا جواب آپ ہیں۔مولوی عبدالحق۔قائد اعظم مرے نہیں۔وہ زندہ ہیں اور پاکستان کی شکل میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔سر عبدالقادر۔قائد اعظم مرے نہیں۔ جو مشعل راہ انہوں نے فروزاں کی تھی بدستور فروزاں ہے وہ پاکستان کی شکل میں زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔علامہ عنایت اللہ المشرقی۔قائداعظم کا عزم پائندہ اور محکم تھا۔وہ ایک جری اور بے باک سپاہی تھے۔جو مخالفوں سے ٹکرانے کوئی باک محسوس نہیں کرتے تھے۔مولانا ابوالکلام آزاد۔قائداعظم بے جا جذباتیت کو پسند نہیں کرتے تھے۔وہ ہر مسئلے کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لیتے تھے۔اور یہی ان کی کامیابی کا سب سے بڑا راز تھا۔سلطان سر محمد شاہ آغا خان۔مجھے اپنی زندگی میں بے شمار سیاستدانوں سے واسطہ پڑا۔ لائیڈ جارج، چرچل، کرزن،مسولینی، گاندھی۔لیکن جناح ان سب میں منفرد تھے۔میرے خیال میں کوئی شخص بھی زیادہ مضبوط سیرت و کردار کا مالک نہ تھا ہوش و تدبر،عزیمت و استقامت جو سیست کا سنگ بنیاد ہیں جناح میں بدرجہ اتم ہیں۔چودھری رحمت علی۔قائداعظم کی شخصیت بہت ہی غیر معمولی صفات کا مجموعہ تھی۔وہ ایک فلسفی کی طرح سوچتے ایک منطقی کی طرح گفتگو کرتے اور ایک ماہر قانون کی طرح پابند تھے۔مولانا حسرت موہانی۔جناح ایک لیڈر ہیں جو مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے میں کامیاب ہوئے۔موصوف صحیح معنوں میں قائداعظم کہلانے کے حقدار ہیں۔ان کی تاریخ پیدائش وہی ہے۔جو انسانیت کے عظیم المرتبت نجات دہندہ حضرت عیسیٰ کی ہے۔اسی کی برکت ہے کہ وہ مسلمانان ہند کے سیاسی مسیحا ہیں۔علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ہندوستان میں بحیثیت مسلمان آپ ہی کی واحد ہستی ہے جس سے ملت کو یہ توقع وابستہ کرنے کا حق ہے کہ شمالی مغربی یا شاید پورے ہندوستان میں جو سیلاب آرہا ہے اس میں آپ ملت کی صحیح راہنمائی فرمائیں گے۔محترمہ فاطمہ جناح۔قائداعظم گھریلو زندگی میں ہر وقت ہنستے ہنسانے کے موڈ میں ہوتے باہر سخت طبیعت مگر حقیقت میں نرم طبیعت انسان تھے۔قائداعظم ایک ایسے صاحب بصیرت۔فرض شناس اور دیانت دار شخص تھے جن کا نام بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔تحریک پاکستان کے دوران مسلمانوں میں جو سیاسی تصور فکر اسلامی اور جذبہ حریت کا طوفان اُمڈ رہا تھا وہ قائداعظم کی جلیل اور عظیم ہستی کے طفیل تھا یہ قائداعظم کی قیادت کا ہی نتیجہ تھا کہ مسلمانوں نے ہندوؤں اور انگریزوں کی مشترکہ مخالفت کے باوجود پاکستان حاصل کیا۔قائداعظم کی دیانت کے معترف ان کے دوست تو کیا دشمن بھی تھے۔سروجنی نائیڈو(بلبل ہند) میں بڑی مدت سے محمد علی جناح کو چاہتی ہوں۔شروع شروع میں، میں نے ان کو روکا کہ سیاست ایک گندہ کھیل ہے،اس میں نہ کودیں،لیکن اب وہ سیاست کے سمندر میں کود پڑے ہیں تو میں ان کے لئے دعا گو ہوں۔کہ وہ کامیابی سے ہمکنار ہوں۔اور بھگوان انہیں سرخرو کردے۔آپ ایسے لیڈر ہیں۔جن کو نہ خریدا جاسکتا ہے اور نہ بددیانتی پر آمادہ کیا جاسکتا ہے۔مسٹر ٹرومین(سابق صدر امریکہ)۔دولت پاکستان کے معمار دنیا میں سب سے بڑی اسلامی مملکت کا بانی حق بات کہنے اور منوانے والا اب اس دنیا میں دوبارہ نہیں آئے گا۔ماسٹر تارا سنگھ۔قائداعظم نے مسلمانوں کو ہندوؤں کی غلامی سے بچالیا۔خان لیاقت علی خاں۔قائد اعظم نے واقعات کی رفتار اور زمانے کی روش کو اپنی غیر معمولی ذہانت اور لازوال قومی درد سے آشنا ہو کر اس کو تبدیل کرنے میں شب و روز محنت کی اور ایک منتشر قوم کو یکجا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔سی راجگو پال اچاریہ۔قائداعظم بلند پایہ شخصیت ہیں۔یہ کوئی معمولی انسان نہیں۔ملک میں زبردست مقبولیت کے مالک ہیں۔ان کی اندھی پیروی کی جارہی ہے۔یہی صحیح اور یہی سچی پیروی ہے۔وہ اپنی قوم کو بچانا چاہتے تھے۔وہ اس مقصد میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے ایک نئی مملکت قائم کر لی لارڈ رسل(فلاسفر)۔میں تمام زندگی میں جس شخص سے زیادہ متاثر ہوا ہوں وہ محمد علی جناح کی ذات ہے۔دیوان چمن لال(ایڈووکیٹ جنرل بمبئی ہائیکورٹ) جناح ان لوگوں میں سے ہے جو ذاتی مقاصد و اغراض کو پیش نظر رکھ کر نہیں بڑھتے۔ان کی دیانت پر کسی طرح حرف گیری نہیں کی جاسکتی۔وہ اپنی مثال آپ ہیں۔سر کاؤس جی جہانگیر۔جس راستہ کو وہ صداقت،

حقانیت اور انصاف کا راستہ سمجھ لیتے ہیں۔ اس سے کوئی چیز بھی انہیں منحرف نہیں کرسکتی۔ وہ ہمتد یوان چمن لال (ایڈووکیٹ جنزل بمبئی ہائیکورٹ) جناح ان لوگوں میں سے ہے جو ذاتی مقاصد واغراض کو پیش نظر رکھ کرنہیں بڑھتے۔ان کی دیانت پر کسی طرح حرف گیری نہیں کی جا سکتی۔ وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ سر کاؤس جی جہانگیر۔ جس راستہ کو وہ صداقت، حقانیت اور انصاف کا راستہ سمجھ لیتے ہیں۔ اس سے کوئی چیز بھی انہیں منحرف نہیں کرسکتی۔ وہ ہمت واستقلال کے دھنی ہیں۔ میں جرات کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان پر کسی بھی وقت کوئی موقع پرستی اور ابن الوقتی کا الزام نہیں لگا سکتا۔ انہوں نے کبھی اپنی غرض اور اپنے مفاد کو ملکی مفاد پر ترجیح نہیں دی۔ مسٹر جوکم الوا (ایڈیٹر فورم) جناح کی جرات اور بے ساختگی نے عدالتوں میں ان کی شخصیت کو ہی اجاگر کیا ہے ان کی مقناطیسی کا شہرہ ججوں سے بے خوف مقابلے اور عدالتوں میں بے لاگ قانونی موشگافیوں کے باعث دنیا بھر میں ہے۔ جناح ہماری قانون دان برادری کا سب سے زیادہ باہمت انسان ہے۔ کوئی منصف یا جج انہیں چکر دینے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ ایف ای جیمز (سابق لیڈر یورپین گروپ سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی) سیاسی مجاہد کی حیثیت سے ہندوستان میں ان کا کوئی مد مقابل نہیں۔ وہ عوام الناس کے بے خوف اور ناقابل تسخیر راہنما تھے۔ مولوی فضل حق۔ اعلیٰ کردار اور استقامت، قائداعظم کے بڑے ہتھیار تھے۔ ان کا دل اسلام اور مسلمانوں کی محبت سے معمور تھا۔ سر سی پی راما سوامی آئر۔ میں جناح کے واضح نظریات اور پبلک معاملات میں ان کی بھی بے غرضی اور بے لوثی کا معترف رہا ہوں۔ انہوں نے عوام میں اپنی مقبولیت کو اپنی ذاتی فوائد کے لئے استعمال کرنے سے احتراز کیا ہے۔ ڈاکٹر امبید کر۔ (اچھوت لیڈر) جناح صاحب کے بڑے بڑے دشمنوں کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ کسی بھی قیمت پر خریدے نہیں جا سکتے۔ یہ اور بات ہے کہ مسٹر جناح اپنے ارادوں میں پختہ اپنی رائے میں سخت ہیں۔ لیکن ین کے رویہ میں کبھی کوئی لوچ نہیں پایا جاتا۔ جواہر لال نہرو۔ (سابق بھارتی وزیراعظم) میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں ۔ کہ محمد علی جناح کسی قیمت پر خریدے نہیں جا سکتے۔ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی۔ اتنی بلند شخصیت تھے جتنی امام ابن تیمیہؒ تھے اس لئے کہ ابن تیمیہؒ نے مسلمانوں کو تاتاریوں سے بچایا۔ جبکہ قائداعظم نے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ کیا۔ گاندھی جی۔ میں نے قائداعظم کی تقریر سے اندازہ لگایا ہے کہ انہیں ہندوؤں سے کوئی پُرخاش نہیں ہے۔ وہ ان کے ساتھ پُرامن زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کو مسلم عوام پر بے نظیر قابو حاصل ہے۔ آپ سیرت وکردار کی ان بلندیوں پر ہیں کہ کوئی لالچ، کوئی خوف اور کوئی طعنہ آپ کو اپنی رائے سے نہیں ہٹا سکتا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن۔ راست بازی میں دریکتا، اندر باہر یکساں ،انگریزی زبان کا درجہ اوّل مقرر، کمزور جسم و جاں کے ساتھ، بارُعب شخصیت، مسلمانان ہند کی اکیلے ناؤ کھینچنے والا اتنا بلند کردار اور قومی لیڈر شاید ہی مسلمانوں میں دوبارہ پیدا ہو۔ سر ونسٹن چرچل (سابق برطانوی وزیراعظم) قائداعظم کو ایک بہترین سیاستدان اور دنیا کا ذہین وفطین لیڈر قرار دیا۔ لارڈ کرپس۔ مسٹر محمد علی جناح کے سینے میں شیر کا دل ہے۔ ان کے ارادے اٹل ہیں۔ وہ ضرور ہندوستان تقسیم کروائیں گے۔ لارڈ ویول (سابق وائسرائے ہند) مسٹر جناح اپنے ارادوں میں اپنی رائے میں بے حد سخت ہیں۔ ان کے رویے میں کوئی لچک نہیں پائی جاتی۔ وہ مسلم قوم کے مخلص راہنما ہی نہیں بلکہ سچے وکیل بھی ہیں۔ سر شاب موکھم چیٹی (انڈین لیجسلیٹو اسمبلی) وہ بلاشبہ ایک بڑے وطن پرست پارلیمانی آداب کے ماہر اور ہندوستان کی زبردست شخصیت ہیں۔ جنہیں کسی ترغیب یا تحریص سے گمراہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ان کی خودداری اور آزادی چھینی جا سکتی ہے۔ ان کی زبردست سیاسی شخصیت کا راز اسی اہل اور غیر فانی روح آزادی میں پوشیدہ ہے۔ وجے لکشمی پنڈت۔ جناح ناقابل شکست تھے۔ اگر مسلم لیگ کے پاس سو گاندھی ہوتے تو کانگرس کے پاس صرف ایک جناح ہوتا تو پاکستان کبھی نہ بنتا۔ لارڈ نسلتھگو۔ مسٹر جناح کے تمام الفاظ ہیروں کی طرح قیمتی، ارادے چٹان کی طرح مضبوط وہ حقیقت میں ناقابل تسخیر ہیں۔ نیلسن (جرنیل اور مدبر) مسٹر محمد علی جناح میں قدرت نے بے پناہ صلاحیتیں دی ہیں جب چاہیں جنگ کا رُخ تبدیل کرسکتے ہیں۔ دس کروڑ انسان ان کے کہنے پر اپنی جان قربان کرسکتے ہیں۔

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں

رانا عبدالصمد خاں Tel.07792998973

قرآن کریم اور سائنس

(مضمون از پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد السلام۔آخری قسط)

اسلام میں سائنس کا نشاطِ ثانیہ:

کیا ہم تاریخ کے اوراق پلٹ کر دوبارہ سائنس میں برتری حاصل کر سکتے ہیں، میں بہت عاجزی سے گذارش کروں گا کہ یہ ممکن ہے بشرطیکہ پورا سماج اور خصوصاً ہمارے نوجوان اس کو اپنا مقصد بنالیں کہ اس کی بنیاد ہماری نظریاتی روایتوں میں اور خود ہمارے قرونِ اولیٰ کے تجربوں میں ہے لیکن ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اس نشاطِ ثانیہ تک پہنچنے کا کوئی آسان راستہ نہیں ہے۔ یہ مقصد جبھی حاصل ہوگا جب ہمارے نوجوانوں کے دلوں میں اس کی تمنا بیدار ہو جائے اور پوری قوم اس کا بیڑہ اٹھالے۔ اس کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ قوم اپنے کام کرنے والے افراد میں سے آدھے سے زیادہ لوگوں کو سائنس کی اعلیٰ تربیت دینے کا انتظام کرے اور قومی پیداوار کا ایک سے دو فیصد حصہ بنیادی اور کام آنے والی سائنس کی ترقی کے لیے مخصوص کر دے اور اس رقم کا کم سے کم ایک چوتھائی سے ایک تہائی تک کا حصہ صرف بنیادی سائنس پر خرچ کرے۔

یہ سب جاپان میں ہو چکا ہے، جب وہاں کے شہنشاہ نے میجی کے انقلاب کے زمانہ میں یہ قسم کھائی تھی کہ علم روئے زمین کے جس کونے سے بھی حاصل کیا جا سکے حاصل کیا جائے۔ یہ سب سوویت یونین میں بھی ساٹھ برس پہلے ہو چکا ہے جب پیٹر اعظم (Peter The Great) کی قائم کردہ سوویت اکیڈمی آف سائنس سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے ممبروں کے حلقہ کو وسیع کرے اور سائنس کے ہر شعبہ میں سبقت حاصل کرنے کا حوصلہ کرے۔ آج اس کے مختلف اداروں میں پانچ لاکھ سائنسدان کام کر رہے ہیں۔ اور انہیں کام کرنے کی جو سہولتیں حاصل ہیں اور ان کے کاموں کو جو اولیت دی جاتی ہے اس پر باقی دنیا رشک کرتی ہے۔ اکیڈمیشین مال سیو (Malcev) کہتے ہیں کہ یہ زیادہ تر ۱۹۴۵ء کے لگ بھگ ہوا جب سوویت یونین کی معیشت لڑائی میں تباہ ہو چکی تھی۔ سٹالن نے اس زمانہ میں طے کیا کہ سائنس پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے اور بغیر کسی سے مشورہ لیے خود ہی یہ فیصلہ کر دیا کہ اس کہ اس حرفت کی آمدنی میں تین سو فیصدی کا اضافہ کر دیا جائے۔ وہ چاہتے تھے کہ ذہین نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جوق در جوق سائنس کے تحقیقی میدان میں آئیں۔ سائنس پر اسی طرح کا زور آج کل عوامی جمہوریہ چین میں دیا جا رہا ہے۔ وہاں یہ منصوبہ بنایا گیا ہے کہ اس صدی کے خاتمہ تک وہ لوگ برطانیہ سے خلائی سائنس، جینٹکس، مائیکرو الیکٹرانکس، ہائی انرجی فزکس، فیوژن فزکس اور تھرمونیوکلیئر انرجی کو قابو میں لانے والے میدان میں آگے بڑھ جائیں گے۔ چینیوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ تمام بنیادی سائنس ضروری ہیں اور آج کی سائنس کی سرحد بنیاد بنے گی کل کی اس سائنس کی جسے کام میں لایا جائے گا۔ اور ضرورت اس کی ہے کہ ہمیشہ سائنس کی آخری سرحدوں پر کام کیا جائے۔ یہاں ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اسلامی ممالک کی قومی پیداوار چین کی قومی پیداوار سے زیادہ ہے اور چین کو ہم سب پر صرف چند دہائیوں کی برتری حاصل ہے۔ ہم کیوں نہ ٹھان لیں کہ چین کے اس راستہ پر ہم بھی چلیں گے۔ جن معاشروں کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں سے کہیں بھی لوگ چینی، جاپانی یا روسی سائنس کے خبط میں مبتلا نہیں ہیں کیونکہ وہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ان نعروں سے لوگ بہک جاتے ہیں۔ وہ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ ہر معاشرہ میں سائنس کی مختلف شاخوں میں سے بعض پر زیادہ زور دیا جائے گا اور بعض پر کچھ کم۔ ان شاخوں کا انتخاب تو مقامی ضرورت کے مطابق کیا جائے گا لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سائنس کے قوانین اس کی روایتیں اور طریقہ کار ساری دنیا کے لیے ایک جیسے ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی بلحاظ مقام کے نہیں ہوتی۔ ان کو یہ ڈر نہیں لگتا کہ مغربی سائنس اور ٹیکنالوجی سے ان کا مخصوص کلچر تباہ ہو جائے گا وہ اپنی روایتوں کو اتنا حقیر اور کمزور جان کر ان کی توہین نہیں کرتے۔

میری رائے میں ضرورت اس کی ہے کہ سیاسی دولت مشترکہ کے بننے کا انتظار کیے بغیر اسلامی ممالک میں سائنس کی دولت مشترکہ بنائی جائے ایسی سائنسی دولت مشترکہ اسلامی سائنس کے شاندار ماضی میں موجود تھی جب وسط ایشیا کے رہنے والے ابو سینا اور البیرونی عربی ہی میں لکھتے تھے اور اس کو بالکل قدرتی بات سمجھتے تھے یا ان کے ہم عمر اور میرے طبیعاتی بھائی ابن الہیثم بغیر کسی اندیشہ کے خلفائے بنو عباس کی مملکت بصرہ سے ان کے

رقیب بنو فاطمہ کے زیر نگیں مصر چلے گئے تھے کہ باوجود ہر قسم کے اختلاف کے جس میں فرقہ وارانہ اختلاف بھی تھا وہاں انہیں عزت اور مرتبت ملے گی۔ یہ خیال رہے کہ اس زمانہ میں فرقہ وارانہ یا مذہبی اختلاف اتنے ہی شدید تھے جتنے کہ آج کل۔ اسلامی سائنس کی دولت مشترکہ کے لیے ضرورت ہے کہ شعوری طور پر اس کے لیے کوشش کریں اور اس کوشش میں ہم دونوں یعنی اہل سائنس اور اہل حکومت برابر کے شریک ہوں۔ آج کل ہم سائنسدانوں کی تعداد بہت کم ہے۔ بین الاقومی معیار کے ایک فیصد سے لے کر زیادہ سے زیادہ دس فیصد تک اور یہی حالت ہمارے ذرائع اور علمی سرمایہ کی بھی ہے۔ ضرورت اس کی ہے کہ ہم سب متحد ہو کر اپنے ذرائع کو ملائیں اور سب ایک جماعت بنا کر سائنس کے تحقیقاتی اداروں کو تمام اسلامی ممالک میں پورے نظم وضبط سے چلائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم حکومتوں کو اس پر آمادہ کریں کہ وہ ایک عرصہ کے لیے مثلاً پچیس برسوں کے لیے ہمیں خاص رعائتیں دیں جن کے سہارے ہمارے سائنسدانوں کو ایک محفوظ طبقہ سمجھا جائے اور وہ ملک کے سیاسی فرقہ وارانہ جھگڑوں سے الگ رکھے جائیں تاکہ وہ ایک امت العلم کی طرح کام کر سکیں بالکل اسی طرح جس طرح ماضی میں سائنس کی اسلامی دولت مشترکہ میں کام ہوتا تھا۔

آخر میں ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد عبدالسلام کے درجات میں اضافہ کرتا چلا جائے اور ہمیں ان کے علمی سفر کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح ہماری قوم کو علم دوست بنائے اور عقل سلیم عطا کرے۔ آمین۔

تجہیز و تکفین

تحریر: عبدالحق شاکر۔ لندن

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ترجمہ: اس صفحہ ہستی پر جو کچھ بھی ہے فنا ہونے والا ہے۔ اور صرف وہ بچتا ہے، جس پر تیرے جلال اور عزت والے خدا کی توجہ ہے۔ (سورۃ رحمٰن ۲۷،۲۸) یہ زندگی چند روزہ ہے آج نہیں تو کل ہمیں اس دنیائے فانی سے رخصت ہونا ہے۔ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا انجام بخیر ہو۔ آمین۔

قریب المرگ:

ا۔ بقضائے الٰہی کسی کی وفات کا وقت قریب آجائے تو اس کے پاس بیٹھ کر سورۃ یٰسین، کلمہ طیبہ، اور کلمہ شہادت پڑھنا چاہیے۔ ۲۔ جان نکلنے کے بعد میت کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر کے آنکھیں بند کر دینی چاہئیں۔ پاؤں کے دونوں انگوٹھے آپس میں باندھ دینے چاہئیں اور ایک مناسب کپڑا لے کر ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر سر کے اوپر باندھ دینا چاہئے۔ تاکہ مونہہ بند رہے۔ مرحوم کی خوبیاں بیان کرنی چاہئیں اور برائیوں کا ذکر نہیں کرنا چاہیے۔

بعد از وفات انتظامات:

وفات واقع ہونے پر ایسی خبر سن کر ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھنا چاہیے۔ جب کوئی وفات کا واقع پیش آئے تو فوری طور پر درج ذیل اقدام کئے جانے ضروری ہیں۔

ا۔ اپنے عزیز واقارب اور دوسرے اہم افراد کو اطلاع کریں۔ ۲۔ پولیس اور ٹاؤن کمیٹی (یعنی بلدیہ) کو اطلاع کریں تاکہ مستقبل میں فوت ہونے والے کی وفات کو ثبوت درکار ہو تو پولیس اور بلدیہ سے حاصل کیا جاسکے۔ ۳۔ اشیاء غسل: کفن، روئی (کاٹن) اور خوشبو کا انتظام کریں۔ تختہ غسل، صابن، دستانے، کافور، پاک اور صاف پانی، بالٹی مگ، ممکن ہو تو بیری کے پتے۔ ۴۔ غسل کی تیاری اور غسل کے لئے مناسب جگہ اور تابوت کا انتظام کریں۔ ۵۔ غمزدہ گھرانے کے لیے کھانے کا انتظام کریں۔ ۶۔ قبر کی تیاری کے لیے متعلقہ افراد کو بروقت اطلاع کریں۔ ۷۔ جنازہ کا وقت ڈاکٹر سے مشورہ کے بعد مقرر کریں اور تمام ضروری افراد کو اطلاع کریں۔

مسائل غسل:

میت کو غسل دینے کا فرض عزیز واقارب کو ادا کرنا چاہیے۔ مردانہ میت کو مرد اور زنانہ میت کو عورت نہلائے۔

ا۔ میت کو غسل دینے والا یا والی باوضو ہو۔ ۲۔ غسل کیلئے پانی میں بیری کے پتے ملانا مسنون ہے۔ ۳۔ غسل دینے والا دستانے پہن کر طہارت کروائے اور بعد میں دستانے ڈسٹ بن میں پھینک دے اور اگر دوبارہ ضرورت پڑے تو نئے دستانے پہن لے۔ ۴۔ میت سے کپڑے اتار کر ایک مناسب سائز کا صاف رومال گیلا کر کے مخصوص حصّہ پر ڈال دیں۔ ۵۔ غسل دینے

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

والا پہلے میت کے وہ اعضاء دھوئے جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں۔صاف گیلی روئی کی مدد سے ہونٹ اور دانت صاف کریں۔پھر صاف روئی کی مدد سے ناک صاف کریں اور پھر منہ دھوئیں۔پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں۔اس کے بعد داہنے پہلو کو اور پھر سارے بدن کو طاق بار دھوئیں۔مخصوص حصّہ پر کپڑا پڑا رہنا چاہیے۔۶۔عورت کی میت ہو تو بال کھول دیے جائیں۔۷۔غسل کے بعد میت کو (صاف سفید رنگ کا کپڑا) کفن پہنائیں۔۸۔میت کو غسل دینے کے بارے میں پہلا حق عزیزو اقارب کا ہے۔مجبوری کی صورت میں کوئی بھی غسل دے سکتا ہے۔ ۹۔عورت کی میت ہو تو خواتین کو غسل کے مسائل سے آگاہ کیا جائے۔

کفن، نمازِ جنازہ اور تدفین:

مردوں کیلئے کفن میں تین کپڑے رکھے جاتے ہیں۔چادر، ایک تہبند اور ایک کرتہ جبکہ عورتوں کیلئے ان کپڑوں کے علاوہ ایک سر بند اور ایک سینہ بند زائد ہوتا ہے۔

ایک مسلمان کی وفات پر فرض ہے کہ مرحوم کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔نماز جنازہ میں مرنے والے کیلئے مغفرت کی دعا کی جائے اور یہ میت کا حق بھی ہے۔اگر اندیشہ ہو کہ وضو کرتے کرتے نماز جنازہ ختم ہو جائے گی تو تیمّم کر کے نماز جنازہ میں شامل ہو جانا چاہیے۔میت کو سامنے رکھ کر امام کو نماز جنازہ (کھڑے ہو کر) پڑھانی چاہیے۔نماز جنازہ ہمیشہ کھڑے ہو کر پڑھنی یا پڑھانی چاہیے۔مقتدی ایک، تین یا پانچ طاق صفوں میں نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں۔نماز جنازہ میں رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا۔صرف چار تکبیریں ہوتی ہیں۔پہلی تکبیر میں ثناء اور تعوذ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھتے ہیں۔تیسری تکبیر کے بعد نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرتے ہیں۔بائیں طرف سلام پھیرنے کے ساتھ ہی ہاتھ کھلے چھوڑ دیے جاتے ہیں۔مرنے والا کسی دوسری جگہ فوت ہو چکا ہو تو حسب ضرورت نماز جنازہ غائب پڑھی جاسکتی ہے۔تاہم اسے معمول بنانا درست نہیں۔مرنے والا کسی دوسری جگہ فوت ہو چکا ہو تو حسب ضرورت نماز جنازہ غائب پڑھی جاسکتی ہے۔تاہم اسے معمول بنانا درست نہیں۔

حکم یہ ہے کہ لواحقین نماز جنازہ اور تدفین میں جس قدر ممکن ہو جلدی کریں۔مجبوری کی صورت میں ڈاکٹر سے مشورہ کے بعد انتظار کیا جاسکتا ہے۔قبرستان ساتھ جانے والے باری باری میت کو کندھا دیں۔اور زیر لب ذکر الٰہی اور مرحوم کے لئے مغفرت کی دُعا کرنی چاہیئے۔جنازہ قبرستان کی طرف ذرا تیز قدموں سے لے جانا چاہیئے۔قبر کشادہ اور گہری ہونی چاہیئے۔میت کو بغیر تابوت کے قبر میں لحد بنا کر دفن کرنا بہتر ہے۔تابوت کی صورت میں قبر کی لمبائی سات فٹ، چوڑائی تین فٹ اور گہرائی عموماً چار فٹ رکھی جاتی ہے لیکن مرنے والے کے قد اور جسمانی حالت کے پیش نظر تابوت اور قبر کی لمبائی، چوڑائی کم یا زیادہ کی جاسکتی ہے۔ میت کو احتیاط سے قبر میں اُتارتے وقت چادر کے بند کھول کر میت کا منہ ذرا قبلہ کی طرف جھکا دیا جائے اور یہ دُعا کی جاتی ہے: ترجمہ۔''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کے مذہب اور شریعت پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں'' (ترمذی)

ایک شخص جو وبائی مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہو گیا ہو اور اُس سے دوسروں کے بیمار ہونے کا اندیشہ ہو تو اُس کو اپنے کپڑوں میں بغیر غسل کے دفن کرنا جائز ہے۔شہید کو کفن پہنانا اور نہلانا ضروری نہیں۔خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی۔تدفین کے دوران مٹی ڈالتے وقت ہر ایک کو کُچھ نہ کُچھ حصہ لینا چاہیئے اور ساتھ یہ آیت پڑھنی چاہیئے: ترجمہ۔''ہم نے تمہیں اس مٹی سے پیدا کیا اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ نکالیں گے'' (سورۃ طٰہٰ 55)

قبر 'کوہان' دار ہو اور دفن کرنے کے بعد مرحوم کی مغفرت کے لئے ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا کرنی چاہیئے: ترجمہ۔''تم پر خدا کی سلامتی ہو اور اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔(ابو داوٗد) جنازہ آتے دیکھیں تو احتراماً کھڑے ہونا چاہیئے۔میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا ہو تو ڈیتھ سرٹیفکیٹ ساتھ ہونا بہتر ہے۔میت کے غم میں رونا پیٹنا اور نوحہ کرنا جائز نہیں صبر سے کام لینا چاہیئے البتہ غم میں آنسو نکل آئیں تو یہ فطری بات ہے۔مرحوم کی صرف خوبیاں بیان کرنی چاہیں اور صدقہ دینا چاہیے، تین دن سے زیادہ سوگ نہیں کرنا چاہیئے۔البتہ کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اُس کے سوگ کی مدت (عدت) چار مہینے اور دس دن ہے۔یعنی بلا اشد ضرورت گھر سے باہر نہ نکلے، خوشی کی تقریبات میں شامل نہ ہو اور صبر و شکر کے ساتھ ذکر الٰہی میں یہ دن گزارے۔

دُنیا کے مختلف ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں کو چاہیئے کہ کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ (یعنی وفات) پیش آنے سے پہلے ملکی قوانین کو جاننے کی کوشش کریں۔تاکہ ضرورت کے وقت کونسل، پولیس اور ادارہ صحت سے

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

مدد لی جاسکے۔میت ایک ملک سے دوسرے ملک لے جانی ضروری ہو تو ویزا اور ایئرٹکٹ کیلئے بروقت انتظام کرنا چاہئے۔

یہ دُعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جب بھی بُلائے ایمان کی حالت میں اپنے پاس بُلائے، خاتمہ بالخیر کرے۔

کھانے کے آداب (شگفتہ شاہین صاحبہ۔لندن)

عصر حاضر میں مہذب کہلانے والی دنیا سے تعلق رکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد کھانے پینے کے آداب سے ناواقفیت کی وجہ سے یا جانتے بوجھتے ہوئے ایسے کھانے کھا رہی ہے، کھانا ایسے طریقے سے پیٹوں میں ٹھونس رہی ہے اور اتنی زیادہ مقدار میں کھانا کھا رہی ہے کہ حیرت ہوتی ہے اور بعض اوقات جانورں کا کھانا پینا ایسے لوگوں کے کھانے پینے سے بہتر دکھائی دیتا ہے۔جہاں تک مغربی ممالک کا تعلق ہے تو ان ممالک میں خنزیر، شراب اور مضر صحت کچرا خوراکوں کا ستعمال عام ہے، چلتے پھرتے ہوئے کھانا پینا بھی معیوب نہیں سمجھا جاتا، ڈونر کباب اور کچرا خوراکیں بے ہودہ طریقے سے کھائی جاتی ہیں ان خوراکوں کو کھاتے ہوئے بعض لوگوں کے ہاتھ اور باچھیں سوس وغیرہ سے آلودہ ہوکر کریہہ منظر پیش کرتی ہیں۔ بہت زیادہ کھانے کی وجہ سے ان ممالک کے افراد موٹے ہوجانے کی وجہ سے خطرناک بیماریوں کا شکار ہورہے ہیں۔مغربی ممالک میں خوراک ضائع کرنا بھی قومی مزاج بن چکا ہے۔امریکہ میں ہرروز دو لاکھ ٹن سے زیادہ خوراک ضائع کردی جاتی ہے۔اور یورپ میں نوکروڑ ٹن سالانہ خوراک ضائع ہوتی ہے۔اس ضائع کردی جانے والی خوراک سے ڈیڑھ ارب افراد کی بھوک کا مداوا ہوسکتا ہے۔

مسلم ممالک میں بھی اسلامی آدابِ طعام کا خیال مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد نہیں رکھتی۔انتہائی مضر صحت کھانے شوق و رغبت سے کھائے جاتے ہیں، غلیظ پانی پیا جاتا ہے۔اہم تقریبات کے موقع پر کھانے پر اس طرح حملہ کیا جاتا ہے جس طرح درندہ اپنے شکار پر حملہ کرکے اسے چیر پھاڑ دیتا ہے، میزبان کو شرمندہ کرنے کے لئے کھانے کا بیجد ضیاع کیا جاتا ہے۔ چلتے پھرتے بے ہودہ طریقے سے کھانا پینا اور بے انتہا کھانا بھی مسلمانوں کی عادات میں بھی شامل ہوچکا ہے۔اسلامی آدابِ طعام وہ انمول خزانہ ہیں جنہیں اپنانے سے انسان نہ صرف جسمانی طور پر تندرست رہتا ہے بلکہ اخلاقی و روحانی طور پر بھی صحت یابی کی طرف گامزن ہوجاتا ہے۔چند اسلامی آدابِ طعام پیش خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: کھاؤ اور پیو لیکن ضائع مت کرو۔یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔الاعراف ۳۲۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قربانی میں سے کھاؤ اور فقیر مصیبت زدہ کو بھی کھلاؤ۔پھر فرماتا ہے: پس دیکھ کونسا کھانا اچھا ہے۔اسلامی تعلیمات میں پاک اور طیب کھانا کھانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

ہمارے حبیب آقا حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھے اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر **بسم اللّٰہ اولہ و اٰخرہ** پڑھ لے۔ایک حدیث میں ہے کہ اگر کسی چیز سے متعلق شک ہو کہ اس پر تکبیر پڑھی گئی ہے یا نہیں تو اللہ کا نام لے کر اسے کھایا جاسکتا ہے۔دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اپنے کھانے کو اللہ کے ذکر سے اور نماز سے گلاؤ اور کھانا کھا کر نہ سو جاؤ اس سے دل سخت ہو جاتے ہیں۔آداب طعام کے متعلق چند مزید احادیث نبوی ﷺ پیش ہیں۔۱۔تم پر تمہارے نفس کا حق ہے۔(بھوک محسوس ہو تو کھانا چاہیے)۲۔کوئی برتن آدمی کے پیٹ سے بڑھ کر برا نہیں اور اگر اس کو پُر کیے بغیر چارہ نہ ہو تو ثلث کھانے کے لیے، اور ثلث پینے کے لیے اور ثلث سانس لینے کے لیے رکھے اور کسی کھانے کا عیب نہ کریا ور نہ تعریف۔حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا اگر اشتہا ہوتی تو آپ ﷺ تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنے سامنے سے کھاؤ بیچ میں سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت بیچ میں نازل ہوتی ہے۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے کھانے کے کس حصے میں برکت زیادہ ہے ۔ اس لیے تمہیں چاہیے کہ کھاتے وقت برتن کو صاف کیا کرو۔ کھانا سادہ ہونا چاہیے اور کھانے کے برتنوں میں تکلف بھی اسلامی آداب طعام کے خلاف ہے اس ضمن میں حضرت ام سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص چاندی کے برتن میں پینے کی کوئی چیز پیتا ہے تو اس کا پینا اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھڑکائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کے لقمہ پر نظر نہ دوڑائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین کھانا وہ ہے جس میں زیادہ ہاتھ پڑیں۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ بدترین انسان وہ ہے جو تنہا کھائے، اپنے غلام کو مارے اور اپنے عطیہ کو روکے۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ بھائیوں کے ساتھ کھانا شفا ء ہے۔ ہمارے حبیب آقا ﷺ جب جماعت کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو سب سے آخیر میں کھانا کھانا ختم کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ ہثیم بن التیمان کے گھر تشریف لے گئے اور آپؐ کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے۔ انہوں نے کھجور اور دودھ سے تواضع کی۔ سب نے کھایا پیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کی نسبت تم سے پوچھا جائے گا ۔ اسلامی تعلیمات میں کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا ،لباس کو سمیٹ کر بیٹھنا، بائیں پاؤں پر بیٹھنا، بیٹھ کر کھانا، پانی بیٹھ کر اور تین سانسوں میں پینا، دائیں ہاتھ سے کھانا، تین انگلیوں سے کھانا، ہاتھوں کو آلودہ نہ کرنا، چھوٹے چھوٹے لقمے لینا اور چبا چبا کر کھانا، کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا، ضرورت سے زیادہ کھانا نہ کھانا، کھانا ضائع نہ کرنا، کھانا دسترخوان پر چن دیے جانے کے بعد انتظار نہ کرنا، حلال اور طیب خوراک کھانا، نماز کے اوقات کی حفاظت کرنا، کھانے کی دعوت کو رد نہ کرنا، مہمان کا وہاں بیٹھنا جہاں میزبان بٹھائے، کھانے کی دعوت پر وقت پر آنا اور کھانے کے بعد جلد رخصت ہو جانا، کھانے میں مشغول ہو کر وقت ضائع کرنا اور کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اور کلّی کرنا وغیرہ نہایت ضروری امر ہیں۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ آج کل جو ٹیلی ویژن پر لوگوں کے کیک اور کھانے پر وحشیانہ طور پر ٹوٹ پڑنے اور بے ہودہ طریق پر کھانے کے مناظر دکھائے جاتے ہیں یہ مناظر عوام کے اسلامی طریقہ طعام سے لا علمی اور غربت کی عکاسی کرتے ہیں۔ پاکستان میں بھوک نے لوگوں کو ایسی حرکات کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ایک مختصر افسانہ حالات کی سنگین صورت حال کو واضح کرنے کے لیے پیش ہے۔ ایک غریب فاقہ زدہ شخص کا بیٹا بھوک سے مر گیا، محلّہ والوں نے تجہیز و تکفین اور پر تکلف کھانے کا بھی انتظام کر دیا۔ چند روز کے بعد اس شخص کا دوسرا بیٹا بیمار پڑ گیا، اس شخص کی بھوک سے نڈھال بیٹی نے باپ سے پوچھا کہ ''ابا بھائی کب مرے گا؟''

یقیناً بھوک ایک نہایت اذیت ناک بیماری ہے اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو حلال اور طیّب کھانا اسلامی طریقے سے کھانے کے ساتھ ساتھ بھوکے ننگے عوام کی بھوک پیاس مٹانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خوشخبری

ہومیو فزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ''**خزینۃ الشفاء**'' کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ اس کتاب کے تین سو ستّر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیو پیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب '**امراض خواتین**' بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیو پیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔

کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔ موصوف کی دیگر تصنیفات **علماء سُو، وارثانِ ابو جھل** اور **سائبان** بھی دستیاب ہیں۔

Mob.07792998973 Tel. 020.36747909

E-mail. peshwltd@gmail.com

شعروادب

میر تقی میر

میر تقی نام اور میر تخلص تھا۔ والد کا نام محمد علی تھا جو نہایت پرہیزگار اور متقی انسان تھے۔ ان کی نیکی اور پرہیزگاری کی وجہ سے لوگ انہیں میر متقی کے نام سے یاد کرتے تھے۔ آپ کے آباء واجداد حجاز سے ہجرت کر کے دکن آئے تھے، کچھ عرصہ گجرات میں بھی قیام کیا پھر اکبر آباد آگرہ میں آباد ہو گئے۔ میر تقی میر ۱۷۲۲ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ میؔر کی والدہ آپ کی پیدائش کے بعد جلد ہی وفات پا گئیں۔ آپ کی پرورش آپ کے والد کے ایک مرید جنہیں آپ چچا کہا کرتے تھے سیّد امان نے کی۔ لیکن ابھی آپ نو دس برس کے ہی تھے کہ ان کی وفات ہو گئی اور ان کی وفات کے چند ماہ بعد ہی آپ کے والد بھی وفات پا گئے۔ یوں میؔر بے آسرا ہو گئے۔ سوتلے بھائی نے انہیں گھر سے نکال دیا۔

میر نے دہلی میں ایک نواب کی ملازمت کی وہ ایک جنگ میں مارے گئے۔ واپس آگرہ آنے پر بھائی نے مظالم کی انتہا کر دی۔ میر دوبارہ دہلی آ گئے اور اپنے خالو سراج الدین خان آرؔزو جو فارسی کے مسلم الثبوت استاد تھے کے ہاں قیام پذیر ہو گئے۔ ان کی صحبت میں آپ بہت جلد عمدہ شعر کہنے لگ گئے۔ سوتیلے بھائی کے بھڑکانے پر آرؔزو نے بھی انہیں گھر سے نکال دیا۔ محبت میں بھی ناکام ہوئے فرمایا

پھرتے ہیں میؔر خوار کوئی پوچھتا نہیں
اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی

ان حالات میں نواب حمام الدولہ نے ایک روپیہ یومیہ وظیفہ مقرر کیا۔ مگر میؔر کو اطمینان نصیب نہ ہوا۔ میؔر نے تمام عمر رنج والم اور تنگدستی میں گزاری، آخری عمر میں لکھنؤ گئے وہاں آپ کی شاعری کی دھوم مچ گئی۔ نواب آصف الدولہ نے ۳۰۰ سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔ زندگی آرام سے بسر ہونے لگی۔ اپنی طبیعت کی خودداری اور چڑچڑے پن کی وجہ سے نواب صاحب سے ناراض ہو کر علیحدہ ہو گئے۔ طبیعت میں خودداری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اس لیے نہایت مفلس ہو گئے۔ نوبت فاقوں تک پہنچ گئی پھر بھی بھول کر دربار کا رُخ نہ کیا۔ آخری تین سالوں میں جوان بیٹی اور بیوی کی موت نے صدمات میں مزید اضافہ کر دیا۔ ۱۸۱۰ء میں شاعری کا عظیم استاد اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

ہم کو شاعر نہ کہو میؔر کہ صاحب مَیں نے
رنج و غم کتنے کیے جمع تو دیوان ہوا

میؔر نے غزل، مثنوی، مرثیہ، قصیدہ اور رباعی مختلف اصناف سخن کو وسیلہ اظہار بنایا۔ واسوخت، مثلث اور مربع کی اصناف کو اردو میں رواج دینے کا سہرا میؔر کے سر ہے۔ غزل گوئی کے اعلیٰ مقام تک پہنچے جس کا بلند پایہ شعراء کرام نے اعتراف کیا ہے۔ میؔر کے متعلق ان کے ہمعصر شاعر مرزا محمد رفیع سوؔدا نے کہا ہے کہ

سودا تُو اس زمیں میں غزل در غزل ہی کہہ
ہونا ہے تجھ کو میؔر سے استاد کی طرح

میر تقی میر چوٹی کے شاعر تھے۔ ان سے بڑا شاعر شاید ہی پیدا ہو سکے۔ استاد ذوق نے کیا خوب کہا تھا

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

نہ ہوا پر نہ ہوا میرؔ کا انداز نصیب
ذوقؔ یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

غالبؔ کے درج ذیل دو اشعار نے میرؔ کی عظمت کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

ریختہ کے تم ہی استاد نہیں ہو غالبؔ
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میرؔ بھی تھا

غالبؔ اپنا تو عقیدہ ہے بقول ناسخؔ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میرؔ نہیں

میرؔ کے متعلق مولانا حسرت موہانی فرماتے ہیں۔

شعر اپنا بھی بہت خوب لیکن حسرتؔ
میرؔ کا شیوہ ء گفتار کہاں سے لاؤں

میرؔ اردو شاعری میں اپنے منفرد انداز سے بخوبی واقف تھے۔ میرؔ کہتے ہیں۔

سارے عالم پہ ہوں مَیں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

پڑھتے پھریں گے گلیوں میں ان ریختوں کو لوگ
مدت رہیں گی یاد یہ باتاں ہماریاں

میرؔ کے کلام میں سادگی، سلاست وروانی، بے ساختگی اور شائستگی جیسے عناصر کی فراوانی ہے۔ میرؔ کا شعر ہے۔

ہمارے آگے تیرا جب کسو نے نام لیا
دِل ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

میرؔ کے اشعار میں سوز وگداز اور درد پایا جاتا ہے، وہ اپنی مایوسیوں اور ناکامیوں کو اپنے اشعار میں بیان کرتے ہیں۔

مستقل روتے ہی رہیے تو بجھے آتشِ دِل
ایک دو آنسو تو اَور آگ لگا جاتے ہیں

میرؔ فرماتے ہیں۔

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دُعا کر چلے
شفا اپنی تقدیر ہی میں نہ تھی
کہ مقدور تک تو دوا کر چلے

جانے کا نہیں شور سخن کا مرے ہرگز تا حشر جہاں میں مرا دیوان رہے گا

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

اگر آتا نہ ہو انکار پڑھنا — کبھی اس عہد کے اخبار پڑھنا
تم اپنا جھوٹ خود پڑھ کر سنا دو — ہمیں آتا نہیں سرکار پڑھنا
وفا کے جرم میں اہلِ وفا کو — کبھی باغی ، کبھی غدّار پڑھنا
خدائی کا اگر دعویٰ کیا ہے — دلوں کو بھی بتِ عیّار! پڑھنا
یہی تو جھلک ہے صبحِ ازل کی — کسی چہرے کو پہلی بار پڑھنا
میں مل کر آ رہا ہوں اک حسیں سے — مجھے اے آئنہ بردار! پڑھنا
مرا غم بن گیا ہے شہر کا غم — مرے غم کو مرے غمخوار! پڑھنا
مری فردِ عمل سب سے چھپا کر — مرے سیّد ، مرے ستّار! پڑھنا
مھی چاروں طرف لکّھے ہوئے ہو — مرے دل کے درودیوار پڑھنا
بدل جائے گا مضطؔر ! میرا مفہوم — کبھی مجھ کو نہ اتنی بار پڑھنا

چوہدری محمد علی مضطؔر

کس طرف لوگ بڑھے ہیں مجھے معلوم نہیں — ہوش بھی ساتھ لئے ہیں مجھے معلوم نہیں
ہاتھ سے ہاتھ ملاتے تو سبھی کو دیکھا — دِل سے کچھ دِل بھی ملے ہیں مجھے معلوم نہیں
یہ تو سُنتے ہیں کہ صحرا میں بھی آئی ہے بہار — کِس قدر پُھول کِھلے ہیں مجھے معلوم نہیں
کونپلیں پُھوٹی ہیں پیڑوں میں کبھی کی لیکن — خشک پتّے بھی جھڑے ہیں مجھے معلوم نہیں
یہ خبر ہے کہ خرابات پہ چھائی ہے گھٹا — رِند ، ساقی سے بِھڑے ہیں مجھے معلوم نہیں
رات کچھ شور تو اُٹھا تھا چمن سے لیکن — آشیاں کتنے جلے ہیں مجھے معلوم نہیں
اِس تمنا میں کہ اعجازِ مسیحا دیکھیں — شہر بیمار ہوئے ہیں مجھے معلوم نہیں
جو تِری چشمِ عنایت کے طلبگار نہ تھے — وہ بھی خوشحال رہے ہیں مجھے معلوم نہیں
سَر تو جُھکتے ہیں شب و روز خدا کے آگے — یوں کبھی دِل بھی جُھکے ہیں مجھے معلوم نہیں
کون لایا ہے مبشّر یہ غزل کا خاکہ — کس نے یہ رنگ بھرے ہیں مجھے معلوم نہیں

مبشّر راجیکی

جوانی (مرسلہ انا ثمرین صاحبہ بحوالہ ملفوظات)

جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صد ہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

آنکھ ہے اشک بار ویسے ہی   دِل ہے کچھ بے قرار ویسے ہی
تم نہ آؤ گے جانتا ہے دل   پھر بھی ہے انتظار ویسے ہی
کس مسیحا نفس کو دیکھا ہے   آ گیا ہے قرار ویسے ہی
کوئی الزام ہو ہمیں دے دو   ہم پہ ہیں بے شمار ویسے ہی
ہم بھی دُشمن ضرور رکھتے ہیں   ایک دو تین چار ویسے ہی
حال اس نے بھی یونہی پوچھا تھا   ہم بھی روئے تھے یار ویسے ہی
کوئی تہوار ہے نہ موقع ہے   آ کے مل جاؤ یار ویسے ہی
آؤ کچھ دیر مسکرائیں ہم   دُکھ تو ہیں بے شمار ویسے ہی

مبارک صدیقی سروشؔ

بلندیوں سے گریں تو ٹوٹیں نہ خواب کیسے   رہ طلب میں سوال کیسے ، جواب کیسے
یہ زندگی کتنی غیر محفوظ ہو گئی ہے   یہ قاتلوں نے پہن لیے ہیں نقاب کیسے
سفید ہوتا ہے خون کس طرح آدمی کا   عزیز رشتوں کے بند ہوتے ہیں باب کیسے
بتانا ممکن نہیں کہ صحرا کی وسعتوں میں   لپٹ کے پیروں سے چیختے تھے سراب کیسے
ملا ہوا ہے تمہارا قانون مجرموں سے   کرو گے غارت گروں کا تم احتساب کیسے
تمہیں خبر ہے کہ ہم غریبوں کی بستیوں میں   غروب ہوتے ہیں عمر کے آفتاب کیسے
نظام زر قتل آدمیت کا مرتکب ہے   جو یہ نہ بدلا تو آئے گا انقلاب کیسے
خزاں کو بھی مات دے کے رکھ دی ہے اس گھٹن نے   کِھلیں گے دوزخ کی اس تپش میں گلاب کیسے
ہجوم فاقہ کشاں تھا ، تم تھے ، کتابِ جاں تھی   مَیں کرتا اس کا تمہارے نام انتساب کیسے

سرور ارمانؔ

پرانے خشور (نبی)

اقبالؔ جب برطانیہ روانہ ہوئے تو وہ بمبئی کے انگلش ہوٹل میں ٹھہرے۔اس ہوٹل کے منتظم اعلیٰ کے متعلق اقبالؔ لکھتے ہیں کہ یہاں کا ایک منتظم ایک پارسی پیر مرد ہے جس کی شکل سے اس قدر تقدس ظاہر ہوتا ہے کہ دیکھنے والے کو ایران کے پرانے خشور (نبی) یاد آ جاتے ہیں۔دکانداری نے اس کو ایسا عجز سکھا دیا ہے کہ ہمارے بعض علماء میں باوجود عبادت اور مرشدِ کامل کی صحبت میں بیٹھنے کے بھی ویسا انکسار پیدا نہیں ہوتا۔

فقیر بن کر تم ان کے در پر ہزار دھونی رما کے بیٹھو
اے ان کی محفل میں آنے والو، اے سود وسودا بتانے والو
بہت جتاتے ہو چاہ ہم سے، مگر کرو گے نباہ ہم سے؟
جنوں پرانا ہے عاشقوں کا، جو یہ بہانہ ہے عاشقوں کا
ہمیں دکھاؤ نہ زرد چہرا، لیے وحشت کی گرد چہرا
جنابِ انشاؔء یہ عاشقی ہے، جناب انشاؔء یہ زندگی ہے

جبیں کے لکھے کو کیا کرو گے، جبیں کا لکھا مٹا کے بیٹھو
جو ان کی محفل میں آکے بیٹھو تو ساری دُنیا بُھلا کے بیٹھو
ذرا ملاؤ نگاہ ہم سے، ہمارے پہلو میں آ کے بیٹھو
تو اِک ٹھکانا ہے عاشقوں کا، حضور، جنگل میں جا کے بیٹھو
رہے گا تصویرِ درد چہرا جو روگ ایسے لگا کے بیٹھو
جناب انشاؔء جو ہے یہی ہے، نہ اس سے دامن چھڑا کے بیٹھو

ابن انشاؔء

کس کو دِلدار کہیں، کس کو دِل آزار کہیں
دَور یہ وہ ہے، کہ اربابِ شعور و دانش
آج کے لوگ تو لفظوں کے بدل کر مفہوم
سخت دشوار ہے پتّھر کو گُلِ تر کہنا
وہ بصارت کی کمی ہے، کہ بصیرت زدہ لوگ
جُرم جس طرح پسِ پردہ در ہوتے ہیں
وہ جو منصور کے سینے پہ سزا بن کے گرا
کب تک اے قوم! یہ حالات کے مارے شاعر

جب ہر انسان کو ہم پیار کا شہکار کہیں
حُسن کا نام نہ لیں، عشق کو آزار کہیں
ہجر کو وصل کہیں، دشت کو گلزار کہیں
ہاں، جو مجبور ہیں کہنے پہ، وہ ناچار کہیں
دُھوپ میں تپتے ہوئے دن کو شبِ تار کہیں
لوگ اس دَور میں سچ بھی پسِ دیوار کہیں
ہم تو اس پھول کی پتّی کو بھی تلوار کہیں
دن کو مصلوب رہیں، رات کو اشعار کہیں

احمد ندیؔم قاسمی

بسم اللہ

جوش ملیح آبادی (پیدائش ۱۸۹۶ء) اپنی بسم اللہ کا حال کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: اس موقع پر کیا کیا رسمیں ہوئی تھیں بالتفصیل یاد نہیں ہیں۔ بس اسی قدر خیال ہے کہ کم عمری میں میری بسم اللہ ہوئی تھی۔ چاندی کی تھالی میں سونے کی دوات۔ سونے کے خول کا قلم اور قرآن مجید میرے سامنے رکھا گیا تھا اور میرے اولین معلم مولوی نیاز علی خاں نے مجھ سے کہا تھا میاں صاحب زادے کہیے۔ بسم اللہ کے بعد حاضرین کے گلوں میں ہار ڈالے گئے تھے اور مٹھائی تقسیم کی گئی تھی۔ دادا میاں بھی موجود تھے جنھوں نے با آواز بلند یہ مصرع پڑھا تھا۔ **قلم گوید کہ من شاہ جہانم**۔ اسی رات کو زنانے میں ڈومنیوں کا گانا اور مردانے میں طوائفوں کا مجرا ہوا تھا۔ ۔ اور مَیں دولھا بنا کر بیچ میں بٹھا دیا گیا تھا۔

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

محبت کی دُنیا میں مشہور کر دوں
مِرے سادہ دِل ، تجھ کو مغرور کر دوں

ترے دِل کو مِلنے کی خود آرزُو ہو
تجھے اس قدر غم سے رنجُور کر دوں

مجھے زندگی دُور رکھتی ہے تجھ سے
جو تُو پاس ہو تو اِسے دُور کر دوں

محبت کے اِقرار سے شرم کب تک
کبھی سامنا ہو تو مجبُور کر دوں

یہ بے رنگیاں کب تک ، اے حُسن رنگیں
اِدھر آ ، تجھے عشق میں چُور کر دوں

تُو گر سامنے ہو تو مَیں بے خودی میں
ستاروں کو سجدے پہ مجبُور کر دوں

سیہ خانہ ءِ غم ہے ساقی ، زمانہ
بس اِک جام اور نُور ہی نُور کر دوں

نہیں زندگی کو وفا ورنہ اخترؔ
محبت سے دُنیا کو معمُور کر دوں

اخترؔ شیرانی

ہونٹوں پہ کبھی اُن کے مِرا نام ہی آئے
آئے تو سہی برسرِ الزام ہی آئے!

حیران ہیں ، لب بستہ ہیں ، دِلگیر ہیں غُنچے
خوشبُو کی زبانی ترا پیغام ہی آئے

لمحاتِ مسرّت ہیں تصوّر سے گریزاں
یاد آئے ہیں جب بھی غم و آلام ہی آئے

تاروں سے سجا لیں گے رہِ شہرِ تمنّا
مقدور نہیں صبح ، چلو شام ہی آئے

کیا راہ بدلنے کا گِلہ ہم سفروں سے!
جس رَہ سے چلے تیرے در و بام ہی آئے

تھک ہار کے بیٹھے ہیں سرِ کُوئے تمنّا!
کام آئے تو پھر جذبہ ناکام ہی آئے

باقی نہ رہے ساکھ اداؔ دشتِ جنوں کی
دِل میں اگر اندیشہ ءِ انجام ہی آئے

اداؔ جعفری

نمائندگان ادارہ پیشوا

رانا مبشر محمود جرمنی(ہیمبرگ)(004917631382750)راشد محمود ڈنمارک(کوپن ہیگن)(004541900556)

محمد افضل امریکہ(نیویارک)(0017183765455) لقمان احسن امریکہ(نیوجرسی)(0019738827595)

محمد عادل رشید پاکستان (0049403191628) فیضان چیمہ برطانیہ(لندن) (07428558809)

محمد اکرم برطانیہ(برمنگھم)(00441283530905) عبدالمغنی برطانیہ(مورڈن سرے)(07506949263)

E.Mail. Peshwaltd@gmail.com

مخمس

جب تری شمشیر سے کتنے ہی سر اڑ جائیں گے
رنگ سب کے باعثِ خوف و خطر اُڑ جائیں گے
ہم نہیں وہ جن کے اوساں دیکھ کر اُڑ جائیں گے
اور تو دھمکی میں اے بیداد گر اُڑ جائیں گے
پر نہیں ٹلنے کے ہم ٹکڑے اگر اُڑ جائیں گے

ہمصفیرو اب تو مَیں پھندے میں اس کے پڑ چکا
لاکھ پھڑکوں پر نہیں ممکن کہ اس سے ہوں جُدا
پوچھو اس ظالم سے تو مقراض ہے کیا ڈھونڈتا
پَر کترنے کا میرے صیّاد کو ہے فکر کیا
دام ہی کی کشمکش سے میرے پَر اُڑ جائیں گے

صبح گلشن میں صبا تیرا اگر ہووے گزر
کہیو بلبل سے ذرا اتنا کہ اے شوریدۂ سر
کر رہی ہے چہچہے کیا شاخ گُل پر بیٹھ کر
یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اُڑ جائیں گے

بہادر شاہ ظفرؔ

عظیم ترین خالق

ایتھنز میں پیدا ہونے والے عظیم دانشور سقراط (۴۶۹ ق م) نے کہا ہے کہ آئینہ ہر روز دیکھا کرو۔ اگر صورت خراب دکھائی دے تو بُرے کام ترک کردو تا کہ وہ برائیاں تمہارے اندر جمع ہونے نہ پائیں جو انسان کی صورت اور سیرت دونوں کو برا بنا دیتی ہیں۔ تصویر تو اپنے مصور کی عظمت کا آئینہ ہوتی ہے۔ اور سوچو کہ اس خوبصورت ترین کائنات کا خالق کتنا عظیم ہوگا۔

متفرقات

کفر کا قتلِ عام زمیں پر دیکھیں گے　　چاروں طرف اسلام زمیں پر دیکھیں گے
فرعون و شداد کو ہم نے دیکھا ہے　　تیرا بھی انجام زمیں پر دیکھیں گے
فطرت میں تم پھیر نہیں کر پاؤ گے　　گیدڑ کا دل شیر نہیں کر پاؤ گے
چاہے جتنے جھوٹ کے نیزے مارو تم　　سچائی کو زیر نہیں کر پاؤ گے

واحدؔ انصاری

بھنور میں رہ کے کنارے تلاش کرتا ہے　　زمین پہ کون ستارے تلاش کرتا ہے
وہ کیا ندیمؔ کوئی انقلاب لائے گا　　جو ہر قدم پہ سہارے تلاش کرتا ہے

ندیمؔ شاد

سوچ کی زمینوں پر راستے جدا ہوں تو　　دور جا نکلنے میں دیر کتنی لگتی ہے

فرحتؔ عباس شاہ

سمیٹے جا چکے ہیں سارے مہرے　　بساط حکمرانی رہ گئی ہے

نذیر قیصرؔ

وہ بادشاہ ہوں،گھوڑے ہوں،فیل ہوں کہ وزیر　　اگر کوئی غور سے دیکھے تو محض پیادے ہیں

امجد اسلام امجدؔ

اگر جراحت قاتل سے بخشوا لائے　　تو دِل سیاست چارہ گراں کی نذر ہوا

فیض احمد فیضؔ

انقلاب آ رہے ہیں اسدؔ　　جانے کیا ہو گا تاجداروں کا

اسدؔ

اپنے کبھی کے رنگ محل میں جو ہم گئے　　آنسو ٹپک پڑے در و دیوار دیکھ کر

جوشؔ ملیح آبادی

انسان

شیکسپیر نے فرمایا ہے کہ انسان نے خود کو حالات کا غلام بنا دیا وہ حالات کو اپنا غلام نہیں بنا سکا۔ انسان روتا ہوا پیدا ہوتا ہے، شکائیتیں کرتے ہوئے جیتا ہے اور اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ناکام ہوتا ہے۔

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

اہم اعلان

دُکھی دُنیا کے دُکھی چہرے میں بھر دیں رونق — ایسی خُوشبُو کوئی اب پیار کی ایجاد کریں

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیرٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو وہیل چیئرز مہیا کرتی ہے۔ اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔ سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے۔ اگر آپ غریبوں، بے بسوں، بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل اکاؤنٹ میں اپنے عطیات جمع کروائیں۔ (نئی اور پرانی وہیل چیئرز بھی عطیہ کی جاسکتی ہیں)

PESHWA LTD.

Account # :(Barclays Bank): 90730343 Sort Code: 208420

برائے مہربانی اپنے چیک پیشوا لمیٹڈ کے نام سے ارسال فرمائیں۔

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

E-mail. peshwaltd@gmail.com : Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

حکمت کی باتیں

حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ، فرشتے، پہاڑ پر چیونٹیاں اور پانی میں مچھلی بھی اس شخص پر رحمتیں بھیجتے ہیں جو دوسروں کو مفید علم سکھاتا ہے۔

حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ علم حاصل کرو اور لوگوں تک پہنچاؤ۔

رسول اللہ ﷺ کا ہی ارشاد گرامی ہے کہ بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچائے۔

عربوں کے دستور کے مطابق بعض اوقات عورتیں بھی جنگوں میں آ جاتی تھیں۔ ایک دفعہ کوئی عورت مسلمانوں کے ہاتھ سے اتفاقاً ماری گئی، آپ نے جب عورت کی

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

لاش دیکھی تو آپ کو سخت تکلیف ہوئی۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ اس وقت غصہ کی وجہ سے آپ ؐ کا چہرہ اتنا متغیر تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا، آپ ؐ نے فرمایا یہ ظلم کس نے کیا ہے؟ اس بات کا صحابہؓ پر اتنا اثر تھا کہ ایک جنگ میں ایک صحابیؓ لڑتے لڑتے ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے کہ ایک ہی حملہ سے دشمن کو شکست دے سکتے تھے لیکن جونہی آپؓ نے حملہ کرنا چاہا سامنے سے ایک عورت آ گئی انہوں نے جھٹ اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور اس بات کی پرواہ نہ کی کہ اس میں میرا نقصان ہو جائے گا۔ کسی نے ان سے پوچھا یہ آپ نے کیا کیا کہ ایسے اچھے موقع پر پہنچ کر آپ حملہ کرنے سے باز رہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سُنا ہوا ہے کہ عورت پر ہاتھ اُٹھانا سخت ظلم ہے۔

(تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۱۳۴ مطبوعہ بیروت ۱۹۸۷ء)

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نزع روح کے عالم میں نوشیروان نے ھرمز سے کہا کہ درویشوں کی دلداری کا بھی خیال رکھو صرف اپنے آرام و راحت کی فکر میں نہ رہیو۔ اگر تُو صرف اپنی آسائش کا طلبگار رہا تو پھر تیری مملکت میں کسی شخص کو آرام نصیب نہیں ہو گا۔ عقلمند آدمی یہ بات کب پسند کرے گا کہ بھیڑیا تو بھیڑوں میں گھسا ہوا اور چرواہا سو رہا ہو۔ جا اور حاجتمندوں، فقیروں کی نگہبانی کر کہ بادشاہ رعایا کی بدولت ہی تاجدار بنتا ہے۔ رعایا جڑ کی مانند ہے اور بادشاہ درخت۔ اے بیٹا! درخت جڑ سے ہی مظبوط ہوتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے رعایا کا دل نہ دکھا اور اگر تُو ایسا کرے گا تو گویا اپنی جڑوں کو کھوکھلا کرے گا۔

حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک مرتبہ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اس امام نے پوچھا حضرت آپ کام کاج تو کچھ کرتے نہیں روٹی کہاں سے کھاتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا "ذرا ٹھہرو مجھے نماز لوٹا لینے دو جو میں نے تمہارے پیچھے پڑھی ہے کیونکہ جس امام کو یہ پتہ نہ ہو کہ رزاق کون ہے؟ اس کی اقتداء جائز نہیں۔

دیوبندی مولوی محمود الحسن لکھتے ہیں:۔

رہا فتووں کا قصہ، تو ایک مرتبہ حضرت گنگوہیؒ (مولوی رشید احمد گنگوہی) کے یہاں اِس کا تذکرہ تھا۔ اہل علم متعدد تھے۔ فلاں شخص نے فتویٰ دیا فلاں کے خلاف۔ فلاں شخص نے فتویٰ دیا فلاں کے کُفر کا۔ تھوڑا وقت اِس میں خرچ ہوا۔ حضرت گنگوہیؒ بولے کا ہلے میں آپ لوگ لگ رہے ہیں؟ قیامت میں جو بخشش ہو گی، تمہارے فتووں سے پوچھ پوچھ کر نہیں ہو گی۔ جس کی بخشش کا فتویٰ دو اس کی بخشش ہو اور نہ فتویٰ دو تو نہ ہو۔ ایسا نہیں ہو گا۔ ایسے بھی لوگ ہوں گے جن کو تم پکّا کافر کہتے ہو۔ خُدا کی قسم! کھلے جنّت میں جائیں گے وہ ایسی بخشش ہو گی۔ تم اُن کو فتویٰ دیتے ہو کُفر کا، پکّا کافر بتاتے ہو، حالانکہ وہ کھلے جنّت میں جائیں گے۔

(خطبات اکابر جلد اول صفحہ ۲۳۳ تا ۲۳۶ ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان اشاعت جولائی ۱۹۹۸ء)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے اپنی اُمّت پر اُن منافقوں کا خطرہ ہے جن کا کلام حکیمانہ اور ظالمانہ ہو گا۔

(مشکوٰۃ، بحوالہ فتنہ طاہری کی حقیقت از قاری محبوب رضا خان)

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

RH Dream Events Ltd.

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes.Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani. Sub Continent.We can offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service,a simple Buffet,Multi dish or Karahi Stand service.We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget.A bespoke tailor made Menu can be made upon request.

The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:

Our Gold pakage includes

☆ Authentic Asian Catering
☆Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
☆Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
☆Cutlery Crockery & Glassware
☆Linen Tableclothes & Napkins
☆Professional Uniformed Waitress Staff
☆Event Manager & Wedding coordinator
☆All Serving Utensils
☆Chefs ansite
☆Kitchen Staff & Porters
☆Complete Peace of mind

For further assistance please contact: Tel : 02036747909 Mob: 07792998973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

مسجد ضرار (تحریر: رانا محمد حسن خاں)

ایم کیو ایم کے کرتا دھرتا جناب الطاف حسین کے اس بیان کے بعد کہ اسلام آباد میں بنی لال مسجد کو گرا دینا چاہیے کیونکہ یہ مسجد، مسجد ضرار بن چکی ہے۔ پاکستانی سیاسی لیڈروں اور مذہبی لیڈروں میں ہیجانی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ الطاف حسین صاحب کے بیان کے بعد مولوی حضرات کی جانب سے کیا کیا کہا گیا ہے:۔

الطاف حسین نے لال مسجد کو مسجد ضرار کہا۔ مسجد ضرار میں تو اسلام کے خلاف سازشیں ہوتی تھیں۔ لال مسجد میں اسلام کے خلاف کوئی سازش نہیں ہوئی۔ الطاف حسین بہتر ہے توبہ کر لیں۔ مولانا سمیع الحق۔ اسلام آباد کی لال مسجد کسی ایک شخص کی نہیں۔ وہ سی ڈی اے کی مسجد ہے۔ الطاف حسین کو اپنا بیان واپس لینا ہو گا۔ حافظ حسین احمد۔ کسی بھی مسجد کو ہرگز گرایا نہیں جا سکتا۔ شاہ محمد اویس نورانی۔ مسجد کو گرانے کا حکم تو یہودیوں کا ہے۔ مسجد ضرار منافقین کا اڈہ تھا۔ الطاف حسین اپنے بیان پر توبہ استغفار کریں۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک۔ مسجد کو گرانے کی خواہش بے دین اور ملحد لوگوں کا شیوہ ہے۔ الطاف حسین کے دین اور شریعت سے تو پوری دنیا واقف ہے کہ وہ کتنے مسلمان اور کتنے انسان دوست ہیں۔ سابق رکن اسمبلی پرنسپل مولانا شاہ عبدالعزیز لال مسجد، اللہ کے گھر کو گرانا اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ الطاف حسین ابراہہ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ مولانا حفیظ الرحمان فیض۔ لال مسجد کو

مسمار کرنے اور جلانے کی بات کر کے الطاف حسین عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں۔ مساجد اور مدارس کے خلاف اس کا موقف یہود و نصاریٰ کا ایجنڈا ہے۔ جس مقام پر ایک مرتبہ مسجد تعمیر ہو جائے وہ مقام مسجد کے لیے ہی مخصوص ہو جاتا ہے۔۔ مسجد گرانے کا بیان کوئی گمراہ ہی دے سکتا ہے۔ مولانا شفیق الرحمان۔ جید علماء اور مفتیان کرام کا کہنا ہے کہ کعبہ کی بیٹی لال مسجد کو شہید کرنے کے مطالبے اور اسے مسجد ضرار کہنے پر الطاف حسین کو اللہ تعالیٰ سے توبہ اور مسلمانوں سے معافی مانگنی چاہیے۔ الطاف کا دماغ شیطانی دماغ ہے کیونکہ شیطان صفت دماغ ہی مساجد اور مدارس کے بارے میں ایسی لغو گفتگو کر سکتا ہے۔ مسجد ضرار ایک ہی تھی، جسے مسمار کرنے کا حکم اللہ نے دیا تھا۔ پوری اسلامی تحریک میں مسجد ضرار جیسا کوئی واقع پیش نہیں آیا۔ کفیل بخاری کسی بھی مسجد کو جلانے کی بات کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ وفاق المدارس العربیہ کے مولانا حنیف جالندھری۔ کسی مسجد کا ضرار ہونا یا نہ ہونا، وحی کے ذریعے ہی معلوم ہو سکتا تھا اور وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ اس لیے کسی انسان کے پاس اب اختیار نہیں ہے۔ لال مسجد تمام مکاتب فکر کے اتحاد اور اتفاق کا مظہر رہی ہے۔ مفتی طاہر مکی و دوست محمد۔ ان بیانات کے ساتھ ہی یہ خبر بھی چھپی ہے کہ لال مسجد سے ملحق مولانا

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

عبدالعزیز کے مدرسے غازی عبدالرشید میں سرچ آپریشن کے دوران چار افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا۔ مدرسہ سے جہادی لٹریچر بھی برآمد ہوا ہے۔

اب دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسجد ضرار اور اسلامی مساجد کے بارے میں کیا ارشاد فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں فرماتا ہے :۔ اور وہ لوگ جنہوں نے تکلیف پہنچانے اور کفر پھیلانے اور مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور ایسے شخص کو کمین گاہ مہیا کرنے کے لیے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے ہی لڑائی کر رہا ہے ایک مسجد بنائی ضرور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے تھے جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ تُو اس میں کبھی کھڑا نہ ہو۔ یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو زیادہ حقدار ہے کہ تُو اس میں (نماز کے لیے) قیام کرے۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ وہ پاک ہو جائیں اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔ پس جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ اور (اس کی) رضا پر رکھی ہو کیا وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلے ڈھے جانے والے کنارے پر رکھی ہو۔ پس وہ اسے جہنم کی آگ میں ساتھ لے گرے۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ان کی عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں شکوک پیدا کرتی رہے گی۔ سوائے اس کے کہ ان کے دل (اللہ کی خشیت سے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ (سورۃ توبہ آیات ۱۰۷ تا ۱۱۰)

قرآن کریم کی ان مقدس آیات کو ذہن میں رکھتے ہوئے لال مسجد کے متعلق چند دانشوروں کے درج ذیل بیانات پر غور فرمائیں:۔

جناب مظہر برلاس صاحب فرماتے ہیں کہ مسجد ضرار جسے خود نبی پاک ﷺ نے مسمار کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ حکم صرف اس لیے دیا گیا تھا کہ اس مسجد میں بیٹھ کر لوگ اسلام کے خلاف سازشیں کرتے تھے۔ بدقسمتی سے آج پاکستان میں کوئی ایک مسجد ضرار نہیں بلکہ کئی مساجد ہیں، بہت سی مساجد قبضے کی جگہوں پر ہیں۔ اسلام کے نام نہاد خدمت گزاروں کی خدمت میں ایک حقیر سے مسلمان کی گزارش ہے کہ نبی پاک ﷺ نے قبضے کی جگہ پر سجدے کو ناجائز قرار دیا تھا۔ کیا یہ لوگ، لوگوں کے ساتھ ظلم نہیں کر رہے کہ لوگوں کے سجدے قبضے کی جگہوں پر کروا رہے ہیں۔ (چہرہ ۲۳ دسمبر ۲۰۱۴ء جنگ لندن)

محترم وجاہت محمود صاحب فرماتے ہیں کہ ملک کی بعض مسجدوں کی طرح لال مسجد اور اس سے ملحقہ مدرسوں نے دارالحکومت کی سرکاری زمین پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ یہ سرکاری زمین واگزار کرائی جائے۔ (۲۳ دسمبر ۲۰۱۴ جنگ)

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے ادارہ پیشوا کا اتفاق ضروری نہیں ہے

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

اسلام آباد کی لال مسجد اور جامعہ حفصہ ایک دن میں پیدا نہیں ہوئے۔ ضیاء الحق کے زمانے سے یہ انتہا پسندوں کا کا مرکز بننا شروع ہو گئے تھے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن نے بچوں کی لائبریری کے لیے CDA سے جو زمین حاصل کی تھی اس پر بھی جامع حفصہ کے کارندوں نے قبضہ کر لیا مگر حکومت خاموش رہی۔ احمد فرازؔ شور مچاتا مر گیا مگر کسی نے اس کی نہیں سنی۔ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے کارندے اسلام آباد کے بازاروں اور محلوں میں دہشت پھیلاتے پھرے۔ یہ ریاست کے باغی ہیں۔(مسعود اشعر۔آئینہ ۲۳ دسمبر ۲۰۱۴ء)

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایسی مساجد جن کی تعمیر قبضے کی زمین پر کی گئی ہو وہ تقویٰ جیسی خوبصورت اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ بنیاد پر پہلے دن سے قائم ہوسکتی ہیں؟ کیا ایسی مساجد کسی کو پاک کر سکتی ہیں جن کی بنیاد تقویٰ کی بجائے قبضے کی زمین پر رکھی گئی ہو۔ یقیناً وہ تمام مساجد جن کی بنیادیں قبضے کی زمینوں میں ہیں کھوکھلی اور ڈھے جانے والے کنارے پر ہیں۔ علیم و خبیر ربّ کائنات، اسلامی اور ایسی ہی مساجد کے متعلق فرماتا ہے کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ اور (اس کی) رضا پر رکھی ہو کیا وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلے ڈھے جانے والے کنارے پر رکھی ہو۔ پس وہ اسے جہنم کی آگ میں ساتھ لے گرے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ زمین میرے لیے پاکیزگی کا ذریعہ اور مسجد بنائی گئی ہے۔(مسلم) حضرت انسؓ سے منسوب ایک روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو جہاں نماز کا وقت آجاتا آپؐ وہیں نماز پڑھ لیتے۔ آپؐ بھیڑ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے۔ پھر آپؐ نے مسجد (کی تعمیر) کا ارشاد فرمایا۔ پھر آپؐ نے بنی نجار کے سرداروں کو بلایا۔ وہ آئے تو آپؐ نے فرمایا: اے بنی نجار! اپنے اس احاطہ کی قیمت مجھ سے طے کر لو۔ انہوں نے عرض کیا نہیں نہیں اللہ کی قسم! ہم صرف اللہ سے اس کی قیمت کے طلب گار ہیں۔(مسلم کتاب المساجد) ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر تقویٰ کی بنیاد پر مسجد کی تعمیر ممکن نہ ہو تو نماز کہیں بھی زمین پر جسے مسجد کہا گیا ہے پڑھی جاسکتی ہے۔ قبضے کی زمین پر مساجد بنانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

مسجدوں میں عبادت کی جاتی ہے اور مدرسوں میں عبادت کے طریقے سکھائے جاتے ہیں۔ نماز برائیوں سے روکتی ہے اور مدرسہ ان برائیوں کو اجاگر کرتا ہے مثلاً بتایا جاتا ہے جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، امانت میں

ضروری بات

مقدس آیات کریم و احادیث نبویؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہذا جن صفحات پر مقدس آیات و احادیث مبارکہ درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

خیانت کرنا، چوری کرنا، دھوکہ دینا اور بہت سے دوسرے گناہ خُدا کو ناراض کرتے ہیں۔ اب اگر یہ دونوں مقدس مقامات (مسجد و مدرسہ) ہی چوری کی بجلی سے چل رہے ہوں تو طالب علم منافقت کے علم میں ہی ماہر ہونگے۔ اور قوم کے گلے میں تباہی و بربادی کا طوق ہی ہوگا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ کتنی مساجد چوری کی بجلی سے روشن ہوتی ہیں۔ مندرجہ ذیل واقع مولویوں کے مذہبی اور قومی کردار کی سیاہی کو نمایاں کرتا ہے۔

کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی کے چیف آپریٹنگ آفیسر جان عباس زیدی نے کہا ہے کہ کراچی شہر کی بارہ سو مساجد اور مدارس نے ایک ہفتے میں بارہ کروڑ روپے سے زائد کے واجبات ادا نہیں کیے تو ان کی بجلی منقطع کر دی جائے گی۔ جان عباس زیدی نے بتایا کہ سولہ سو مساجد اور مدارس میں بارہ سو ایسے ہیں جنہوں نے گزشتہ دو سال سے بجلی کے بل ادا نہیں کیے۔ (جنگ لندن ۳۰ ستمبر ۲۰۰۹)

۱۹۸۳ء کو ضیاء الحق کے زیر سایہ شرعی کورٹ نے جب یہ فتویٰ جاری کیا کہ جو مساجد سرکاری اراضی پر حکومت کی اجازت کے بغیر بنائی گئی ہیں وہ شرعاً مساجد نہیں ہیں ان میں نماز پڑھنے کا ثواب نہیں ملتا اور حکومت نے شرعی فتویٰ کے تحت ایسی مساجد کو مسمار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مولویوں نے اس فتوے کے خلاف شدید احتجاج کیا اور ایسی مساجد کو شرعی مساجد ثابت کرنے کے لیے فتاویٰ کے ڈھیر لگا دیے۔ ایک مولوی ولی حسن ٹونکی نے اس ایشو پر مفتی اعظم پاکستان تک کا مقام حاصل کر لیا تھا۔ مولوی محمد حسین صدیقی سوانح ولی حسن ٹونکی میں لکھتے ہیں کہ اس فتویٰ کی زد میں کراچی کی نصف مساجد نہیں تو ایک تہائی مساجد یقیناً آ جاتی ہیں۔ کیا کوئی بتائے گا کہ ایسی مساجد جن کی تعمیر غیر قانونی طور پر ہوئی ہو اور چوری کی بجلی سے روشن ہوتی ہوں کیا وہ شرعی مساجد کہلا سکتی ہیں؟ کیا ایسی مساجد سے مولویوں کی صدائیں جو چوری کی بجلی کی لہروں کے دوش پر لہراتی ہوئی لوگوں تک پہنچتی ہیں مسلمانوں کو نیکی کی راہ پر ڈال سکتی ہیں؟

توجہ فرمائیں

پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تا کہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کر سکیں۔ اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ادارہ پیشوا بلا تفریق مذہب و ملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔ سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔ آپ کے خطوط شائع کیے جائیں گے اور قارئین کی آراء پر غور بھی کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (ایڈیٹر)

ہیں؟ کیا چوری کرنے والے چوروں کو مولوی، مفتی یا

کر ڈالیں مِسمار مَساجِد لُوٹ لیے کتنے ہی مَعابِد
جن کو پلید کہا کرتے تھے، لے بھاگے سب اُن کا جُوٹھا
کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چڑھتی، وہ دن آنا تھا کہ پھٹتی
وہ دِن آیا اور فریب کا، چوراہے میں بَھانڈا پھوٹا

مولانا کہلانے کا حق حاصل ہے؟ کیا ایسی مساجد کو قائم رکھنے کا کوئی جواز ہے جن میں دہشت گرد رہتے ہوں اور فتنہ وفساد کرتے اور اس کی ترغیب دیتے ہوں، اسلحہ اور نام نہاد جہادی لٹریچر برآمد ہوتا ہو؟ حکومت کو چاہیے ایسے چوروں اور ناجائز قبضہ کرنے والوں کے ہاتھ کاٹ ڈالیں جو چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا بتاتے ہیں اور خود چوری کرتے ہیں۔ ہمارے ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان سے تعلق رکھنے والے مولوی حضرات ایک دوسرے کے مسلک کی بنیاد پر ایک دوسرے کی مساجد میں اس لیے نماز نہیں پڑھتے کہ وہ مسجد بنانے والوں کو مسلمان سمجھتے ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کی مساجد کو مساجد سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی اس بات کو مبالغہ سمجھتا ہے تو اسے کسی بھی مسلک کے مولوی کو کسی دوسرے مسلک والے کی مسجد میں، اسی مسلک کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی مثال پیش کرنا ضروری ہے۔

بعض مولوی مساجد کو اللہ کا گھر ہی نہیں سمجھتے مثال کے طور پر لال مسجد کے متعلق حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ اسلام آباد کی لال مسجد کسی ایک شخص کی نہیں۔ وہ سی ڈی اے کی مسجد ہے۔

جہاں تک عوام کا تعلق ہے وہ خُدا سے زیادہ مولوی اور پارلیمنٹ سے ڈرتے ہیں۔ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ عوام کے دل اللہ کی خشیعت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور وہ مولوی اور پارلیمنٹ سے جو دلوں میں شکوک پیدا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں کے چنگل سے نکلنے کی اللہ کی مدد سے کوشش کریں؟ اللہ ہماری قوم کو ہدایت دے اور سیدھا رستہ دکھائے۔ آمین۔

دُنیا میں قتیلؔ اس سا منافق نہیں دیکھا
جو ظُلم تو سہتا ہے، بغاوت نہیں کرتا

PESHWA LTD.

Peshwa is a non.profit organisation seeking
to deliver a wheelchair to every child,teen
and adult who needs one.

Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

E-mail. peshwaltd@gmail.com web. www.peshwa.london

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

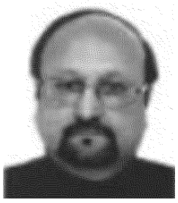

تین در پردہ شیطان علمائے دین

(صحافت بنام عوام) محی الدین عباسی لندن .MBA(سینئیر صحافی)

m.abbasi.uk@gmail.com

پردے میں رہنے دو پردہ نہ اٹھاؤ

MQM کے قائدتحریک الطاف حسین صاحب کو ہمیں داد دینی چاہئے یہ واحد سیاسی لیڈر ہیں جن سے ہمارا مولوی ڈرتا اور بھیگی بلی بن جاتا ہے اکثر تو بندروں کی شکل نما بن مانس دکھائی دینے والے، ان کے جوش خطابت سے دم دبا کے بھاگتے نظر آتے ہیں، انہیں میں سے آج میں انکے تین علمائے دین کو بے نقاب کروں گا جو اپنے آپ کو مذہبی لیڈر اور اسلام کے سپہ سالار کہلاتے ہیں، جنہوں نے مسلمانوں اور اسلام کے کاز کو بری طرح بدنام کمزور اور متاثر کیا ہے۔انہوں نے پوری امت مسلمہ کو اپنے اس بزدلانہ کردار سے شرمندہ اور شرمسار ہی نہیں کیا بلکہ ساری دنیا میں پاکستانی علمائے دین کا نام ڈبو دیا۔انہیں کی وجہ سے ہمیں بیرونی ممالک میں حقیر نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ ہمارے ملک کے اکثر سیاسی وغیر سیاسی لیڈر انکے متعلق یہی رائے رکھتے ہیں۔ اور اخبارات کے بیانات بھی ہمیں ان کی گواہی دیتے ہیں۔اکثر اوقات الطاف حسین صاحب حکومت کو برموقعہ اطلاع بھی دیتے رہتے ہیں کس شہر میں یہ لوگ اور طالبان اوراب داعش والے اپنے پیر جمارہے ہیں اس ضمن میں ہمیں ان کی تعریف کرنی چاہئے آیئے میں اپنے مضمون کے در پردہ کرداروں کے چہروں سے پردہ اٹھاتا ہوں۔

یہ ہمارے پہلے در پردہ برقعہ پوش مذہبی لیڈر جنکا تعلق بطور جنرل سیکٹری جمیعت علمائے اسلام پاکستان سے تھا۔حضرت مولوی عبدالستارخان نیازی اوریہ تحریک ختم نبوت کے بھی رہنما تھے۔

پردہ جو اُٹھ گیا تو بھید کھل جائے گا

مارچ ۱۹۵۳ میں پورے پاکستان میں جب جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات شروع ہوئے بالخصوص لاہور میں تب مارشل لاء لگا دیا گیا اور جنرل محمد اعظم خان کو مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا، چونکہ لاہور جل رہا تھا۔اور مذہبی پارٹیوں کے کارندے جن میں جماعت اسلامی اور تحریک ختم نبوت کے مولوی حضرات پیش پیش تھے یہ پٹرول کے کنستروں کے ذریعے احمدیوں کے مکانات کو جلا رہے تھے۔احمدیوں کے اموال واملاک ہی نہیں جانیں تک انکی محفوظ نہیں تھیں غرض کہ ملک میں آگ وخون کی ہولی کھیلی جارہی تھی۔جسکے لئے جنرل اعظم خان نے یہ فوری حکم جاری کیا کہ ایسے شرپسندوں کو فوری طور پر گولی سے اڑا دیا جائے۔چونکہ مولوی حضرات اس قتل وغارت کو عین ثواب کہہ رہے تھے۔جن میں پیش پیش جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور مولنا عبدالستارخان نیازی تھے۔مسجد وزیر خان لاہور ان کا اڈہ تھا اسی مسجد سے مولنا نیازی اپنی داڑھی مونچھیں منڈھوا کر بکل مار کر ایک دیگ میں بیٹھ کر فرار ہو کر قصور کے قبرستان میں چھپ گئے جہاں سے ان کو محمد اصغر نامی ڈی ایس پی نے گرفتار کیا اس کے علاوہ جنرل اعظم خان نے یہ بھی حکم جاری کیا کہ مولنا مودودی اور اختر علی کو بھی گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جائے۔مولنا عبدالستار نیازی اپنے بعد تحریک ختم نبوت کے گیارہ قائد مقرر کئے تھے کہ فلاں کے بعد فلاں ہوگا جو کہ تمام اپنے قائد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فرار اور روپوش

رہے۔ جناب شورش کاشمیری ایڈیٹر رسالہ چٹان لاہور رقم طراز ہیں۔ ''جتنا نقصان ہمارے علمائے محترم کی اکثریت نے اسلام کو پہنچایا، اتنا عیسائیت اور مجوسیت کے اجتماعی حملہ نے بھی نہ پہنچایا ہو گا۔ لوگ مرتد ہو رہے ہیں کہ ان کے اسلام میں دلکشی نہیں رہی۔ لوگ اس لئے مرتد ہو رہے ہیں۔'' (بحوالہ رسالہ چٹان لاہور ۷ ستمبر ۱۹۶۴) اس حقیقت کا اعتراف رسالہ اہل حدیث (۱۷ نومبر ۱۹۱۱) نے یوں کیا کہ افسوس یہ ان مولویوں پر جن کو وہ ہادی، رہبر، ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں ان میں یہ نفسانیت اور شیطانیت بھری پڑی ہے تو پھر شیطان کو کس لئے برا بھلا کہنا چاہئے اسی رسالے میں یہ بھی لکھا ہے کہ امت محمدیہ میں پیدا ہونے والے انتشار کا ذمہ دار بھی علماء کو ٹھہرایا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں: ''اگر نمونہ یہود خواہی کہ بنی علمائے سوء کہ جالب دینا باشد'' (الفوز الکبیر ص ۱۰) اگر نمونہ یہود دیکھنا ہو تو علمائے سوء کو دیکھ لو جو دنیا کے پیچھے پڑ چکے ہیں)۔ اب ہمارے شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے اس امت محمدیہ کی حالت زار کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

شور ہے ہو گئے دُنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اب ہمارے دوسرے مذہبی لیڈر **مولنا عبدالعزیز غازی امام لال مسجد اسلام آباد** کا قصہ سنئے، یہ صاحب روجھان ضلع ڈیرہ غازی خان کے رہنے والے ہیں۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں ڈاکوؤں کی آماجگاہیں ہیں اور ان جیسے شر پسند مولویوں کی آرامگاہیں ہیں۔ ۲ سال قبل کی بات ہے جہاں ڈاکوؤں نے حملہ کر کے پولیس چوکی کے ۱۲ سپاہیوں کو یرغمال بنا لیا تھا، یہ ملا عمر اور اسامہ بن لادن کے قریبی ساتھی تھے اور ملا عمر کو تو یہ اپنا پیشوا لیڈر مانتے تھے اسکے بعد مولوی فضل اللہ ان کا امیر ٹھہرا۔ ان کے والد صاحب لال مسجد کے پیش امام تھے جنکو ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۸ میں اسی مسجد کے صحن میں مار دیا گیا تھا ان کے بعد اس مسجد کے یہ پیش امام بنے اور ضیاء الحق سابق صدر پاکستان کئی بار اس مسجد میں ان کو ملنے کیلئے آتے رہے ہیں اور اسی مسجد سے پاکستان کے خلاف جنگ میں جہادی تیار کئے جاتے تھے۔ جون ۲۰۰۷ کی بات ہے کہ انہوں نے چلڈرن لائبریری پر قبضہ کر لیا جو مسجد سے منسلک جامعہ حفصہ تھی، پھر میلوڈی مارکیٹ اسلام آباد میں ان کی طالبات نے ہلا بولا اس کے علاوہ حکومت پاکستان کے محکمہء ماحولیات کو بھی آگ لگا دی اور کئی غیر ممالک بالخصوص چائنیز نرسوں کو یرغمال بنا لیا جسپر حکومت پاکستان نے ان سے مذاکرات کئے۔ ناکامی کی صورت میں سابق صدر پاکستان پرویز مشرف نے فوجی آپریشن کیا جس کے نتیجے میں ان کا بھائی، ان کی والدہ اور کئی طالبات ماری گئیں اس مولوی نے پہلے طالبان کی بیعت قبول کی تھی پھر جب طالبان والوں نے ISI داعش کی بیعت کی تو اس نے بھی ان کی بیعت کر لی اب ان کا امیر المؤمنین داعش کا ابوبکر البغدادی ہے۔ یہ اسلام آباد میں بیٹھ کر ان کی تعلیم کو فروغ دے رہا ہے۔ اس مسجد سے بھاری اسلحہ اور راکٹ لانچرز بھی برآمد ہوئے۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے مولنا عبدالعزیز نے راہ فرار اختیار کی اور اپنے پیچھے کئی سو طلباء اور طالبات کو اکیلا چھوڑ دیا۔ پاکستان کی ساری عوام اور غیر ممالک نے یہ نظارہ ٹی وی پر دیکھا کہ مولنا صاحب برقعہ پہن کر مسجد سے بھاگتے ہوئے نظر آئے۔ یہ کردار تھا ہمارے علمائے دین اسلام کے سپاہی کا۔ ان کے اس عمل سے ساری قوم شرمندہ ہوئی اور آج تک ہماری آنکھیں شرمسار ہیں انہیں کی وجہ سے ہمارے ملک اور اسلام کا نام بھی بدنام ہوا۔ مولنا عبدالعزیز کا حالیہ بیان 19 دسمبر جس میں انہوں نے کہا کہ فوجی اپریشن غیر شرعی ہے۔ اور سانحہء پشاور پر تبصرہ کرتے

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

ہوئے کہا چونکہ فوجی طالبان کو مار رہے ہیں اسی لئے انہوں نے فوجی بچوں پر حملہ کیا۔اب میں آپ کوان مولویوں کی تفصیل سے آگاہ کر دوں یہ مولوی حضرات کس فرقہ مسلک سے تعلق رکھتے ہیں جوآج پاکستان اوراسلام کی تباہی کا باعث اوراکثر بم دھماکوں میں ملوث ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جو قائداعظم اور پاکستان کی مخالفت کرتے آئے ہیں۔طالبان اور دوسرے مذہبی دہشت گردوں کے سپورٹرز کا تعلق ایک ہی فرقہ اور مدرسوں سے کیوں ہے؟ مثلا طالبان ،جمیعت علماء اسلام ،فضل الرحمٰن گروپ اور مولانا سمیع الحق گروپ۔سپاہ صحابہ لشکر جھنگوی۔جماعت اسلامی۔اسلامی جمیعت طلبہ۔لال مسجد غازی گروپ،جیشن محمد اورجندواللہ گروپ۔یہ تمام فرقوں کی تنظیموں کا تعلق دیوبندی فرقہ مسلک سے ہے۔اورڈاکٹر عامرلیاقت حسین بھی انکے مریدوں سے تعلق رکھتے ہیں۔مہران نیول بیس کراچی۔جی۔ایچ۔کیو۔ واہ فیکٹری۔پی اے ایف کامرہ اور دیگر حملوں میں ملوث اور پکڑے جانے والے دہشت گرداورسزائے موت کے مجرم یہ تمام اسی فرقہ سے ہیں۔ہم کسی فرقہ کے خلاف نہیں مگرآپ اسکومحض اتفاق کہیں یا خون کی خرابی؟ فیصلہ عوام کا ہے۔اگر دیوبندی مدارس انکے اساتذہ وطلباءاورانکی تبلیغی جماعت پرنظررکھی جائےتو پاکستان کی 90% دہشت گردی ختم ہو جائے گی۔اور موجودہ ۲۱ویں ترمیمی بل کی ووٹنگ میں انہی جماعتوں کے مسلک کے لوگوں نے بائیکاٹ کیا۔اب آپ ملاحظہ فرمائیں اس تیسرے **مولوی ڈاکٹر عامرلیاقت حسین** کا قصہ کوتادر پردہ شیطان مذہب جب سیاست بن جائے اورصحافت اسکی لونڈی تب نہ ملک باقی رہتا ہے نہ اسکی سرحدیں محفوظ اورنہ ہی اسلام اوراسکے فرقے۔یہ دیمک کی طرح انکی بنیادوں کوکھوکھلا کر دیتی ہے۔آج بدقسمتی سے ہمارا ملک اسکا شکار ہے۔دوطبقوں کا اوپر ذکر دیا ہے۔**اب تیسرا صحافت کا یہ مولوی کھلاڑی** جوان سب کا پیر ہے یعنی ڈاکٹر عامر لیاقت حسین یہ ان تینوں کے مزے لوٹ کر اپنا جیوگروپ بنا چکا ہے۔چونکہ اس نے جیوٹی وی پر اپنا قبضہ جما لیا ہے۔اورانکے میروں کواپنا مرید کرلیا۔بنیادی طور پر یہ خاندان پیری،مریدی سے تعلق رکھتا ہےاور یہ جھوٹافراڈیاانسان اپنے والدین کے نقش قدم پرچل نکلا ہے۔اس کا کہنا ہے کہ میرے والدصاحب قائد اعظم کے ایک ادنیٰ خادم تھے۔اور والدہ محمودہ بیگم ،بیگم رعنا لیاقت علی خان مرحوم کی کارکن تھیں۔اسکے والد کالا جادوٹونا وغیرہ کے ڈبہ پیر مولوی مشہور تھے۔اور والدہ ناظم آباداسکول کراچی میں ٹیچر تھیں۔قائداعظم زرک اور دوراندیش قابل انسان تھےانھوں نےکبھی ایسے مولویوں کواپنے اردگرد جمع نہیں کیا۔اورنہ ہی بیگم رعنالیاقت علی خان نے۔اسکے بڑے بھائی کا اپنا آستانہ ہے جوٹھٹھہ۔بدین۔سندھ۔میں واقع ہے۔یہاں کے غریب لوگوں نے یہ کالا جادووالا پیرمشہور ہے۔اسکےآستانہ پرلوگ اپنے پیروں پرچل کرنہیں گھٹنوں کے بل چل کرآتے ہیں اوراسی طرح واپس جاتے ہیں۔چندسال قبل ٹی وی پراسکی وڈیو بھی منظرعام پرآچکی ہے پولیس نے اسکےآستانہ پرجب چھاپہ مارا مگر یہ روپوش ہوگیا۔اور کچھ عرصہ قبل خود ڈاکٹر عامرلیاقت حسین کی وڈیوبھی منظرعام پرآئی جسمیں وہ گندی گالیاں،فحاش کلامی اورنازیباحرکات کررہا تھا۔بعد میں اسپراس نے پوری قوم سے معافی بھی مانگی تھی۔

اس سے قبل یہ MQM کی ٹکٹ پرMNA بنا تھا،اوروزیربھی رہا چونکہ یہ خود جعلی ہے اسی طرح اسکی ڈگریاں بھی جعلی نکلیں جب ہائرایجوکیشن نے اسکی ڈگریاں طلب کیں تو یہ استعفیٰ دیکر گھر چلا گیا۔بدنامی کے باعث پھرMQM نے بھی اسے اپنی جماعت سے نکال دیا۔اسکے بعداس نے TV کا سہارالیاچونکہ وہ دیوبندی مولوی ذہن کا تھااس نے جماعت احمدیہ کےفرقہ کو واجب القتل اور گستاخ رسول کہہ کر اپنی شہریت حاصل کرنا

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

اور گستاخ رسول کہہ کر اپنی شہرت حاصل کرنا چاہی اور جسکے نتیجے میں فوری ری ایکشن ہوا اور جماعت احمدیہ کے دو افراد سندھ میں شہید ہوئے آجکل بھی یہ ایسی ہی سستی شہرت حاصل کرنے کے درپہ ہے۔ چند ہفتوں قبل اس نے جیو TV کے پروگرام صبح پاکستان میں مولوی حمزہ علی قادری اور مفتی عارف شاہ کو بلوا کر یہ بیان دلوایا کہ سانحہ پشاور کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ لہذا یہ واجب القتل اور گستاخ رسول ہیں۔ جبکہ اس سانحہ کی ذمہ داری خود طالبان والے قبول کر چکے ہیں۔ چونکہ ملک میں نفرت پھیلانی تھی۔ اس لئے ایسا کیا گیا۔ جسپر ری ایکشن ہوا پھر ایک احمدی کو گجرانوالہ میں شہید کر ڈالا۔ اب جبکہ فوجی عدالتیں قائم ہو چکی ہیں اس دہشت گردی پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہی اصل لوگ ہیں جو 290C توہین رسالت کے مجرم ہیں۔ جو ملک میں نفرت فرقہ ورانہ فسادات پھیلاتے ہیں انہی جیسے مولویوں کے متعلق ہمارے پیارے نبی ﷺ پہلے ہی فرما چکے ہیں۔ کہ آسمان کے نیچے سب سے زیادہ اشرار الناس علماء سوء ہونگے اور ان شریروں ہی سے فتنہ شروع ہوگا پھر قیامت میں وبال ان کم بختوں پر ہی عائد ہوگا۔ میری تو آخر میں یہی دعا ہے کہ یہ زمانہ کے امام کو پہچانیں اور قبول کریں۔ اسی میں انکی سلامتی و بقا ہے۔ آمین۔

ہر شاخ پہ اُلّو بیٹھا ہے، انجام گلستاں کیا ہوگا

سائیں بابا (بھٹو)

سائیں بابا کا مزار کے نام سے وسعت اللہ خان کا ایک مضمون ۴ اپریل ۲۰۰۶ء کو بروز منگل چھپا تھا۔ اس مضمون میں وسعت اللہ خان صاحب نے بیان کیا کہ اُنھیں ذوالفقار علی بھٹو کے مزار کے صدر دروازے پر پھول بیچنے والے منٹھار علی نے بتایا کہ ’’برسی کے علاوہ بھی روزانہ کوئی نہ کوئی گروپ پنجاب اور سندھ کے مختلف علاقوں سے آتا رہتا ہے۔ کئی لوگ نرینہ اولاد کی دعا مانگنے کے لیے بھی حاضری بھرتے ہیں اور منت پوری ہونے پر دیگیں اور بکرے لے آتے ہیں۔ شادی شدہ جوڑے بھی آتے ہیں اور جن لڑکے لڑکیوں کی شادی نہیں ہوئی وہ بھی سائیں کی حاضری میں آتے ہیں۔‘‘

اہم اعلان

سہ ماہی اردو رسالہ پیشوا میں شائع ہونے والے تمام اشتہارات خلوص نیت کی بنیاد پر شائع کئے جاتے ہیں۔ قارئین اس بارے میں اطمینان کرنے کے بعد اپنی ذمہ داری پر پیش رفت کریں۔ ادارہ اس حوالے سے کسی بھی قسم کے لین دین اور نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

ایڈیٹر

ملٹری کورٹس کی حقیقت

(رانا محمد حسن خاں)

آخر کار تقریباً ۷۰ ہزار پاکستانیوں کی لاشیں دفنانے کے بعد ملٹری کی سوئی ہوئی غیرت نے تھوڑی سی پھریری لی ہے۔ آرمی پبلک اسکول کے معصوم ایک سو پینتیس بچوں کی شہادت کے بعد راحیل شریف نے حکومت وقت کو مجبور کیا ہے کہ وہ دو سال کے لیے ملٹری کورٹس کی اجازت پارلیمنٹ سے منظور کروائیں۔ اجازت ملے ڈیڑھ مہینے سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے۔ مگر آرمی ابھی تک طریقہ کار طے کر رہی ہے۔ پارلیمنٹ میں بظاہر ملٹری کورٹس کی حمایت کرنے والے سیاستدان دبے دبے انداز میں اور بعض سیاست دان کھل کر ملٹری کورٹس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ توقع کے عین مطابق طالبان نواز سیاسی و مذہبی جماعتوں نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت ہی نہیں کی۔ جماعت اسلامی اور جمیعت علماء اسلام فضل الرحمان گروپ نے اور پی ٹی آئی نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ عبدالعزیز برقع پوش بھی ملٹری کورٹس بننے پر تلملا رہا ہے اور بدحواسگی میں نہایت خوفناک بیان بازی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے اس کے وارنٹ گرفتار جاری کیے ہوئے ہیں مگر کسی کو اسے گرفتار کرنے کی جرآت تا حال نہیں ہوئی ہے۔ جی ہاں فوج کو بھی۔

ملٹری کورٹس بنانے کا مقصد حسبِ سابق اسکول پر حملے کے نتیجے میں قوم کے جذبات کو ٹھنڈا کرنا ہے۔ ملٹری کورٹس انہیں دہشت گردوں کے خلاف کاروائی کی مجاز ہیں جنہیں نام نہاد سیاسی حکومت دہشت گرد سمجھے گی۔ کسی بھی سیاستدان کے خلاف کاروائی نہیں کر سکیں گی۔ گویا وہ سیاسی جماعتیں جو دہشت گردوں کی مالی، اخلاقی، نفسیاتی مدد فراہم کرتی ہیں، منصوبہ سازی میں دہشت گردوں کی راہنمائی کرتی ہیں اور میڈیا کے ذریعے دہشت گردوں کو بھائی اور شہید کہتی ہیں وہ سب ملٹری کورٹس کا منہ نہیں دیکھیں گی۔ اور جہاں تک فتنہ و فساد کی نرسریوں یعنی مدرسوں کا تعلق ہے اُن کا کچھ بھی بگڑتا دکھائی نہیں دیتا۔ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ مدارس پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ مولانا کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بے شک مدارس سے نکلنے والے بنیاد پرستی اور فرقہ پرستی کے چنگارے مذہب اسلام کو جلا کر خاکستر کر دیں اور پاکستانی ماؤں کے لعل جلے کٹے چیتھڑوں میں تبدیل ہوتے رہیں۔ مولانا اور ان کے دوسرے ہم خیال مولوی حضرات اپنی ضد سے باز نہیں آئیں گے۔ مولانا فضل الرحمان اور ان جیسے طالبان نواز دوسرے مولویوں کے شور شرابہ سے ڈر کر نواز شریف اپنے خطاب میں فرما چکے ہیں کہ ''مدارس کے حوالے سے کسی بھی فیصلے سے قبل وفاق المدارس سے مشاورت کی جائے گی۔ پریشانی کی بات نہیں ہے، ہم مدارس کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کریں گے۔ مدارس کی رجسٹریشن اور مدارس کی ضابطہ بندی ضروری ہے۔'' حکومت وقت کی مت ماری گئی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ پوری قوم کی مت ماری گئی ہے۔ خواجہ محمد آصف وزیر دفاع کا یہ بیان ثابت کرتا ہے کہ عوام شعور کی الف ب سے بھی محروم ہو چکی ہے۔ وزیر دفاع صاحب ملٹری کورٹس کے اختیارات کو محدود کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ''ہم نے تجربے سے سیکھا ہے کہ شدت پسندوں کے ساتھ مذاکرات نہیں ہو سکتے، اس کا صرف فوجی حل ہی ہو سکتا ہے۔ مولانا عبدالعزیز سمیت دہشت گردوں کے تمام حامیوں اور سہولت کاروں کے خلاف بھی کاروائی کی جائے گی۔'' ان بیانات اور بجلی گیس، پانی اور اب تیل نہ ملنے کے باوجود عوام جمہوریت اور نواز شریف زندہ باد کے عوام نعرے لگاتی ہے۔ عمران اور طاہر قادری کے دھرنوں سے بھاگ جانے کے

سہ ماہی پیشوا اکتوبر تا دسمبر 2014ء

باوجود انہیں لیڈر مانتی ہے۔ دہشت گردوں کے حامی یا سہولت کار کون ہیں سبھی جانتے ہیں مگر نہ سیاست دان، نہ عوام اور نہ فوج ان کا نام لیتے ہیں۔ عبدالعزیز برقعہ پوش وارنٹ گرفتاری کے باوجود میڈیا پر آ کر اول فول تو بک رہا ہے معصوم بچوں کے خون سے ہولی کھیلنے والوں کی مذمت کرنا اس کے لیے سوہان روح ہے۔ وزیر دفاع صاحب ۷۰ ہزار پاکستانیوں جن میں فوج سمیت ہر طبقہ فکر کے افراد شامل ہیں ان کو غیر شہید اور طالبان کو شہید کہنے والوں کے متعلق کیا کہیں گے؟ کتوں کو شہید کہنے والوں کو کیا کہیں گے؟ مولانا سمیع الحق جو طالبان کو اپنے بچے قرار دیتا ہے اور کھانا نواز شریف کے ساتھ کھاتا ہے اسے کیا کہیں گے؟ اسی طرح عرفان صدیقی جو طالبان لیڈر مولوی فضل اللہ کی انسانیت اور محبت پر عاشق ہیں اور تنخواہ لیتے ہیں نواز شریف حکومت سے ان کے متعلق کیا کہیں گے؟ وزارت داخلہ کی رپورٹ کے مطابق ملک بھر میں ۲۲ ہزار سے زائد رجسٹرڈ اور چالیس ہزار سے زائد غیر رجسٹرڈ مدارس موجود ہیں۔ ان مدارس میں بیس لاکھ سے زائد بچے زیر تعلیم ہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان میں کل دو لاکھ ساٹھ ہزار نو سو تین ایسے تعلیمی ادارے ہیں جن میں اکتالیس لاکھ بچوں کو تعلیم کی بجائے نظریات و بنیاد پرستی کے اصول سکھائے جاتے ہیں۔ نفرت پر مبنی نصاب پڑھایا جاتا ہے جو مدارس سے زیادہ مختلف نہیں۔ وزیر داخلہ کے مطابق ۹۰ فیصد مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا ملٹری کورٹس مجاز ہیں کہ وہ مدرسوں کو کنٹرول کر سکیں اور ان نرسریوں کے کرتا دھرتا افراد کو جو ننھے بچوں کو مذہب کے نام پر فتنہ گری سکھاتے ہیں کو تختہ دار پر لے جائیں کہا جاتا ہے کہ ان مدرسوں میں بچوں کے دو وقت کے کھانے پر تیس کروڑ روپے خرچ آتے ہیں۔ یعنی تقریباً ۱۱ ارب روپے سالانہ۔ اگر تمام اخراجات کو شامل کیا جائے تو ۱۰۰ ارب سے زائد بنتے ہیں۔ کیا ملٹری کورٹس ان کی آمد کے ذرائع پر روشنی ڈال سکیں گی؟ کیا ملٹری کورٹس مذہبی، سیاسی، معاشی دہشت گردوں کو سزا دے سکیں گی؟

ہم یقین رکھتے ہیں کہ ملٹری کورٹس بالکل بے دست و پا ہیں، مکمل طور پر سیاسی و مذہبی دہشت گردوں کے فیصلوں کی محتاج ہیں۔ ان کا انجام بھی کراچی میں برسرپیکار رینجرز کے انجام سے مختلف دکھائی نہیں دیتا۔ جلد یا بدیر فوج کو ملک کو دہشت گردوں سے پاک کرنے کے لیے سیاسی دہشت گردوں کو زیر کرنا ہوگا، زمام اقتدار پر کنٹرول کرنا ہوگا۔ ملٹری کورٹس کی دھوم چند ہفتوں میں ختم ہو جائے گی۔ اور فوج کے لیے اپنی بچی کھچی عزت بچانا بھی مشکل ہو جائے گا۔ فوج کی عزت کا جلوس جیو، حکومت اور ریٹائرڈ فوجیوں کے علاوہ دہشت گرد جی ایچ کیو، کامرہ ائربیس اور کراچی میں بحریہ کے ائربیس، واہگہ بارڈر اور دوسرے فوجی مقامات پر حملہ کر کے نکال چکے ہیں۔ وہ فوج جو اپنے گھر کی حفاظت نہ کر سکتی ہو، اپنے ریٹائرڈ فوجیوں کو مطمئن نہ کر سکتی ہو، سیاستدانوں اور مولویوں سے ڈرتی ہو، سیاست دانوں کے ہاتھوں میں کھیلتے ہوئے ملٹری کورٹس جیسے مذاق کو اپنی کامیابی سمجھتی ہو، اپنے بہادر سپاہیوں اور افسروں کے خون کا بدلہ لینے کی بجائے مذاکرات کی بوسیدہ سیڑھی استعمال کرتی ہو، آرمی اسکول میں پڑھنے والے اپنے بچوں کی حفاظت نہ کر سکتی ہو، سچی بات یہ ہے کہ ایسی فوج غریب بھوکے ننگے عوام کی حفاظت کیا کرے گی؟

۱۹۶۵ء تک فوج حقیقی طور پر ہر قسم کی برائیوں سے پاک تھی، ۱۹۷۱ء سے مسلسل مختلف قسم کی ناپاک حرکات کی وجہ سے یہ ادارہ بدنامی کے میڈل سینے پر سجا رہا ہے۔ سب سے زیادہ فوج کو نقصان پہنچانے والا شخص جنرل ضیاء الحق تھا جس نے فوج کے افسران کو فرقے اور برادری کے نام پر ترقیاں دینے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ فوج کو سب معلوم ہے کہ مذہبی لیڈر اور سیاسی

لیڈر کتنے پانی میں ہیں۔ان کے خلاف سخت ایکشن نہ لینے کی وجہ یہ ہے کہ فوج کے اندر بھی مذہبی انتہا پسندی ،لسانی، علاقائی اور صوبائی تعصّبات کے گندے جراثیم موجود ہیں۔کاش راحیل شریف اپنی خاندانی شجاعت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نام نہاد ملٹری کورٹس کو اس قدر طاقتور بنا دیں کہ اگر نواز شریف بھی دہشت گردوں کی حمایت کرتے ہوئے سنے یا دیکھے جائیں تو وہ بھی سخت سزا سے بچ نہ پائیں۔اللہ تعالیٰ فوج کو فوج کے اندر پرورش پانے والے ناپاک جراثیموں کا علاج کرنے کی توفیق دے اور کو قوت ایمانی سے لیس کرے اور بہادری اور بے خوفی کے ساتھ ہر قسم کے دہشت گردوں کو نابود کرنے کی توفیق دے۔آمین۔حکومت وقت کا چال چلن اس بات کا قطعاً متقاضی نہیں ہے کہ وہ اصلاح احوال کے متعلق کچھ سوچ سکیں۔

سابق چیف جسٹس چوہدری افتخار نے کہا ہے کہ ''منتخب نمائندے آئین کا بنیادی ڈھانچہ تبدیل نہیں کرسکتے ،آزاد عدلیہ کے ہوتے ہوئے کسی فوجی عدالت کی ضرورت نہیں۔'' ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اور اپنے بیٹے کے متعلق سوچیں کہ کیا ہم ۲ نے اپنی زندگی آئینی طور پر گزاری ہے یا نہیں۔یہ بھی سوچیں کہ ان کے دور میں سزائے موت کے قیدیوں کو پھانسیاں کیوں نہ دی گئیں۔جسٹس سرمد جلال عثمانی نے کہا ہے کہ فوجی عدالتیں بنانے کی کوئی ضرورت نہیں،کیا فوجی عدالتوں میں بیٹھے جج موجودہ اعلیٰ عدلیہ سے زیادہ ذہین،فرض شناس اور قابل ہیں کہ وہ سارے مسائل کا خاتمہ کردیں گے؟ جسٹس جواد ایس خواجہ نے ایک مقدمہ کے دوران اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ عوام کو انصاف فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔عدالتیں اپنا کام کریں یا حکومت کا بھی کام کریں۔اگر حکومت کو کام نہیں کرنا تو عدالت کو ہی حکومت کرنے کا اختیار بھی دے دے۔اعلیٰ پولیس افسران کو عوام پر ظلم روا رکھنے کے لیے کلین چٹ دے دی گئی ہے۔عدالت بار بار کہہ چکی ہے کہ فوجداری قوانین میں خرابیاں اور سقم ہیں۔حکومت قانون سازی کیوں نہیں کرتی؟ (ان جج صاحبان کے بیانات پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ ان کی حالت ایسے ہی ہے جیسے سوکن کے آنے پر پہلی پھوہڑ بیوی واویلا کرتی ہے)

کمبخت

ذہین کالم نگار جناب عرفان صدیقی صاحب لکھتے ہیں کہ لندن کی گول میز کانفرنس میں جب میں نے مولانا (فضل الرحمان) سے کہا کہ ''آپ دن کو رات اور رات کو دن ثابت کرنے کا ہنر جانتے ہیں'' تو انہوں نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور کہا ''کمبخت! یہ کیوں نہیں کہتے کہ میں جھوٹ بولتا ہوں۔'' ایک لطیفہ ہے کہ ایک بادشاہ کا گھوڑا سخت بیمار ہوگیا۔اس گھوڑے سے بادشاہ کو بہت محبت تھی۔اس نے اعلان کیا کہ جس نے مجھے گھوڑے کے مرنے کی اطلاع دی اسے قتل کردیا جائے گا۔جب گھوڑا مر گیا تو وزیر کو اس بات کی فکر ہوئی کہ بادشاہ کو اس کی اطلاع کیسے دی جائے۔آخر ایک آدمی کو پکڑ کر جو عرفان صدیقی صاحب کی طرح ذہین تھا بادشاہ کے سامنے پیش کردیا گیا،بادشاہ نے پوچھا کہ اب گھوڑا کیسا ہے؟ اُس نے کہا بالکل ٹھیک ہے پہلے وہ تڑپ رہا تھا،اب پُرسکون ہے اور ایسا پُرسکون ہے کہ پہلے سانس کی آواز آرہی تھی اب وہ بھی نہیں آرہی،اب مکمل طور پر پُرسکون ہے۔اس پر بادشاہ نے کہا ''کمبخت! یہ کیوں نہیں کہتے کہ گھوڑا مر گیا ہے'' اس آدمی نے جواب دیا ''حضور! یہ آپ کہہ رہے ہیں، میں نہیں'' عرفان صدیقی صاحب کو بھی یہ آخری فقرہ کہہ دینا چاہیے تھا۔

باتبصرہ خبریں

سابق جنرل پرویز مشرف کا ایک بیان جرآت اخبار میں ۲۹ دسمبر ۲۰۱۴ء کو شائع ہوا ہے۔ مشرف صاحب فرماتے ہیں کہ ''مذہب اللہ اور بندے کے درمیان آپس کا معاملہ ہے۔ ریاست کا کوئی حق نہیں کہ خدا اور بندے کے درمیان تعلق میں مداخلت کرے جبکہ مذہب اور ریاست کو علیحدہ کرنا لازم اور اس کا احترام واجب ہے۔ (جناب مشرف صاحب نے یہ جو بیان دیا ہے سو فیصد حقیقت پر مبنی ہے۔ جب سے ریاست نے خدا اور بندے کے درمیان تعلق میں مداخلت کی ہے تب سے پاکستان کے حالات مسلسل تباہی و بربادی کی منازل طے کرتے ہوئے اس نہج پر پہنچ چکے ہیں جہاں سے واپسی غیر ممکن دکھائی دینے لگی ہے۔ ریاست کو چلانے والے شرابی، جواری، زانی، اسمگلر، بھتہ خور، چور لٹیرے جب خدائی فوج دار بنتے ہوئے کسی کے بھی مذہب پر قانون سازی کرتے ہیں تو دراصل وہ قوم کی اجتمائی بربادی کا پروانہ جاری کرتے ہیں۔ جب ریاست کسی کے مذہبی معاملات کو اپنی مرضی کے طابع کرنے کی کوشش کرتی ہے تو سارے معاشرے سے کافر کافر، بائیکاٹ بائیکاٹ کی صدائیں بلند ہو کر ہر قسم کی اخلاقیات کا گلا گھونٹ دیتی ہیں۔ اور معاشرہ ناسوروں کی آماجگاہ بن کر بیماری کی آخری حدوں کو چھونے لگتا ہے)

عیسوی سال اغیار کی ایجاد ہے۔ علامہ محمد الیاس قادری (جس ٹیلی ویژن میں ان کا بیان نشر ہوا ہے وہ بھی اغیار کی ایجاد ہے۔ جس کمرے میں وہ بولتے ناچتے، گاتے، جھومتے اور کھاتے ہیں، اس کمرے کو روشن کرنے والی بجلی، ٹھنڈا رکھنے کے لیے پنکھے یا ائر کنڈیشنڈ، آواز دور تک پہنچانے کے لیے لاؤڈ اسپیکر، باہر کی دنیا سے رابطہ فرمانے کے لیے ٹیلی فون، معلومات حاصل کرنے کے لیے انٹرنیٹ وغیرہ وغیرہ بھی اغیار کی ایجاد ہیں۔ کوئی ایک ایجاد بھی ایسی نہیں ہے جسے انسانوں کو آسانی پہنچانے کے لیے مسلمانوں نے ایجاد کیا ہو۔ ہاں مسلمانوں نے کرپشن، چوری، دھاندلی، بے ایمانی، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، بجلی چوری، بھتہ خوری، بداخلاقی، عیاشی اور تمام معلوم برائیوں سے دل بہلانے کے لیے بے شمار نت نئے طریقے ایجاد کیے ہیں۔ مولوی نے بدعات اور سیاستدان نے خرافات ایجاد کی ہیں۔ ہماری قوم کو اللہ عقل دے۔)

سوچا بھی کبھی تم نے کہ کیا بھید ہے مُلّاں
کیوں تم سے گِھن آتی ہے اچھے نہیں لگتے
ہر بات تمہاری ہے فقط جھوٹ کا پُتلا
بُھولے سے بھی سچ بولو تو سچّے نہیں لگتے

دہشت گردوں کا ناپاک وجود دھرتی سے مٹا کر دم لیں گے۔ شہباز شریف (چل، جھوٹا کہیں کا۔ کبھی کہتا ہے بجلی لاؤں گا نا لایا تو نام بدل دینا۔ کبھی کہتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک کردوں گا نا کر سکا تو میرے ساتھ جو مرضی سلوک کرنا۔ تیرا نام تو گھوڑا ہونا چاہیے)

باطن کو دیکھیئے تو سراپا فریب و مکر ظاہر کو دیکھیئے تو فرشتہ کا خول ہے

شہید بچوں کے والدین نے دورے پر آئے ہو عمران خان سے پوچھا ہے کہ ہم نے آپ کو تبدیلی کے لیے ووٹ دیا لیکن آپ نے سوائے دھرنا سیاست کے ہمیں کچھ نہیں دیا۔ یہ بھی پوچھا کہ کیا ہم نے ووٹ اس لیے دیا تھا؟ کہاں ہے تبدیلی؟ ہمارے بچے اس دنیا سے چلے گئے آپ کونسی

اور تبدیلی لائیں گے۔وزیر اعلیٰ پر بھی شدید تنقید کی اور کہا کہ دھرنا سیاست کی وجہ سے صوبہ کی حالت زار کی طرف قطعاً دھیان نہیں دیا گیا۔(عوام الناس کی بیوقوفی ہے کہ ہر نعرہ باز کو اپنا نجات دہندہ سمجھ لیتے ہیں اور جب ان نعرہ بازوں اصل چہرہ نظر آتا ہے تو کوسنے دینا شروع کر دیتے ہیں۔پنجابی میں کہا جاتا ہے کہ'' جنے لایا گلی میں اودھے نال چلی'' یہ حال ہماری مایوس عوام کا ہے۔سانپ جب کینچلی بدلتا ہے تو اس کا اصل رنگ وروپ نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔دھرنوں کے خاتمے کے ساتھ ہی عمران اور قادری کا اصل چہرہ بھی نکھر کر سامنے آگیا ہے۔ہم بزبان ندیم شاد یہی عوام کو کہہ سکتے ہیں۔

وہ کیا ندیم کوئی انقلاب لائے گا جو ہر قدم پہ سہارے تلاش کرتا ہے

تھر میں یومیہ ۶ بچے انتقال کر جاتے ہیں۔(جس قدر ظلم پاکستان میں دانستہ طور پر بچوں سے کیا جاتا ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ہمارے

> ## پہیلیاں
>
> ا۔وہ کون سی چیز ہے جو خود اندھی ہے لیکن اندھوں کو راستہ بتاتی ہے۔۲۔وہ کون سی چیز ہے جو اپنا جسم کھاتی ہے، جب کھا چکے تو مر جاتی ہے۔۳۔بھائی جان بازار جانا میرے جیسا لڑکا لانا۔۴۔وہ کون سا پرندہ ہے جو اپنے بچوں کو دودھ پلاتا ہے۔(جوابات صفحہ باون پر ملاحضہ فرمائیں)

ملک میں ۳ سال کے معصوم پھولوں سے زیادتی کے واقعات معمول بن چکے ہیں۔۵ ماہ تک برطانیہ سے آئے ہوئے ۷ سال کے بچے سے زیادتی کی گئی اور بعد ازاں قتل کر کے اس کی لاش مسجد کی سیڑھیوں پر گلے میں رسی ڈال کر لٹکا دی گئی۔اس واقعہ کے دوسرے روز ۲ ننھے بھائی تندور سے روٹیاں لاتے ہوئے اغواء کر لیے گئے،دوسرے روز ان کی لاشیں گندے نالے سے ملیں،انہیں زیادتی کر کے قتل کیا گیا تھا۔ایسی گندی حرکات درندے بھی نہیں کرتے۔بھوک،بیماری اور دوسرے عوامل کی وجہ سے مرنے والے بچوں کے لیے کوئی دھرنے نہیں دیتا۔مولوی اور سیاستدان امریکہ،یورپ اور یہودیوں کو دُشمنِ اسلام قرار دیتے ہیں اور مظلوم ومعصوم مسلمان،مولوی اور سیاستدان کو اپنا دُشمن سمجھتے ہیں)

نفرتیں ابھارنے،گردنیں کاٹنے،انتہا پسندی،فرقہ واریت اور عدم برداشت کو فروغ دینے والے لٹریچر،اخبارات اور رسائل کے خلاف موثر اور بھرپور کاروائی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔نواز شریف (نواز شریف کا یہ بیان ایک ماہ پرانا ہے۔کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ایک ماہ کے دوران کتنے مولوی گرفتار کیے گئے،کتنے مدارس بند کیے گئے،کتنے اخبار اور رسائل پر پابندی لگائی گئی،کتنے معاشی،لسانی اور اخلاقی دہشت گردوں کو کیفر کردار تک پہنچا گیا۔نواز شریف نے کیا کاروائی کرنی ہے ان کے وزیروں کی کاروائیوں کے چرچے سارے عالم میں ہو رہے ہیں۔ان نالائق وزیروں نے لوگوں سے بجلی،پانی،گیس،گندم،چینی چھیننے کے بعد تیل چھین کر عوام کا تیل نکال دیا ہے۔اور دونوں بھائی ۱۴ افراد کے قتل میں ملوث بتائے جاتے ہیں۔اگر کوئی کاروائی کرنے والا لیڈر پاکستان کو مل جائے تو سب سے پہلے کاروائی کا نشانہ نواز شریف بنتے دکھائی دیتے ہیں۔

جنرل راحیل دو سال کے لیے اقتدار سنبھال لیں،فوجی عدالتوں سے بہتر ہے مارشل لاء لگا دیا جائے۔الطاف حسین

جناب الطاف حسین حوصلہ رکھیے۔اجل کی آمد آمد ہے شیر کانپ رہا ہے۔لومڑیاں اپنی وفاداریاں تبدیل کرنے کو ہیں۔

مدارس کے حوالے سے کسی بھی فیصلے سے قبل وفاق المدارس سے مشاورت کی جائے گی۔ پریشانی کی بات نہیں ہے، ہم مدارس کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کریں گے۔ مدارس کی رجسٹریشن اور مدارس کی ضابطہ بندی ضروری ہے۔خطاب نواز شریف۔

بھلا کوئی اپنے پیاروں کو تکلیف دیتا ہے، پریشان وہ ہوتا ہے جس کا صاحب اقتدار دوست نہ ہو۔مرتا وہی ہے جس کے پاس زہر کا تریاق نہ ہو۔خونی کاروائی کے لیے اقلیتیں، غریب، بے بس عوام کیا کافی نہیں ہیں؟

ہم نے تجربے سے سیکھا ہے کہ شدت پسندوں کے ساتھ مذاکرات نہیں ہو سکتے، اس کا صرف فوجی حل ہی ہوسکتا ہے۔مولانا عبدالعزیز سمیت دہشت گردوں کے تمام حامیوں اور سہولت کاروں کے خلاف بھی کاروائی کی جائے گی۔خواجہ محمد آصف۔(پنجابی کی مشہور کہاوت ہے کہ ''من حرامی حجتاں ڈھیر'' موصوف کے سر پر جب مذاکرات کا بھوت سوار تھا تو ان کو فوج میں سوائے گھن چکروں، بزدلوں اور عیاشوں کے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔قومی اسمبلی میں ہاتھ ہلا ہلا کر فوج کی کمزوریوں اور نالائقیوں کو گنوار ہے تھے۔مشرف کو غدار کہہ رہے تھے۔جب فوج نے انہیں فقط گھور کر دیکھا تو ان کے پیشاب خطا ہو گئے۔بات کرتے ہیں عبدالعزیز جیسے بے ہودہ برقع پوش کے خلاف کاروائی کی، یاد رکھیں اس پالتو مولوی کو عدالتیں ہر قسم کے سچے الزامات سے بری کر چکی ہیں۔حامیوں اور سہولت کاروں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے والے کیا کاروائی کر سکتے ہیں؟

سیاست میں میری استاد شہید بے نظیر بھٹو ہیں، انہوں نے مجھے پیپلز پارٹی کا راکھا چھوڑا ہے، میں ہر بھیڑیے پر نظر رکھتا ہوں خواہ پارٹی کے اندر ہو یا باہر۔ایک بھیڑیے نے اسلام آباد میں پنجے گاڑ رکھے ہیں۔آصف زرداری۔(جیتے جی آپ کی استاد نے آپ کو سیاست سے دور رکھا، استاد کے دنیا سے رخصت ہوتے ہی آپ پی پی پی کے راکھے بن گئے اور وفادار جیالوں کو پی پی پی سے نکال باہر کیا۔اسلام آباد میں جو بلّا بیٹھا ہے، وہی عنقریب پنجے مارے گا اور سارا دودھ جسے آپ نے بے نظیر کے بعد اپنے قبضے میں لے لیا تھا غٹا غٹ پی جائے گا۔آپ کی دہائیاں کہ سندھ حکومت کا دودھ بلّا پی جانا چاہتا ہے، دلچسپی سے سنی جارہی ہیں)

توہین آمیز خاکوں کو شائع کر کے شہرت حاصل کرنے والے رسالے چارلی ایبڈو کے ایڈیٹر سمیت ۱۲ افراد کو فرانس میں قتل کر دیا گیا۔جس وجہ سے قاتلوں نے ۱۲ افراد کو قتل کیا تھا وہی غلطی دوبارہ دہرائی گئی ہے۔دنیا کے تمام مسلمان جو بارہ افراد کے قتل پر دکھ کا اظہار کر رہے تھے ان کے جذبات کو توہین آمیز خاکے شائع کر کے زبردست ٹھیس پہنچائی گئی ہے۔اگر اسی طرح قتل وغارت اور مذہبی طور پر دل دکھانے کا سلسلہ جاری رہا تو عالمی برادری کو خوفناک حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔پوپ نے کہا ہے کہ اگر کوئی میری ماں کے بارے میں برا کہتا ہے تو اسے میرے مکے کے لیے بھی تیار رہنا چاہیے۔پوپ کے بیان کا توہین آمیز خاکے بنانے والوں کو اچھی طرح مطالعہ کرنا چاہیے اور مسلمان ممالک میں اقلیتوں پر ظلم کرنے والوں کو بھی پوپ کی بات پر غور کرنا چاہیے۔پاکستان وغیرہ میں عیسائیوں کو زندہ جلا دیا جاتا ہے، آزادی صحافت کے نام پر کی جانے والی زیادتی پر سب سے زیادہ شور بھی پاکستانی ہی کرتے ہیں۔

میاں بیوی کسی بات پر جھگڑ رہے تھے۔جب جھگڑا بہت بڑھ گیا تو میاں نے غصے کو قابو کرتے ہوئے کہا: ''اب ایک لفظ نہ بولنا۔ورنہ میرے اندر کا جانور جاگ جائے گا۔'' بیوی نے کہا: ''تمہارے اندر جو جانور بیٹھا ہے اُسے جاگنے دو بھلا چوہے سے کون ڈرتا ہے۔''

لال مسجد، مسجد ضرار بن چکی ہے، جہاں مسلمانوں کو قتل اور مذہبی عبادت گاہوں پر حملوں کی سازش کی جاتی ہے۔حکومت وقت لال مسجد کو گرا دے۔سربراہ سنّی تحریک محمد ثروت اعجاز قادری (مولوی کی بداطواری کا بھانڈا مولوی پھوڑے تو اس پر توجہ ضرور دینی چاہیے۔حکومت وقت کو چاہیے کہ فوری طور پر لال مسجد کو جواب قادری صاحب کی نظر میں مسجد ضرار کا روپ دھار چکی ہے، اسے تباہ کر دے، اگر ایسا کرنا حکومت کے لیے ممکن نہیں ہے تو قادری صاحب کو اجازت دی جائے کہ وہ اپنے مریدوں سمیت لال مسجد پر حملہ کر کے اسے گرا دیں۔قادری صاحب اور ان جیسے مولوی ان کاموں کے کر گزرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ سلمان تاثیر کو قتل کرنا ہو یا مذہبی جذبات ابھار کر لوگوں کو مشتعل کرنا اور انہیں اقلیتوں کے گھر بار اور عبادت گاہوں کو جلانے کی ترغیب دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔اگر قادری صاحب کے پیٹ میں سچائی اچھل کود رہی ہے تو لال مسجد کو گرانے کے ساتھ ساتھ سلمان تاثیر کے قاتل ممتاز قادری کو پھانسی دینے کا نا صرف مطالبہ کریں بلکہ اس کے لیے شدید کوشش بھی کریں)

برطانیہ کے ضعیف ترین بزرگ کا نام نذر سنگھ ہے۔نذر سنگھ کی عمر ۱۱۱ برس ہے۔نذر سنگھ کے ۹ بچے ہیں، چونتیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔اور تریسٹھ پڑپوتے، پڑپوتیاں اور پڑنواسے نواسیاں ہیں۔

لاہور میں نابینا افراد پر بہیمانہ تشدد اور دوسری خبر ہے کہ اسکول نہ کھولنے پر بچوں کا احتجاج، پولیس نے بچوں کے سر پھاڑ دیے۔(کہا جاتا ہے کہ ''کن گئے تے راگ گیا، تے اکھاں گئیاں تے جہان گیا'' وہ افراد جن کا جہان ان سے روٹھ گیا ہو ان پر بے پناہ تشدد کرنا ربِّ کائنات کے غضب کو آواز دینے کے مترادف ہے۔یہ آنکھوں کی روشنی سے محروم پاکستانی ملازمتوں کے کوٹے میں اضافہ کا مطالبہ کر رہے تھے۔یہ بھوکے، ننگے نابینا افراد اپنی محرومیوں کا شکوہ بھی نہیں کر سکتے، دو وقت کی روٹی مانگنے پر ان کی دھلائی کرنا نہایت شرمناک حرکت ہے۔ابھی سانحہ پشاور میں شہید ہونے والے بچوں اور اساتذہ کی المناک شہادت کا دکھ پاکستانیوں کی آنکھوں سے بہہ رہا تھا کہ تعلیم حاصل کرنے کی تمنا رکھنے والے بچوں کی لاہور میں ہڈیاں توڑ دیں گئیں اور سر پھاڑ دیے گئے۔پنجاب حکومت کی غنڈہ گردی بڑھتی جا رہی ہے، انہیں ہم فقط یہی کہہ سکتے ہیں ''اَت خدا داویر ہوندا اے)

سال ۲۰۱۴ء میں دنیا بھر میں بحری جہازوں کے ذریعے غیر قانونی طور پر دوسرے ممالک پہنچنے کی کوشش میں ہلاک ہونے والے افراد کی مجموعی تعداد ۴۲۷۲ میں سے ۳۴۱۹ یورپ پہنچنے کی کوشش میں بحیرہ روم میں ڈوب کر ہلاک ہوئے۔

یہ رسالہ ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی زیر نگرانی شائع کیا جا رہا ہے

تین خبریں

ا۔۔۔نیشنل کرائم سروے رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۳ء میں برمنگھم میں پچیس ہزار دو سو تینتیس خواتین گھریلو زیادتیوں اور تشدد کا شکار بنائی گئیں۔ گھریلو تشدد سے خواتین کی اموات دیگر اسباب سے کہیں زیادہ ہیں۔۲۔۔۔منسٹر فار ریٹیل ریسرچ کے مطابق کرسمس سے قبل آخری ہفتہ میں ۱۳ لاکھ خریداروں نے تحائف اور گروسری کی خراداری پر ایک ارب بیس کروڑ پونڈ خرچ کیے۔۳۔۔۔ برطانیہ میں ۱۸ فیصد نوجوان گزشتہ بارہ ماہ سے سڑکوں، کاروں اور نائیٹ بسوں جیسے غیر محفوظ مقامات پر رات بسر کرنے پر مجبور ہیں۔اس کرسمس کے موقع پر پندرہ ہزار نوجوان بے گھر تھے۔

فقہی مسائل میں اختلافات

مسلمانوں کے فقہی مکاتب فکر کا آغاز رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تقریباً سوڈیڑھ سو سال بعد ہوا۔فقہی مکاتب فکر کی تعداد چار ہے۔ یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی۔حنفی مکتب فکر کے بانی حضرت امام ابوحنیفہ بن ثابتؒ ہیں آپ ۸۰ ہجری بمطابق ۶۹۹ء کو بمقام کوفہ پیدا ہوئے۔مالکی فقہ کے بانی حضرت امام مالک بن انس ابن مالکؒ ہیں آپؒ ۹۳ ہجری بمطابق ۷۱۲ء کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔شافعی فقہ کے بانی امام محمد بن ادریس شافعیؒ ہیں۔آپؒ ۱۵۰ ہجری بمطابق ۷۶۷ء کو غزہ یا فلسطین میں پیدا ہوئے۔حنبلی فقہ کے بانی حضرت ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل ۱۶۴ ہجری بمطابق ۷۸۰ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔

جناب محمد راغب الحسن اپنی کتاب مہجور القرآن کے صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں کہ ''جب القرآن کو مہجور بنا دیا گیا اور رسول اللہ ﷺ کے دین کی خود تصوراتی تشکیل کر لی گئی، وہ بھی اس انداز میں کہ ہر فرقے اور ہر گروہ کا رسول الگ الگ دکھائی دیتا ہے، تو ذلّت وخواری، پستی اور محکومی کے باقی ماندہ اسباب تو از خود مہیا ہوتے چلے گئے۔ملّت کی تقسیم در تقسیم ہوتی چلی گئی اور ہنوز ہوتی چلی جا رہی ہے۔فرقوں پر فرقے، سیاسی فرقے، مذہبی فرقے، فقہوں کا ہجوم، اہل طریقت کے دیو مالائی فلسفے، تقلید آباء کی دُھن، ہر گروہ اپنے حال میں مست تیزی سے نیچے ہی نیچے لڑھکتا چلا جا رہا ہے۔ ہر آستانے سے، ہر بارگاہ سے، ہر عبادت خانے سے ایک ہی صدا سُنائی دیتی ہے کہ ہم تو اُسی پر کاربند رہیں گے جس پر ہمارے بزرگ رہے ہیں، خواہ اُن کے بزرگ عقل سے عاری اور ہدایت سے بے بہرہ ہی کیوں نہ رہے ہوں۔ (آیت ۱۷۰ سورۃ ۵) پھر اللہ آیت ۱۰۴ سورۃ المائدہ میں فرماتا ہے کہ'' (کہتے ہیں) ہمارے لیے وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو چلتے ہوئے دیکھا ہے، خواہ ان کے بزرگ نہ تو کسی بات کا علم رکھتے ہوں اور نہ ہی وہ ہدایت پر رہے ہوں۔''

بیان کردہ چاروں مکاتب فکر میں فقہی مسائل میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔یہاں چند امثال پیش خدمت ہیں۔ مولوی احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں کہ اس پر فقہا کا اتفاق ہے کہ اپنی فرج کو ہاتھ کے علاوہ کسی اور عضو سے چھونے سے وضو نہیں

ٹوٹتا ہے۔اس میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی اپنا ذَکر اپنے ہاتھ سے چھوئے تو ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں مطلق وضو نہیں ٹوٹے گا،اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں ہتھیلی میں پکڑنے سے ٹوٹے گا،اوپر والے حصے سے چھونے سے نہیں ٹوٹے گا خواہ شہوت ہو یا بلا شہوت ہو۔اور احمدؒ سے یہ مشہور ہے کہ ہتھیلی کے اندرونی حصے اور بیرونی حصے،دونوں سے ذَکر کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۲۲۷)

بی اے اسلامیات کی نصابی کتاب کے مسئلہ نمبر ۹۶ کے تحت لکھا ہے کہ ابوحنیفہؒ کے نزدیک فرض نماز کی صرف پہلی رکعتوں میں قرات فرض ہے لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک تمام رکعات میں قرآت فرض ہے۔امام مالکؒ پہلی تین رکعتوں میں قرآت فرض قرار دیتے ہیں۔جبکہ امام حسن بصریؒ کے نزدیک صرف پہلی رکعت میں۔

جہاں تک نماز جُمعہ کا تعلق ہے،اس کے متعلق مسئلہ نمبر ۱۳۹ کے تحت تحریر ہے ’دیہات میں جُمعہ جائز نہیں‘ یہ امام ابوحنیفہؒ کی رائے ہے،امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے۔اس سلسلہ میں مسئلہ نمبر ۱۴۰ یہ ہے: جُمعہ صرف سُلطان پڑھا سکتا ہے یا وہ عالم جو سُلطان کی طرف سے جُمعہ پڑھانے کے لیے مامور ہو،امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبل کے نزدیک جُمعہ سُلطان کے اِذن کے بغیر بھی منعقد ہوسکتا ہے۔مسئلہ نمبر ۱۴۱ ہے کہ جُمعہ ظہر

> اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ’’اور یقیناً یہ تمہاری اُمّت ایک ہی اُمّت ہے اور میں تمہارا ربّ ہوں۔پس مجھ سے ڈرو۔پس اُنہوں نے اپنے معاملہ کو اپنے درمیان ٹکڑے ٹکڑے بانٹ لیا۔سب گروہ اِس پر جو اُن کے پاس تھا اِترانے لگے۔پس انہیں ان کی جہالت میں کچھ مدت کے لیے چھوڑ دے۔‘‘ (المومنون آیت ۵۳،۵۴ ترجمہ مولانا محمود الحسن) اس آیت کی تشریح میں تفسیر عثمانی میں ہے کہ یعنی اصول کے اعتبار سے تمام انبیاء کا دین وملّت ایک اور سب کا خُدا بھی ایک ہے۔جس کی نافرمانی سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیے۔لیکن لوگوں نے پھوٹ ڈال کر اصل دین کو پارہ پارہ کر دیا۔اور جدی جدی راہیں نکال لیں۔اس طرح آراء واھواء کا اتباع کر کے سینکڑوں فرقے اور مذہب بن گئے۔اور سمجھتے ہیں کہ ہم ہی حق پر ہیں اور ہماری ہی راہ سیدھی ہے۔یہ تفریق انبیاء نے نہیں سکھائی۔ (تفسیر شبیر احمد عثمانی)

کے وقت جائز ہے اور اِس کے بعد نہیں،امام حنبلؒ کے نزدیک جُمعہ زوال سے پہلے بھی جائز ہے۔پھر مسئلہ ۱۱۳ کے تحت تحریر ہے کہ سجدہ تلاوت امام مالکؒ،امام شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ کے نزدیک پڑھنے اور سُننے والے کے لیے سُنّت ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔حاضرین میں سے جس شخص نے سجدہ کی آیت نہ سُنی اُس کے لیے سجدہ کرنا تینوں اماموں کے نزدیک ضروری نہیں لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ضروری ہے۔امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک قرآن کریم میں کُل چودہ سجدے ہیں۔اِن کے نزدیک سورۃ حج میں دو سجدے ہیں۔اور سورۃ ص میں سجدہ نہیں لیکن امام ابوحنیفہؒ سورۃ حج میں صرف پہلے سجدے کو تسلیم کرتے ہیں،اِن کے نزدیک سورۃ ص میں بھی سجدہ ہے۔(مذہبی وسیاسی فرقہ بندیاں از محمد اشرف ظفر) اِس کتاب میں اِس قسم کے تقریباً ۱۵۰ مسائل درج ہیں جن کے پڑھنے کے بعد شاید ہی کوئی طالب علم یہ فیصلہ کر سکے کہ عملی زندگی میں اسے کون سی بات صحیح تسلیم کر لینی چاہیے۔اسی لیے جنگ اداریے میں یہ فقرہ لکھا تھا کہ ’’مذہبی اور اخلاقی اقدار کے بارے میں علماء متفق نہیں۔

درندوں اور شکاری پرندوں کے معاملے میں امام ابوحنیفہؒ مطلق حُرمت کے قائل ہیں۔امام مالکؒ درندوں کو حرام سمجھتے ہیں مگر شکاری پرندوں مثلاً کرگس،عقاب،گدھ وغیرہ کو حلال قرار دیتے ہیں،خواہ وہ مردار کھاتے ہوں یا نہ کھاتے ہوں۔امام اوزاعی صرف گدھ کو مکروہ سمجھتے ہیں باقی ہر قسم

کے پرندے ان کے نزدیک حلال ہیں۔لیث بلی کو حلال سمجھتے ہیں اور بجّو کو مکروہ۔امام شافعیؒ کے نزدیک صرف وہ درندے جو انسان پر حملہ کرتے ہیں یا وہ شکاری پرندے جو انسان کے پالتو جانوروں پر حملہ کرتے ہیں حرام ہیں بجّو اور لومڑی اس تعریف میں نہیں آتے۔ابوحنیفہؒ تمام حشرات الارض کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ابن ابی لیلیٰؒ ذبح کی شرط پر سانپ کو کھانا حلال سمجھتے ہیں۔امام مالک کی بھی یہی رائے ہے اور اوزاعیؒ ذبح کی شرط کو بھی اُڑا دیتے ہیں۔لیثؒ کے نزدیک خارپشت جائز ہے۔مالکؒ کے نزدیک مینڈک جائز ہے۔شافعیؒ کہتے ہیں اہل عرب بجّو اور لومڑی کھاتے تھے اس لیے یہ دونوں حلال ہیں۔ (احکام القرآن للجصاص حصہ سوم صفحہ ۲۰، ۲۱ بحوالہ رسائل ومسائل از مودودی صفحہ ۷۱، ۷۲)

حنبلیوں اور حنفیوں میں سورۃ بنی اسرائیل کی ایک آیت پر فتنہ وفساد برپا تھا۔شافعیوں اور حنبلیوں میں وجہ فساد نماز میں بسم اللہ کی قرآت تھی، امام شافعیؒ کے ماننے والوں اور امام ابوحنیفہؒ کے ماننے والوں کے درمیان اختلاف اِس بات پر تھا مقتدی امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرے یا نہ کرے۔(مندرجہ بالا اختلافات کے نتیجے میں اِس دور میں بھی مقلد، غیر مقلد کے اور غیر مقلد، مقلد کے بلکہ مقلد، مقلد کے اور غیر مقلد، غیر مقلد کے بھی سر پھوڑتے ہیں) (نقش جیلانی از محمد ابوخلدون ادارہ کتاب گھر)

یہ بھی حقیقت ہے کہ ان بزرگ ہستیوں نے کبھی بھی ایک دوسرے کو تنقید کا نشانہ نہیں بنایا۔ان بزرگ آئمہ کرام نے فرمایا کہ اگر ان کا کوئی فتویٰ قرآن وسُنّت کے منافی ہو تو اس کو دیوار پر دے مارو۔اقبالؔ نے مقلد حضرات کے فتنہ وفساد اور فقہی مسائل پر لڑائی جھگڑے پر کہا

گر نہیں ہے جستجوئے حق کا تجھ میں ذوق و شوق　　　”اُمّتی“ کہلا کے پیمبر کو رُسوا نہ کر!!!!

ہے فقط توحید و سُنّت امن و راحت کا طریق　　　فتنہ و جنگ و جدل ”تقلید“ سے پیدا نہ کر

Times Electric UK

LED Writing Boards

Importers of Electrical & Electronic.

Home Appliances
Mobile & Mobile Accessories
Computer Software & Hardware

Address: 22 Morden Court Parade,
London Road, SM4 5HJ
Morden Surrey,Uk

TIMES ELECTRIC.CO.UK

www.timeselectric.co.uk
timeselectric@yahoo.com
info@timeselectric.co.uk

Tel: 07404370745
07792998973

ناسا کی سورج سے اٹھنے والے شعلوں کی تازہ فلم جاری

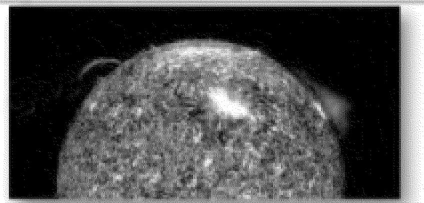

نیویارک: ناسا نے سورج سے اٹھنے والے شعلوں کی تازہ ترین فلم جاری کر دی ہے۔ناسا کی سولر ڈائنا مکس آبزرویٹری نے انیس دسمبر کو سورج کی سطح سے اٹھنے والے شعلوں کی فلم بنائی ہے جنہیں ایکس کلاس شعلے کہا جاتا ہے۔یہ فضا میں ہزاروں کلومیٹر کی بلندی تک پہنچے۔ناسا کے ماہرین نے کہا ہے کہ یہ شعلے طاقتور تابکار شعاعیں ہیں۔یہ زمین کی فضا میں داخل نہیں ہو سکتے۔اگر یہ بہت طاقتور ہوں تو زمین پر جی پی ایس اور مواصلات کے نظام میں رخنہ ڈال سکتے ہیں۔

ہندوستان آزاد ہو گیا تھا، پاکستان عالم وجود میں آتے ہی آزاد ہو گیا تھا لیکن انسان دونوں مملکتوں میں غلام تھا۔ تعصب کا غلام، مذہبی جنون کا غلام، حیوانیت اور بربریت کا غلام۔

سعادت حسن منٹو

بلا تبصرہ تصویریں

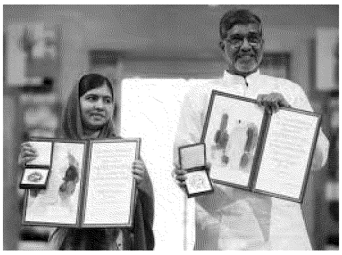

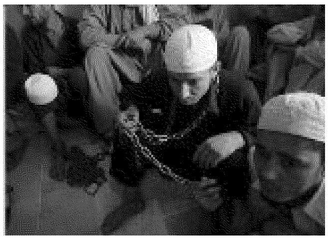

جوابات

ا۔لاٹھی ۲۔موم ۳۔آئینہ ۴۔چمگادڑ

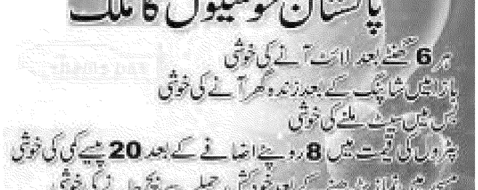

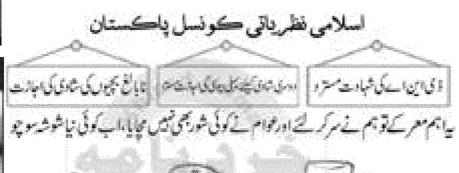

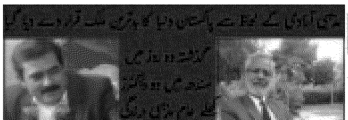

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on **020 3674 7909**

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week DIAL 07792998973

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey

Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00

Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973 Email: info@rhacs.co.uk

RH Dream Weddings

RH DREAM EVENTS LIMITED

TEL: 020 3674 7909 MOB: 077 9299 8973

- Venue Hire
- Decoration
- Catering
- Cutlery & Crockery
- Service Staff

BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER

Package Price

- Event Management
- Cinematic Videography
- Photography
- DJ-Dhoolchi
- Chauffeur Service

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Tel. 020 3674 7909 - Mob. 077 9299 8973 (Mon-Fri 10:00 - 17:00)
Email: info@rhacs.co.uk - Web: www.rhdreamweddings.com